www.alqalamonline.com

ہفت روزہ القلم پشاور 552

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

زندگی و لو

سعدی کے قلم سے

بڑا پاگل خانہ

اللہ تعالیٰ ہمارے ''اوقات'' اور ''لمحات'' میں خیر اور برکت عطاء فرمائے......

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ صَلَاحَ السَّاعَاتِ وَالْبَرَکَۃَ فِی الْاَوْقَاتِ

عجیب دنیا

جو لوگ پاگل ہو جاتے ہیں...... وہ کئی قسم کے ہوتے ہیں...... ہر پاگل کی اپنی قسمت...... بعض پاگلوں کو اُن کے گھر والے سنبھال لیتے ہیں...... بعض پاگل طاقتور ہو جاتے ہیں تو اُن کا پاگل پن بھی عقلمندی قرار پاتا ہے...... جبکہ بعض پاگلوں کو...... پاگل خانوں میں ڈال دیا جاتا ہے...... اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے...... یہ پاگل خانے جیل بھی ہوتے ہیں اور ہسپتال بھی ہیں...... آج انہی پاگل خانوں کے بارے میں بات کرنی ہے اور ایک بڑے پاگل خانے کا تعارف کرانا ہے...... مگر پہلے ہم سب ''پاگل پن'' سے حفاظت کی مسنون دعاء پڑھ لیں......

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ

یا اللہ! میں آپ کی حفاظت چاہتا ہوں...... کوڑھ، برص، پاگل پن اور گندی بیماریوں سے...... یہ دعاء حضرت آقا محمد مدنی ﷺ نے اپنی امت کو سکھائی ہے یاد کرائی ہے......

عجیب ماحول

کسی پاگل خانے کو دیکھنے کا موقع نہیں ملا...... البتہ پاگل خانوں کے واقعات عربی اور اردو میں کافی پڑھے ہیں...... پاگل خانوں کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے...... خلیفہ ہارون الرشید کا واقعہ مشہور ہے کہ انہوں نے ایک پاگل خانے کا دورہ کیا تھا...... اور وہاں کے ایک پاگل نے ان کو اپنے سوالات سے بیوقوف بنا دیا تھا...... عربی زبان میں پاگلوں کے واقعات پر کافی مواد موجود ہے......

کہتے ہیں کہ جو شخص بھی ''اوریجنل پاگل'' ہوتا ہے وہ پاگل خانے ہی میں خوش رہتا ہے اور وہ کبھی بھی پاگل خانے سے نہیں نکلنا چاہتا...... ہاں! جو نقلی پاگل ہوں وہ پاگل خانے میں خوش نہیں رہتے...... پاگل خانے کا ماحول عجیب ہوتا ہے...... ہر پاگل خود کو دنیا کا سب سے عقلمند انسان سمجھتا ہے...... کوئی پاگل بادشاہ ہوتا ہے تو کوئی وزیر اعظم...... ہر پاگل کا اپنی ذات کے بارے میں کوئی نہ کوئی بڑا دعویٰ ضرور ہوتا ہے...... مگر غامدیوں کے نظریات کی طرح یہ دعوے بھی بدلتے رہتے ہیں...... پاگل کو کیا شرم کہ...... ایک دن وہ سپہ سالار بن جائے اور اگلے دن میراثی اور فنکار...... اس نے خود ہی سوچنا ہے، خود ہی دعویٰ کرنا ہے...... خود ہی فیصلہ کرنا ہے اور خود ہی اپنا دعویٰ بدلنا ہے...... کہتے ہیں کہ...... جب برصغیر کی تقسیم ہو رہی تھی تو پاگل خانوں میں بھی ماحول گرم تھا...... ہر پاگل اپنے آپ کو کوئی مشہور لیڈر قرار دیتا...... چھوٹے پاگل اس کے گرد جمع ہو جاتے...... اچانک کوئی دوسرا پاگل اس کے خلاف محاذ کھول دیتا...... پھر کچھ پاگل فیصلہ کرنے والے بن جاتے...... اور یوں پورے پورے علاقے، صوبے اور ضلعے پاگلوں کے درمیان تقسیم ہو جاتے...... تب سارے پاگل خوش کہ ہم نے بڑا کام کر لیا...... پاگلوں کے ہاں گنتی کا بڑا مقام ہے...... آپ کسی بھی پاگل سے مل لیں وہ ضرور کوئی نہ کوئی چیز ''گن'' رہا ہوگا شمار کر رہا ہوگا...... مگر گنتی اس کی اپنی ہوگی...... ایک ڈاکٹر صاحب نے اپنا قصہ لکھا ہے کہ ایک دن میں پاگل خانے اپنی ڈیوٹی پر گیا...... جیسے ہی اندر داخل ہوا تو میرے کانوں سے آواز گونجی...... بیس، بیس، بیس...... میں حیران ہوا اور اندازہ لگانے لگا...... جلد ہی پتا چل گیا کہ پاگلوں کے بڑے کمرے میں سے آواز آ رہی ہے...... اور سارے پاگل مل کر کہہ رہے ہیں...... بیس، بیس، بیس...... پہلے تو میں نے نظر انداز کیا مگر جب ان کی آواز نہ رکی تو مجھے تجسس ہوا...... وہاں دیوار کے ساتھ ایک چھوٹا سا سوراخ تھا، جس سے نگرانی کرنے والے چھپ کر پاگلوں پر نظر رکھتے تھے...... میں اس سوراخ تک پہنچا اور آنکھ لگا کر دیکھنے لگا...... اچانک اندر سے جھاڑو کا تیز تنکا میری آنکھ میں لگا...... اور پاگلوں کی آواز گونجی اکیس، اکیس، اکیس...... یعنی وہ مجھ سے پہلے اس طرح کے بیس شکار کر چکے تھے اور میں ان کا اکیسواں شکار تھا...... اب یہ پاگل خوشی اور فخر سے مرے جا رہے تھے اور چلا رہے تھے اکیس، اکیس...... پاگلوں کی فتوحات، ان کی شکست، ان کی رعایا، ان کی مقبولیت یہ سب خیالی معاملات ہوتے ہیں...... مگر وہ ان کو حقیقی سمجھتے ہیں اور ان میں مست رہنا چاہتے ہیں......

ویلکم ٹو بڑا پاگل خانہ

اب آ جائیں اس دنیا کے سب سے بڑے پاگل خانے کی طرف...... یہ ہے فیس بک...... پورا کا پورا ماحول پاگل خانے والا ہے بلکہ اس سے بھی بدتر...... یہاں ایک خیالی سلطنت قائم ہے...... ایک یہودی گماشتہ اس سلطنت کا سامری ہے، سلطان ہے...... یہاں ہر شخص گم ہے، مست ہے اور مدہوش ہے...... کہیں کوئی بادشاہ ہے اور اس کی رعایا...... کہیں کوئی دانشور ہے اور اس کے فین اور پنکھے...... کہیں گنتی چل رہی ہے...... میرے اتنے فالوور تیرے اتنے فالوور...... کہیں کوئی فخر سے پھٹ رہا ہے کہ مجھے اتنے لائکس ملے اور فلاں کو اتنے کم...... کہیں کوئی کسی کی دم پکڑ کر کھینچ رہا ہے تو کوئی کسی کے منہ پر کالک مل رہا ہے...... یہاں کوئی مرد، عورت بن کر ہزاروں پاگلوں کو بے وقوف بنا رہا ہے تو کوئی عورت...... مرد بن کر اپنی سہیلیوں کا کردار چیک کر رہی ہے...... یہاں نقلی خیالات، نقلی عقائد، نقلی بادشاہت، نقلی مقبولیت...... اور نقلی بحث مباحثے گرم ہیں...... قیمتی سے قیمتی افراد اس پاگل خانے میں داخل ہو کر دو ٹکے کے رہ جاتے ہیں...... بھکاریوں کی طرح ایک ایک ''لائک'' کو ترستے...... بے عزت عورتوں کی طرح ایک ایک کی گالی سہتے...... اور بے کار لوگوں کے ساتھ اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے...... ہر بے عزت اس پاگل خانہ میں باعزت ہے...... کیونکہ اس کے فالوورز زیادہ ہیں...... یہ فالوورز کون ہیں؟ کہاں ہیں؟ کیوں فالوورز ہیں؟...... پاگلوں کو ان باتوں کے سوچنے کی فرصت نہیں...... یہاں ہر پاگل دوسروں کو بے وقوف اور خود کو عقلمند سمجھتا ہے...... اور سامری کے اس گندے ہول میں ہر شخص پھنسا ہوا...... اپنی زندگی کے بہترین لمحات برباد کر رہا ہے...... مگر کوئی نہیں سوچتا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ کیوں کر رہا ہے؟ اور اس سے کیا پا رہا ہے؟ اور اس میں کیا لگا رہا ہے؟......

کاش امت مسلمہ کے قیمتی دماغ جب اس پاگل خانے میں دو چار گھنٹے گزار کر نکلا کریں تو صرف گھڑی دیکھ کر خود سے پوچھیں کہ...... زندگی کے ایک سو بیس منٹ کا کیا حساب ہوگا؟...... یہی وقت عبادت میں لگتا تو کتنے فرائض اور نوافل ادا ہو جاتے...... تلاوت میں لگتا تو کتنا قرآن یاد ہو جاتا...... کسی کو دعوت دینے یا کسی کی ذہن سازی میں لگتا تو کتنے افراد بدل جاتے...... اپنے جسم کے پٹھے اور مسلز مضبوط کرنے میں لگتا تو جسم کتنا آسودہ ہو جاتا...... اپنی بوڑھی ماں اور بوڑھے باپ کے قدموں میں بیٹھ کر یہ وقت ان کا دل خوش کرنے میں لگتا تو میری قسمت کو کتنے چاند لگ جاتے...... یہی وقت خدمت خلق میں لگتا تو میرے لئے آخرت کا کیا ذخیرہ بن جاتا...... یہی وقت اپنی بیوی سے باتیں کرنے میں گزرتا تو اس اللہ کی بندی کے دل کے کتنے زخم دُھل جاتے...... یہی وقت اپنی اولاد کی تربیت میں لگتا تو صدقہ جاریہ کا درخت کتنا تناور ہو جاتا...... مگر کچھ بھی نہ ہوا دو چار گھنٹے پاگل خانے میں...... کسی کی دم کھینچنے، کسی کی دم پکڑنے، کسی کا منہ چڑانے...... کسی کو ہنسانے...... اور چند پاگلوں کے لائکس سمیٹنے اور کچھ لوگوں کے بدبودار فضلے کو سونگھنے اور پھر اس بدبو پر تبصرے کرنے میں گزر گئے...... اور یوں زندگی کے یہ قیمتی لمحات ایک یہودی قبرستان میں دفن ہو گئے...... انا للہ وانا الیہ راجعون......

پرکشش

فیس بک کا پاگل خانہ...... ایک سامری کے دماغ کا جادو ہے...... اور جادو میں کشش ہوتی ہے...... یا پھر وہ دماغ کو چھوٹا کر دیتا ہے...... چھوٹے بچے ویڈیو گیم پر بہت سے آدمی مار ڈالتے ہیں...... سانپوں کے مقابلے جیت جاتے ہیں...... کاروں کی ریس میں زیادہ نمبر لے جاتے ہیں...... حالانکہ سب کچھ خیالی ہوتا ہے...... مگر چونکہ بچے کا دماغ چھوٹا ہوتا ہے تو اس لیے وہ خوشی محسوس کرتا ہے...... کسی عقلمند یا ذمہ دار شخص کو ان چیزوں سے خوشی یا فتح کا احساس نہیں ہوتا...... فیس بک پر آتے ہی...... انسان کا دماغ چھوٹا ہو جاتا ہے اور وہ ان چیزوں میں خوشی اور کشش محسوس کرتا ہے جو اس کے کسی کام کی نہیں...... نہ دنیا میں، نہ آخرت میں...... پرویز مشرف کو فیس بک پر...... چالیس لاکھ فالوورز ملے تو اس کا دماغ لرز گیا...... وہ بھاگتا ہوا پاکستان پہنچا مگر ایئر پورٹ پر چالیس فالوورز بھی نہیں پہنچے تھے...... فیس بک کے فالوورز نے تو فیس بک پر ہی ملنا تھا...... ان کا ایئر پورٹ پر کیا کام؟......

مجھے خود ایک بار تجربہ ہوا...... کسی قریبی کے فیس بک اکاؤنٹ سے عرب علماء اور دانشوروں کے صفحات میں جا اُترا...... وہاں علمی بحثیں چل رہی تھیں...... میں نے ایک دانشور کے ساتھ سینگ اڑا دیئے...... کچھ دیر مقابلہ چلا وہ ناک آؤٹ ہو گیا...... میں نے کہا کہ اب اپنی پوسٹ ہٹاؤ...... اس نے جیسے ہی ہٹائی میرا دل خوشی اور احساس فتح سے بھر گیا حالانکہ یہ کون سی فتح تھی اور کیسی خوشی؟ مگر فیس بک تو انسان کو بہت چھوٹا بنا دیتی ہے...... پھر اسی طرح دو تین بار ہوا...... اب جب ان واقعات کو سوچتا ہوں تو خود پر شرم آتی ہے...... ایک بیوقوف کے ساتھ میرا اتنا وقت برباد ہو گیا...... میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے...... مجھے نہیں معلوم کہ اس کے مزید کتنے نظریات غلط ہیں؟...... مجھے نہیں علم کہ وہ اپنی غلطی تسلیم کر کے پھر باز آیا یا اگلے دن پھر اس نے وہی پوسٹ لگا دی...... مجھے نہیں علم کہ اس نے کوئی فائدہ اُٹھایا یا صرف مجھے پھنسانے کے لئے...... اپنی ہار مان لی تاکہ میں روز اس کے ساتھ پاگل پن کھیل سکوں؟...... یہی وقت جو میں نے اس کے ساتھ لگایا...... اگر کسی سامنے، زندہ یا دور جاننے والے فرد کی تربیت پر لگاتا تو میرے لئے کتنا اچھا ہوتا...... مگر ستم یہ ہے کہ جن کے پاس اپنے شاگردوں اپنے بچوں اور اپنے والدین کے لئے وقت نہیں...... وہی فیس بک کے پاگل خانے میں بھرپور وقت گذارتے ہیں...... اور اب فیس بک کی دیکھا دیکھی اس طرح کے کئی مزید پاگل خانے بھی قائم ہو چکے ہیں...... اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے......

> قیمتی سے قیمتی افراد اس پاگل خانے میں داخل ہو کر دو ٹکے کے رہ جاتے ہیں...... بھکاریوں کی طرح ایک ایک ''لائک'' کو ترستے...... بے عزت عورتوں کی طرح ایک ایک کی گالی سہتے...... اور بے کار لوگوں کے ساتھ اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے...... ہر بے عزت اس پاگل خانہ میں باعزت ہے......

> مگر ستم یہ ہے کہ جن کے پاس اپنے شاگردوں اپنے بچوں اور اپنے والدین کے لئے وقت نہیں...... وہی فیس بک کے پاگل خانے میں بھرپور وقت گذارتے ہیں...... اور اب فیس بک کی دیکھا دیکھی اس طرح کے کئی مزید پاگل خانے بھی قائم ہو چکے ہیں...... اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے......

آئینہ

لوگ طرح طرح کے دھوکوں میں...... اپنا وقت فیس بک وغیرہ پر ضائع کر رہے ہیں...... پہلے جو لوگ نیٹ پر گندی تصویریں، فلمیں دیکھتے تھے...... ان کو کم از کم اتنا احساس تو ہوتا تھا کہ ہم نے غلط کام کیا ہے...... چنانچہ وہ توبہ، استغفار بھی کر لیتے تھے...... مگر فیس بک کے پاگل خانے میں...... کئی افراد تو خود کو گویا عبادت میں مشغول سمجھتے ہیں...... وہ سوچتے ہیں کہ انہوں نے اتنے چوہے مارے، اتنے گیدڑ شکار کئے...... اور اتنے لوگ سدھارے...... چنانچہ وہ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات ضائع ہونے پر توبہ استغفار بھی نہیں کرتے...... اور یوں پاگل پن کا مرض بڑھتا جاتا ہے......

اس لئے مناسب سمجھا کہ...... سامری کے اس جادو کو توڑنے کے لئے...... سلیمانی آئینہ دکھایا جائے شاید کئی افراد اس میں اپنا اصل چہرہ اور اصل مقصد دیکھ کر...... پاگل خانے سے باہر نکل آئیں...... باقی نصیب اپنا اپنا...... آج کے یہ چند الفاظ بس اسی مقصد کے تحت لکھے ہیں کہ...... آپ کی توجہ اس پہلو کی طرف بھی مبذول ہو جائے......

یا اللہ! ان الفاظ کو...... میرے لئے اور پڑھنے والوں کے لئے نافع بنا دیجئے......

دواء کے بنڈل

لوگ پوچھ سکتے ہیں کہ...... فیس بک اگر پاگل خانہ ہے تو پھر آپ لوگوں کی نشریات وہاں کس لئے لگائی جاتی ہیں...... جواب یہ ہے کہ...... ہمارے رفقاء پاگل خانے کی دیوار تک جاتے ہیں...... اور وہاں سے صحت مند غذا اور دواؤں کے پیکٹ...... اندر پاگل خانے میں پھینکتے ہیں...... تاکہ اگر کوئی ان کو کھائے تو وہ پاگل خانے سے باہر نکل آئے...... ہاں البتہ پاگل خانے کی دیوار تک جانے میں بھی...... ان رفقاء میں سے بعض کے دماغ پر تھوڑی دیر کا ''پاگل پن'' آ جاتا ہے اور وہ ''لائکس'' اور ''کمنٹس'' شمار کرنے لگتے ہیں...... یا تھوڑی دیر کسی مباحثے میں لگ جاتے ہیں...... حالانکہ ان کو اس سے بھی بچنا چاہئے......

نہ حسد نہ دل آزاری

جو لوگ ''فیس بک'' پر مقبول ہیں...... ہمیں ان سے کوئی حسد نہیں...... اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی مقبولیت...... اور ایسی مقبولیت کے شوق سے محفوظ رکھے...... اس لئے آج جو کچھ لکھا گیا وہ کسی حاسدانہ جذبے کے تحت نہیں ہے...... اسی طرح کسی کی دل آزاری بھی مقصود نہیں...... انسان اپنی زندگی میں بار بار پھسلتا ہے، غلطی کرتا ہے...... فیس بک پر مشغول افراد بھی ان معروضات پر غور فرمالیں...... اگر اپنی غلطی کا احساس ہو تو توبہ کر لیں اور شکر کریں کہ زندگی کے قیمتی اوقات بچ گئے......

اگر آپ کو اپنی غلطی محسوس نہ ہو تو ہمیں کوئی شکوہ نہیں...... البتہ ایک کام میں آپ سب سے تعاون مانگتا ہوں...... فیس بک کو مارک زکر برگ کی سلطنت کہا جاتا ہے...... حالانکہ یہودیوں کے لئے ''سلطنت'' حرام ہے...... آپ سب اتنا تعاون کریں کہ...... فیس بک کو...... مارک زکر برگ کا پاگل خانہ کہا کریں...... ٹھیک ہے نا؟...... ان شاء اللہ......

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

اظہار تعزیت

بھائی نثار صدیق (جڑانوالہ) کی ہمشیرہ، بھائی نعمان (کراچی) کی والدہ، مفتی بشیر احمد (المرابطون، گوجرانوالہ) کے سسر اور بھائی فاروق (پشاور) کے چچا کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

''انسانیت'' کے نام پر......

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

i.maqsood313@yahoo.com

ہمارے ماحول اور معاشرے میں آج میڈیا کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے، کبھی میڈیا لوگوں کے لئے اطلاعات اور خبروں کا ذریعہ رہا ہوگا لیکن آج بحیثیت مجموعی یہ اُس بدمست ہاتھی کی طرح ہے، جو جس طرف بھی رُخ کرتا ہے، سب کچھ روند ڈالتا ہے اور اس کے سامنے آنے والی کوئی چیز سلامت نہیں رہتی۔ نہ مذہب، نہ تہذیب، نہ گفتار، نہ کردار، کچھ بھی نہیں۔ میڈیا کا عام طریقہ واردات یہ ہے کہ پہلے ایک بات کو ہزاروں اسلوب سے بار بار بیان کیا جاتا ہے۔ ایک بات اور نظریہ خواہ وہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے کتنا ہی غلط اور مجہول کیوں نہ ہو، جب وہ بار بار کان میں پڑتا ہے تو دل میں اس کے لئے گنجائش پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ اسی بے بنیاد بات اور نظریہ کو جو کل تک کسی کو معلوم بھی نہیں تھا، ایسے اجماعی اور متفقہ عقیدے کی شکل دیدی جاتی ہے، جس کا انکار گویا بدترین کفر یا جہالت کے مترادف ہو۔

میڈیا کے ذریعے ایسے بہت سے غلط نظریات پروان چڑھائے جا چکے ہیں، جن کے خلاف اب لب کشائی بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کے برابر ہے۔ عوام تو میڈیا کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا سب سے پہلے شکار ہوتے ہیں لیکن وہ دانشور اور سمجھ دار لوگ جو اصل صورت حال کو سمجھتے ہیں، وہ بھی اس لئے خاموش رہتے ہیں کہ انہیں میڈیا کی مخالفت کا انجام پتہ ہوتا ہے کہ ''آزادی اظہار رائے'' کا پرچار کرنے والے میڈیا کے خلاف اگر زبان و قلم سے ایک لفظ بھی نکل گیا تو تمام چینلز ایسے کاٹ کھانے کو دوڑیں گے کہ ''الامان والحفیظ''

ہمارے میڈیا کے زبردستی عوام پر ٹھونسے گئے تمام نظریات اور خیالات میں ایک بات بالکل قدر مشترک ہے اور وہی تمام غلط فہمیوں کی بنیاد ہے۔ یہ لوگ جب بھی کوئی نظریہ یا خیال پیش کرتے ہیں تو اس کی مکمل تعریف، وضاحت اور تنقیح ہرگز نہیں کرتے بلکہ اس کو مجمل اور مبہم طور پر ایک نعرے کا رنگ دے دیتے ہیں۔

یہ جانتے ہیں کہ اگر ہم نے اپنے نظریات اور خیالات کی حدود و قیود بیان کیں تو نہ صرف یہ کہ ہماری ساری چوری پکڑی جائے گی بلکہ کوئی بھی مسلمان ہماری بات سننے اور ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ ان کے طریقہ واردات کی کامیابی کا راز بھی اسی میں پوشیدہ ہے کہ گنی چنی چند مہمل باتوں اور بے معنی جملوں کو بار بار دہرایا جاتا رہے اور سامعین و ناظرین کو اتنی مہلت ہی نہ دی جائے کہ وہ عقل و شعور سے کام لے کر ان کی باتوں میں جھول اور ان کے نظریات کا سقم پکڑ سکیں۔

آئیں! اس بات کی مزید وضاحت ایک مثال سے سمجھتے ہیں۔ آج کی دنیا میں ''انسانی حقوق'' کا نعرہ گویا ایک ''کلمہ طیبہ'' کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ یہ لفظ اتنی کثرت سے بولا اور سنا جاتا ہے کہ کانوں کے لئے یہ بالکل مانوس اور دل و دماغ کے لئے بھی بالکل قابل قبول بن چکا ہے۔ اسی کی آڑ میں حدود و تعزیرات اور دیگر کئی اسلامی احکامات کو ہدف تنقید بنایا جاتا ہے اور پروپیگنڈے کے اس طوفان سے متاثر ہو کر بہت سے مسلمان بھی مسلمہ اور متفقہ اسلامی احکامات کا صرف اس لئے انکار کر بیٹھتے ہیں کہ وہ ان کی دانست میں ''انسانی حقوق'' کے خلاف ہوتے ہیں۔

''انسانی حقوق'' کو ایک سیاسی نعرے کی حیثیت دینے والے جب چاہیں گے، جیسے چاہیں گے استعمال کریں گے لیکن کبھی بھی اس بات کی وضاحت نہیں کریں گے کہ ''انسانی حقوق'' کی تعریف کیا ہے اور وہ کون سے حقوق ہیں، جو قابل قبول ہیں اور ایسے کتنے حقوق ہیں، جن کو قبول کرنا پورے معاشرے اور انسانیت کے لئے تباہ کن ہے۔ وہ کبھی یہ نہیں بتائیں گے کہ ایک بے گناہ معزز شہری اور جرائم پیشہ افراد کے حقوق میں کیا فرق ہے؟

اگر کوئی شخص اُٹھے اور یوں کہے کہ میں ایک غریب شخص ہوں اور میرے حصے کا مال سوسائٹی کے مالدار افراد نے غصب کر رکھا ہے، اس لئے یہ میرا حق ہے کہ میں ان سے ڈاکے، چوری اور قتل و غارت گری کے ذریعے مال حاصل کروں تو آخر انسانی حقوق کا وہ کونسا فارمولا ہے جو اسے غلط قرار دے سکے؟ اسی طرح اگر کوئی فرد یا گروہ دیگر جرائم اور بدکاریوں کو اپنا حق قرار دے کر ان کا ارتکاب شروع کر دے تو آخر ''انسانی حقوق'' کے یہ علمبردار کس فلسفے سے ان کی تردید کر سکتے ہیں؟

ہمارے میڈیا کے پھیلائے ہوئے نظریات اکثر ایسے ہی مجہول ہوتے ہیں کہ عالمی طاقتیں موم کی ناک کی طرح جس طرف چاہتی ہیں، انہیں موڑ لیتی ہیں اور یہ نظریات کبھی بھی کسی کمزور ملک کے کام نہیں آتے۔ آپ نے میڈیا پر اکثر یہ جملہ سنا ہوگا کہ ''ہم تشدد کی پُر زور مذمت کرتے ہیں''۔ اب پہلی نظر میں یہ کتنا خوبصورت اور دل و دماغ کو اپیل کرنے والا جملہ ہے لیکن اس جملے کی صدائے بازگشت آپ کو تب ہی میڈیا پر سنائی دے گی جب کوئی مظلوم قوم یا ملک ظالموں سے نجات پانے اور انتقام لینے کے لئے کوئی کامیاب کارروائی کریں گے۔ لیکن اگر امریکہ گوانتاناموبے میں انسانوں کو پنجروں میں بند کر کے انسانیت کا مذاق اڑائے یا روس شام کے شہروں پر بمباری کر کے انہیں قبرستانوں میں تبدیل کرے، ہمارے میڈیا کی نظر میں یہ نہ کوئی تشدد ہوگا اور نہ ہی اس کی مذمت کی وہ ضرورت محسوس کریں گے۔

انسانی حقوق کا نعرہ ہو یا آزادی اظہار رائے کا نظریہ، خواتین کو مادر پدر آزادی دینے کی بات ہو یا فحاشی و عریانی کے مسئلہ پر بحث و مباحثہ، ان میڈیائی مفکرین اور دانشوروں کی مجہول اور مبہم باتیں سن کر ہمیشہ وہ لطیفہ یاد آ جاتا ہے، جو کبھی بچپن میں کہیں پڑھا تھا کہ ایک استاذ نے شاگرد سے پوچھا کہ بیٹا! تمہارا گھر کہاں ہے؟ اس نے کہا: استاذ جی! ڈاک خانے کے سامنے۔ استاذ نے پھر پوچھا کہ بیٹا! ڈاک خانہ کہاں ہے؟ اس نے سعادت مندی سے جواب دیا کہ میرے گھر کے سامنے۔ استاذ نے ایک مرتبہ پھر پوچھا کہ بیٹا! گھر اور ڈاک خانہ دونوں کہاں ہیں؟ شاگرد نے بڑے احترام سے جواب دیا کہ جناب! دونوں آمنے سامنے ہیں۔ ظاہر ہے کہ استاذ کو ایسے مجہول جوابات سے کبھی بھی گھر کا پتہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ اسی کو اصطلاحی زبان میں ''تعریف المجہول بالمجہول'' بھی کہتے ہیں۔ جو بالکل ایک بے کار کام ہے۔

حالیہ دنوں میں اس مجہول پسندی کا انتہائی مظاہرہ اس وقت سامنے آیا جب یہ نعرہ سننے کو ملا کہ ''میرا مذہب ''انسانیت'' ہے''۔ یہ نعرہ ایک طوفان کی طرح اٹھا اور لاکھوں مسلمانوں کے ایمان کی بنیادیں کھوکھلی کر گیا۔ لوگوں نے بلا سوچے سمجھے اس بات کو نقل کیا اور اتنا غور و فکر کرنا بھی گوارہ نہ کیا کہ آخر یہ ''انسانیت'' کونسا مذہب ہے؟ اس مذہب کی تعریف اور تاریخ کیا ہے؟ اس کی مفصل اور واضح تعلیمات کیا ہیں؟ اس مذہب کا بنیادی فلسفہ زندگی کیا ہے اور اس مذہب کی روشنی میں اچھائی اور برائی کے پیمانے کیا ہیں؟ یہ مذہب اپنے احکام و مسائل کن اصولوں سے کشید کرتا ہے اور فرماں بردار اور نافرمان لوگوں کے لئے جزا و سزا کا طریقہ کار کیا ہے؟ یہ اور ایسے ان گنت سوالات ہیں جن کا جواب آپ کو سوائے خاموشی کے اور کچھ نہیں ملے گا۔ کیا ایک ایسا مذہب جو جہالت کے گہرے اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہو اور زندگی کے تفصیلی نہیں، بنیادی سوالات کے جوابات دینے سے بھی عاجز ہو، وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ اس کو جیتے جاگتے کروڑوں انسانوں کی راہنمائی کا فریضہ سونپ دیا جائے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ''میرا مذہب انسانیت ہے'' کی دیکھا دیکھی پیروی کرنے والے یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ نعرہ اکیسویں صدی کی ایجاد اور ۲۰۱۶ء کی پروڈکٹ ہے۔ ان بندگان خدا کی اکثریت کو یہ بھی معلوم نہیں کہ شیطان اسی راہ سے پہلے بھی بہت سے لوگوں کو گمراہ کر چکا ہے۔ نامور مغل بادشاہ اور دین الٰہی کے بانی اکبر کی باتیں بھی اسی طرح کی ہوتی تھیں اور وہ بھی ''انسانیت'' کو ہی اپنا مذہب کہتا تھا۔ یہ موقع دین الٰہی کی تفصیلات بیان کرنے کا نہیں لیکن اتنا تو تاریخ ہند کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ یہ نظریہ جسے بزور طاقت انسانوں پر تھوپا گیا تھا، ایک فقیر منش، مرد درویش حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچا اور پھر آپ ہی کی محنتوں کی بدولت چند سالوں بعد ہی بادشاہ اورنگ زیب عالمگیرؒ جیسا متقی اور خدا ترس حکمران سرزمین ہند کو نصیب ہوا، جن کے مرتب کروائے ہوئے فقہ حنفی کے عظیم الشان ذخیرے ''فتاویٰ عالمگیری'' سے آج فقہ اسلامی کا کوئی طالب علم بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

انسانیت کو بلا سوچے سمجھے مذہب قرار دینے والے اگر غور فرمائیں تو انہیں پتہ چلے کہ ''انسانیت'' کے نام پر در اصل اسلام کو تنقید اور طنز کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اسلام صرف ایک مذہب نہیں جو ہمیں عبادات کو طریقہ سکھاتا ہو بلکہ زندگی گزارنے کے لئے یہ ایک مکمل دین ہے اور صرف یہی دین آج اپنی اصل بنیادوں پر کھڑا، مادہ پرست دنیا کا مقابلہ کر رہا ہے جبکہ دنیا کے دیگر تمام مذاہب موجودہ مادی تہذیب کے سامنے ہتھیار پھینک چکے ہیں، اسی لئے دنیا بھر کی تمام باطل قوتوں کے تیروں کا رخ اسلام ہی کی طرف ہے۔

یہ دین اسلام ہی ہے جو ہمیں انسانیت کے بارے میں سب سے زیادہ معتدل اور حسین تعلیمات عطا کرتا ہے۔ دنیا کا کون سا مذہب ہوگا، جس نے مخلوق خدا کی شان یوں بیان کی ہو، جیسے پیغمبر اسلام ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔ ایک حدیث پاک ہے:

الخلق عیال اللّٰہ فاحب الخلق الی اللّٰہ من احسن الی عیالہ (مشکوٰۃ)

''مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ اس لئے تمام مخلوق میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ بھلائی کرے''

''انسانیت'' کو اپنا مذہب قرار دینے والوں نے جتنا انسانیت کو شرمسار کیا ہے، اتنا تو افریقہ کے جنگلات کے درندے بھی نہیں کر سکتے۔ دنیا میں انسانوں کو طرح طرح کی اذیت ناک سزائیں دینے، عقوبت خانوں میں درندگی کا ریکارڈ بنانے والے، ہنستی مسکراتی بستیوں کو خاک و خون میں ملانے والے اور اپنے بزرگوں کے لئے اولڈ ہوم بنانے والے، یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مذہب انسانیت کا علمبردار کہتے ہیں۔ اسلام نے کفار کے ساتھ بھی جس مبنی بر انصاف برتاؤ کی تعلیم دی ہے وہ ہی اس کے انسانیت نواز ہونے کی سب سے بڑے دلیل ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لا ینھٰکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللّٰہ یحب المقسطین انما ینھٰکم اللّٰہ عن الذین قتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علی اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولٰئک ھم الظلمون (الممتحنۃ: ۸،۹)

''اللہ تمہیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا کہ تم ان کے ساتھ کوئی نیکی کا اور انصاف کا معاملہ کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اللہ تو تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ جن لوگوں نے تمہارے ساتھ دین کے معاملے میں جنگ کی ہے اور تمہیں اپنے گھروں سے نکالا ہے اور تمہیں نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے کہ تم ان سے دوستی رکھو۔ اور جو لوگ ان سے دوستی رکھیں گے، وہ ظالم لوگ ہیں''

موجودہ دور میں اس بات کی ضرورت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے کہ ہم مستند علماء کرام سے دین کی کم از کم اتنی تعلیم ضرور حاصل کریں کہ میڈیا ہمارے عقیدے اور نظریے پر شب خون نہ مار سکے۔ اسی طرح اگر ہم نے اپنی اولاد کے لئے عصری تعلیم کی راہ منتخب کی ہے تو انہیں ساتھ دینی تعلیم سے ضرور آراستہ کریں تاکہ لادین قوتوں کے لئے وہ لقمہ تر نہ بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆......☆......☆

صفحہ ہدایت

قرآنی افادات

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

ہدایت کا ذریعہ

واذ قال ربک للملئکة انی جاعل فی الارض خلیفة قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک، قال انی اعلم مالا تعلمون وعلم ادم الاسماء کلها ثم عرضهم علی الملئکة فقال انبئونی باسماء هؤلاء ان کنتم صدقین قالوا سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم قال یادم انبئهم باسمائهم فلما انبأهم باسمائهم قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السموت والارض واعلم ماتبدون وما کنتم تکتمون

اور جب ایسا ہوا تھا کہ تمہارے پر وردگار نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں، فرشتوں نے عرض کیا: کیا ایسی ہستی کو خلیفہ بنایا جارہا ہے جو زمین میں خرابی پھیلائے گی اور خوں ریزی کرے گی؟ حالانکہ ہم تیری حمد وثنا کرتے ہوئے تیری پاکی اور قدوسی کا اقرار کرتے ہیں (تیری مشیت برائی سے پاک اور تیرا کام نقصان سے منزہ ہے) اللہ نے کہا: میری نظر جس حقیقت پر ہے تمہیں اس کی خبر نہیں (پھر جب ایسا ہوا کہ مشیت الٰہی نے جو کچھ چاہا ظہور میں آگیا) اور آدم نے (یہاں تک معنوی ترقی کی کہ) تعلیم الٰہی سے تمام چیزوں کے نام معلوم کرلئے تو اللہ نے فرشتوں کے سامنے وہ (تمام حقائق) پیش کردیئے اور فرمایا: اگر تم (اپنے شبہ میں) درستی پر ہو تو بتاؤ ان (حقائق) کے نام کیا ہیں؟ فرشتوں نے عرض کیا: خدایا ساری پاکیاں اور بڑائیاں تیرے ہی لئے ہیں ہم تو اتنا جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھلا دیا ہے، علم تیرا علم ہے اور حکمت تیری حکمت ہے (جب فرشتوں نے اس طرح اپنے عجز کا اعتراف کرلیا تو) حکم الٰہی ہوا: اے آدم! تم (اب) فرشتوں کو ان (حقائق) کے نام بتادو۔ جب آدم نے بتادیئے تو اللہ نے فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمان وزمین کے غیب مجھ پر روشن ہیں؟ اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی میرے علم میں ہے اور جو کچھ تم چھپاتے تھے وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں ہے۔ (سورہ بقرہ)

ہم آپ سب قرآن مجید کے اس مکالمہ کو پڑھتے ہیں، جس کا قرآن مجید نے تذکرہ کیا ہے، جو خدا اور اس کے فرشتوں کے درمیان ہوا، جب خدا نے یہ فیصلہ کیا کہ نسلِ انسانی کے مورث اعلیٰ آدم کو اس دنیا میں اپنا خلیفہ (نائب بنائے گا اور اس کائنات ارض کا چارج دے گا اس کو صحیح رخ پر لگانے، کائنات کی مختلف طاقتوں کو متحد و منظم کرنے، اس کائنات کو بامقصد اور اس زندگی کو بامعنی بنانے کے لئے، انسانوں کا خدا سے رشتہ جوڑنے اور انسانوں کے درمیان اُخوت وتعاون کا رشتہ استوار کرنے اور خدا کی نعمتوں سے اس کے احکام وتعلیمات کے مطابق فائدہ اُٹھانے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فیصلہ ہوا کہ اس کے لئے ایسے انسان کو پیدا کرے، جو اقبال کے الفاظ میں

خاکی ونوری نہاد بندۂ مولیٰ صفات

ہو تو فرشتوں نے عرض کیا:

نحن نسبح بحمدک ونقدس لک ہم تیری حمد وثنا کرتے ہوئے تیری پاکی اور قدوسی کا اقرار کرتے ہیں۔

کیا آپ کے خادم وغلام اس کام کے لئے موزوں نہ تھے؟ ہم تو آپ کی تسبیح وتقدیس میں ہر وقت لگے رہتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ابھی تم کو معلوم ہوجائے گا، جس جگہ کے انتخاب کے لئے اس ہستی کا میں انتخاب کررہا ہوں، وہ کتنا برمحل اور حق بجانب ہے، چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتوں کا امتحان لیا گیا، پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی فطرت میں ان ناموں کے سیکھنے اور جن کے نام ہیں ان سے آشنا ہونے، ان کی صلاحیتوں، طاقتوں سے واقف ہونے اور ان سے فائدہ اُٹھاسکنے کی صلاحیت اور ان کی فطرت میں ان کی ضرورت کا احساس پیدا کیا گیا، ان کے اندر یہ طاقت ودیعت کی گئی کہ ان کا رشتہ اس مادی کائنات کی چیزوں سے بآسانی قائم ہوسکے اور وہ ان سے کام لے سکیں۔

پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم اسماء ہوئی: ثم عرضهم علی الملائکة

پھر وہ چیزیں ان کو پیش کی گئیں اور انہوں نے صحیح جواب دیئے، ملائکہ کے سامنے لایا گیا، تو انہوں نے اپنی شان کے مطابق اس کا اعتراف کیا کہ ان کا علم خدا کی تعلیم کے اندر محدود ہے اور ان کو صرف اپنے فرائض منصبی کا علم ہے

قالوا سبحانک لاعلم لنا الا ماعلمتنا انک انت العلیم الحکیم تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ ثابت کردیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نائب بن کر اس کائنات سے فائدہ اُٹھانے کے لئے جس ہستی کا انتخاب کیا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

فکر انگیز مکالمہ

قرآن مجید نے یہ ایک بڑا معنی خیز وفکر انگیز مکالمہ نقل کیا ہے، جو تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درمیان ہوا تھا۔ جس کا آغاز اس طرح ہوا ہے: واذ قال ربک للملئکة انی جاعل فی الارض خلیفة

اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

پھر فرمایا گیا: وعلم آدم الاسماء کلها

اور اللہ نے آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی۔

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو اس دنیا کا جو کچھ ضروری علم دیا گیا ہے اور اس مادی دنیا سے اس کا جو تعلق ہے اور حیات وکائنات سے نفع اُٹھانے کی اسے جتنی طاقت وصلاحیت دی گئی ہے وہ اسے خلافتِ الٰہی کے نتیجے میں ملی ہے اور یہ سب اس کی ماتحتی نہ کہ خود مختاری کی حیثیت سے ملی ہے اور اس منصب خلافت کے طفیل ہے جو ملائکہ کے بجائے اسے دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اشارۃً کہا گیا: وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیه

اور خرچ کرو اس مال میں سے جس میں تمہیں اس نے خلیفہ بنایا ہے۔ (سورۃ الحدید)

قرآن مجید خلافت الٰہی کو بڑی ذمہ داری کی چیز سمجھتا ہے جو عدل ورحمت اور سخت محاسبے کا مطالبہ کرتی ہے اور خلافت وخود مختاری کا فرق بتانے کی کوئی ضرورت نہیں، خلیفہ ہمیشہ اپنے مالک سے مربوط اور اس کا تابعدار، ذمہ داری میں امانت دار، اپنے ماتحتوں کا ہمدرد، اپنے مالک و آقا کا شکر گزار اور ہر فضل وکرم اس کی طرف منسوب کرنے والا ہوتا ہے، وہ غرور وتکبر میں مبتلا نہیں ہوتا اور نہ قوت وحکومت اسے آپے سے باہر کرتی ہے۔

لیکن مغرب نے اس حقیقت کو بھلا دیا، جس کے نتیجے میں نہ صرف علم وتحقیق کی تاریخ میں بلکہ پوری انسانی تاریخ کی سب سے بڑی غلطی سامنے آئی اور یہ کسی ایک فرد یا چند افراد یا کسی ایک فکر وفلسفہ کی بھول نہ تھی بلکہ پوری علمی دنیا اور عالمی قیادتوں کی بھول تھی، جس کے ہاتھ میں انسانیت کا مستقبل اور دنیا کے رجحانات تھے، اس طرح یہ بڑی بدبختانہ بھول اور بہت بھاری غفلت وجہالت تھی، جو تاریخ کے اسٹیج پر ظاہر ہوئی اور ایسی غلطی تھی جس نے غلطیوں کے بہت سے طویل دور پیدا کردیئے۔ کسی دانشور نے صحیح کہا ہے کہ غلطی سے زیادہ کسی اور مخلوق کی افزائش نسل میں نے نہیں دیکھی دنیا ابھی تک اس خط مستقیم سے انحراف کے نتائج بھگت رہی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ذریعہ (آدم علیہ السلام کو عطائے خلافت اور علم کی تعلیم کا واقعہ سنا کر) انسانوں کے لئے قائم کیا تھا۔

ان آیات کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ یہاں پر انسان خدا کا نائب ہے، انسان یہاں اصل نہیں، وہ Original حیثیت نہیں رکھتا ہے، وہ خدا کا نائب ہے، خدا کا منشاء پورا کرنے کے لئے اس دنیا میں آیا ہے

اگر انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ خدا کا نائب ہے تو اسے خدا کا منشاء معلوم کرنا چاہئے جو پیغمبروں کے ذریعہ اور پیغمبروں کے لائے ہوئے صحیفوں کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے، اس کو اپنے اندر ان صفات کا پرتو پیدا کرنا چاہئے، وہ خدائے رب العالمین ہے۔ (سارے جہانوں کا پروردگار ہے) رحیم وکریم (نہایت رحم والا عزت والا) ہے، عادل وحلیم (منصف اور بردبار ہے) رحمٰن ورحیم (بے حد مہربان نہایت رحم والا) ہے، اس لئے خدا کے دیئے ہوئے علم کو، اس کی ربوبیتِ عامہ، رحمانیت تامہ اور عدل کامل کے مطابق استعمال کرے۔ اگر اس علم کا استعمال نفسانی وشیطانی اغراض کے لئے کیا گیا تو یہ خلافتِ الٰہی کے مقصد ومنصب کے ساتھ غداری اور اپنے مورثِ اعلیٰ (آدم علیہ السلام) کے ساتھ بے وفائی وناخلفی ہوگی۔

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُناجاتِ صابریؒ

شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا (شرح السنہ للبغوی)

تعزیت کی دعائیں

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰی وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ (بخاری)

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

السنہ

معارفِ نبوی

ایک آدمی جیتا جاگتا ہے، ایک آدمی سویا ہوا ہے اور ایک آدمی مرا ہوا ہے، وہی آدمی ہے شکل وصورت ہے اس کی وہی لیکن جیتا جاگتا آدمی تو آدمی کہلاتا ہے اور اس کے افعال ان پر احکام جاری ہوتے ہیں اور اگر وہی آدمی سویا ہوا ہو اور اس حالت میں کوئی لفظ کہے یا کوئی کام کرے تو وہ مرفوع القلم ہے اور جب وہ مرجائے تو وہ آدمی نہیں کہلاتا، لاش کہلاتی ہے، میت کہلاتی ہے، کیوں فرق کیا ہے؟ پہلے آدمی کے اندر جاگتی ہوئی روح تھی، دوسرا آدمی جو سویا ہوا ہے اس کی روح سوئی ہوئی ہے یا کہیں باہر گئی ہوئی ہے سیر کرنے کے لئے اور تیسرا آدمی اس کی روح نکل چکی ہے حالانکہ دھڑ وہی ہے تینوں حالت میں۔

بالکل یہی مثال ہے ایک نیک عمل کی جس کو ایک آدمی جاگتے ہوئے کرتا ہے یعنی عارف اللہ تعالیٰ کے استحضار کے ساتھ کرتا ہے اور وہی عمل ہے کہ ایک مسلمان کرتا ہے لیکن غفلت کے ساتھ ایسے ہی عادت کے طور پر کرلیا لیکن اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور آخرت کی کامیابی کو مقصد بنا کر نہیں کیا اور وہی عمل کرتا ہے کافر جس کا اللہ پر ایمان نہیں آخرت پر ایمان نہیں، عارف جب یہ نیک کام کرے گا تو اس کے اندر چونکہ اس کی روح بیدار ہوتی ہے۔ اس کی مثال جیتے جاگتے آدمی کی ہے اور غافل مسلمان جو عمل کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ سویا ہوا آدمی اور ایک وہ شخص جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتا آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس کی مثال ہے ایسی جیسا کہ میت، اس کے اندر نہ حس وحرکت ہے، نہ بینائی ہے، کچھ بھی نہیں، صرف ظاہری ڈھانچہ ہے، انسان نہیں ہے انسان کی لاش ہے۔

اس مسئلے کو صحیح سمجھ لیا جائے اور سمجھ کر پھر اس پر غور کیا جائے کہ! آج انسانی ہمدردی کا بڑا غلغلہ ہے، دنیا میں بڑی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں، لیکن آپ یہ جانتے ہو کہ جتنی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اتنا ہی فساد زیادہ پھیل رہا ہے اور ان لوگوں کا کوئی مقصد ومدعا نہیں سوائے نام آوری کے یا واقعتاً خدمت خلق بھی ہوسکتی ہے، لیکن اللہ کو راضی کرنا اور آخرت کو حاصل کرنا ان کو اس کی فکر نہیں ہے، اس لئے ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ان اعمال کی کوئی اہمیت نہیں ہے اللہ کے یہاں۔

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت دینے کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا کہ: تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے جو اہل کتاب ہیں، یعنی یہود ونصاریٰ، جب تم ان کے پاس جاؤ تو ان کو اس بات کی دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اگر وہ تمہارے کہنے پر اس بات کو مان لیں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ تمہارے کہنے پر اس کو بھی مان لیں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے، یعنی زکوۃ جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء کو واپس کردی جائے گی، فقراء کو تقسیم کردی جائے گی، اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو تم ان کے عمدہ مالوں سے بچنا اور مظلوم کی بددعاء سے ڈرتے رہنا اس لئے کہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔‘‘

تشریح: اس حدیث میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جو آنحضرت ﷺ نے وصیتیں فرمائی تھیں اس کا ایک حصہ ذکر کیا گیا ہے۔

سنہ ۱۰ھ میں آنحضرت ﷺ نے ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور بڑے اکرام کے ساتھ ان کو رخصت فرمایا تھا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ: معاذ! ہوسکتا ہے کہ تم آج کے بعد پھر مجھے نہ دیکھو۔ اور بہت سی نصیحتیں فرمائیں جن میں سے ایک یہ تھی: تم کچھ ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جو اہل کتاب کہلاتے ہیں، یعنی یہود ونصاریٰ، تو ان کو سب سے پہلے اسلام کی دعوت دینا، یعنی اس بات کی دعوت دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، کلمہ شہادت کی طرف بلاؤ، اگر وہ اس کو مان لیں تو پھر ان کو بتاؤ کہ: اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو پھر ان کو بتاؤ کہ: اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں پر زکوۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے اغنیاء سے لی جائے گی اور ان ہی کے فقراء کو لوٹا دی جائے گی، اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو پھر ان کے مال کو چن چن کر لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعاء سے بچنا اس لئے کہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا، وہ سیدھی عرش پر پہنچتی ہے۔

(جاری ہے)

قرآن کے سائے میں.....

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

حضرت سلیمان علیہ السلام

البتہ اس کی تفصیل میں یہ فرق ہے کہ قاضی بیضاوی کے نزدیک حیوانات کی بولیاں مختلف کیفیات کی صورت میں تخیل کی مدد سے سمجھی جاتی ہیں اور اس کا یقینی درجہ کسب کے ذریعہ سے نہیں بلکہ موہبت الٰہی سے حاصل ہوتا ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام وسلیمان علیہ السلام کو حاصل تھا اور ہمارے نزدیک دونوں اولوالعزم پیغمبر ان کی بولیاں اس طرح سنتے تھے جس طرح انسان کی گفتگو، خواہ اس لئے کہ یہ صرف معجزہ تھا جو ان کے ہاتھ پر دکھلایا گیا اور عام طور پر ان کی بولیاں محض کیفیات صوت سے پہچانی جاتی ہے اور خواہ یہ ہو کہ حقیقتاً ان کی صوت بھی ایسا درجہ رکھتی ہے جس سے وہ صاف صاف ایک دوسرے کو اپنا مطلب سمجھاتے اور سمجھتے ہیں لیکن وہ انسانی نطق سے بہت کمزور درجہ کا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد کے مکالمہ کو جس انداز میں قرآن نے بیان کیا ہے وہ میری توجیہ کی تائید کرتا ہے۔

۲) تسخیر ریاح

حضرت سلیمان علیہ السلام کے نبوت حقہ کے خصوصی امتیازات میں سے ایک امتیاز یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ’’ہوا‘‘ کو ان کے حق میں مسخر کردیا تھا اور وہ ان کے زیر فرمان کردی گئی تھی۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام جب چاہتے تو صبح کو ایک مہینہ کی مسافت اور شام کو ایک مہینہ کی مسافت کی مقدار سفر کرلیتے تھے۔

قرآن عزیز نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس شرف کے متعلق تین باتیں بیان کی ہیں: ایک یہ کہ ’’ہوا‘‘ کو سلیمان علیہ السلام کے حق میں مسخر کردیا گیا، دوسری یہ کہ ’’ہوا‘‘ ان کے حکم کے اس طرح تابع تھی کہ شدید اور تیز وتند ہونے کے باوجود ان کے حکم سے ’’نرم‘‘ اور آہستہ روی کے باعث ’’راحت رسان‘‘ ہوجاتی تھی، تیسری بات یہ کہ نرم رفتاری کے باوجود اس کی تیز روی کا یہ عالم تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا صبح وشام کا جدا جدا سفر ایک شہسوار کی مسلسل ایک ماہ کی رفتار کے مساوی ہوتا تھا، گویا تخت سلیمان علیہ السلام انجن اور مشین جیسے اسباب ظاہر سے بالاتر صرف خدائے تعالیٰ کے حکم سے ایک بہت تیز رفتار ہوائی جہاز سے بھی زیادہ تیز مگر سبک روی کے ساتھ ہوا کے کاندھے پر اُڑا چلا جاتا تھا۔

ایک فطرت پرست انسان کی نگاہ میں یہ بات بہت کھٹکتی ہے، مگر ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جبکہ عقل وفکر کے نزدیک یہ مسلمات میں سے ہے کہ انسان کے قوائے فکری وعملی کے درمیان اس درجہ تفاوت ہے کہ ایک شخص جس شے کو اپنی عقل سے کرتا اور اس کا کرنا آسان سمجھتا ہے۔ دوسرا شخص اسی شے کو ناممکن اور محال یقین کرتا ہے تو اسی اصول پر ان کو تسلیم کرنے میں کیوں انکار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح عام قوانین قدرت کے پیش نظر کائنات کی اشیاء کو اسباب کے ساتھ وابستہ کردیا ہے اسی طرح کچھ خاص قوانین قدرت اور نوامیس فطرت بھی ہیں جو ایسے امور کے لئے مخصوص ہیں جیسا کہ امر زیر بحث ہے اور نفوسِ قدسیہ (انبیاء علیہم السلام) کو ان کا اسی طرح یقینی علم حاصل ہوتا ہے جس طرح اسباب کے ذریعہ مسببات کے وجود کا علم عام عقلاء کو حاصل ہے اور موجودہ دنیوی علوم کی دسترس اس علم تک نہیں ہے لہٰذا جب ایسے امور کے وقوع کی اطلاع علم الیقین (وحی الٰہی) کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے تو محض ظن وتخمین عقل کے استبعاد کی وجہ سے ایک حقیقت ثابتہ کا کیسے انکار کیا جاسکتا ہے اور اگر ہم کو ایک شے کا علم نہیں ہے تو یہ کیسے لازم آجاتا ہے کہ وہ شے حقیقتاً بھی موجود نہیں ہے؟

لہٰذا جادۂ مستقیم یہ ہے کہ واقعہ تسخیر ریاح اور مسافتِ رفتار کو بغیر کسی تاویل کے صحیح تسلیم کیا جائے البتہ اس مقام پر تخت سلیمان اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے صبح وشام سفر کے متعلق جو تفصیلات سیرت کی کتابوں اور تفسیروں میں منقول ہیں وہ سب اسرائیلیات کا ذخیرہ ہیں اور لاطائل تفصیلات ہیں اور تعجب ہے کہ ابن کثیر جیسے محقق کہ اس جگہ وہ بھی ان روایات کو اس طرح نقل فرمارہے ہیں گویا ان کے نزدیک وہ مسلمات میں سے ہیں، حالانکہ تاریخی اعتبار سے ان پر بہت سے صحیح اشکالات وارد ہوتے ہیں۔ قرآن عزیز نے تو اس کے متعلق صرف اس قدر بیان کیا ہے:

’’اور مسخر کردیا سلیمان کے لئے تیز وتند ہوا کہ اس کے حکم سے زمین پر چلتی تھی جس کو ہم نے برکت دی تھی اور ہم ہر شے کے جاننے والے ہیں۔‘‘ (انبیاء)

’’اور سلیمان کے لئے مسخر کردیا ہوا کو کہ صبح کو ایک مہینہ کی مسافت (طے کراتی) اور شام کو ایک مہینہ کی مسافت۔‘‘ (سباء)

اور مسخر کردیا ہم نے اس (سلیمان) کے لئے ہوا کو کہ چلتی ہے وہ اس کے حکم سے نرمی کے ساتھ جہاں وہ پہنچنا چاہے۔‘‘ (ص)

(جاری ہے)

☆......☆......☆

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں ’’القلم‘‘ آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی......سے ماخوذ ہیں

(۳) بیمہ کی تیسری قسم ذمہ داری کے بیمہ کی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بیمہ دار کے ذمے کسی فریق ثالث کی جانب سے کوئی مالی ذمہ داری عائد ہو، تو بیمہ کمپنی اس ذمہ داری کو پورا کرتی ہے، مثلاً کار والا کمپنی سے یہ کہے کہ کسی وقت میری کار سے کسی کو ٹکر ہوسکتی ہے اور وہ گھائل ہوسکتا ہے یا فوت ہوسکتا ہے اور دعویٰ کرکے مجھ سے اس کا معاوضہ طلب کرسکتا ہے تو تم اس کے معاوضہ کی ذمہ داری لے لو، کمپنی اس کی ذمہ داری لے لیتی ہے اور اس کے بدلے اس سے ماہانہ رقم وصول کرتی ہے، بیمہ کی یہ شکل بھی ناجائز وحرام ہے، کیونکہ اس شکل میں یہ امر موہوم ہے کہ حادثہ ہوگا یا نہیں اور اگر حادثہ ہوگا تو متاثرہ شخص دعویٰ کرے گا یا نہیں؟ اس میں یہ مذکورہ احتمالات موجود ہیں، اس لیے اس میں غرر پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قمار بھی ہے کیونکہ یہاں ایک طرف سے ادائیگی یقینی اور دوسری طرف سے معلق علی الخطر اور موہوم ہے، نیز ملنے کی صورت میں رقم اضافہ کے ساتھ ملتی ہے، اس لیے اس میں سود کا عنصر بھی پایا جاتا ہے، لہٰذا یہ عام حالات میں جائز نہیں، حرام ہے، البتہ گاڑی چلانے کے سلسلے میں ہندوستان کا داخلی ملکی قانون یہ ہے کہ بغیر انشورنس کے گاڑی کو روڈ پر چلانا جرم ہوتا ہے، اس لیے مجبوراً اس طرح کا انشورنس کرلینے کی اجازت ہوگی اور ایسا انشورنس کرانے میں حادثہ کے پیش آجانے کی شکل میں گاڑی کا نقصان ہوجانے کی وجہ سے اگر معاوضہ ملے تو اس شخص کے لیے صرف جمع کردہ رقم کے بقدر کا استعمال کرنا جائز ہوگا زائد رقم کے استعمال کی اجازت نہ ہوگی۔

ذمہ داری کے بیمہ کی ایک شکل میڈیکل انشورنس (صحت کے بیمہ) کی ہے، اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ بیمہ کرانے والا شخص ایک متعینہ مدت کے لیے متعینہ رقم ادارہ کو فراہم کرتا ہے، اس متعینہ مدت میں اگر وہ کسی پیچیدہ بیماری سے دوچار ہوتا ہے تو ادارہ یا کمپنی اس کے علاج کی ذمہ داری لیتی ہے اور اگر اس متعینہ مدت میں علاج کی ضرورت پیش نہ آئی تو کمپنی جمع شدہ رقم ضبط کرلیتی ہے، بیمہ ہولڈر کو واپس نہیں کرتی اور اسے پھر سے تجدید معاہدہ کرکے رقم جمع کرانی پڑتی ہے، یہ شکل متعدد خرابیوں کو شامل ہے، اس میں میسر اور قمار کی صورت پائی جاتی ہے، کیونکہ متعاقدین میں سے ہر ایک کو بلا مقابل خسارہ لاحق ہوتا ہے، اگر حادثہ پیش آگیا تو کمپنی کو (علاج معالجہ کا خرچ برداشت کرنے کی وجہ سے) اور حادثہ نہ ہونے کی صورت میں بیمہ ہولڈر کو کہ اس کو رقم سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے، ’’قمار اور میسر‘‘ کے بارے میں قرآن کریم کا یہ ارشاد ہے: انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه (مائدہ: ۹۰) (شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب گندے کام ہیں شیطان کے، سو ان سے بچتے رہو) اس میں غرر کی شکل بھی پائی جاتی ہے، اس لیے کہ یہ مالی معاہدہ موہومہ امکانی خطرہ کے پیش نظر ہوتا ہے، جس کا ہونا نہ ہونا مجہول ہوتا ہے، اس صورت میں معقود علیہ مجہول اور غیر متعین ہے اور ایسے معاملات معاوضہ جس میں غرر ہو، شریعت میں اس سے منع کیا گیا ہے: نهی رسول اللّٰہ ﷺ عن بیع الغرر (الترمذی: رقم: ۱۲۳۰) یہ پالیسی جوئے اور غرر کے ساتھ ساتھ سود کو بھی شامل ہوتی ہے، کیونکہ یہ پالیسی حادثہ کی صورت میں اپنی اصل سے زائد رقم پر مبنی علاج کو بھی شامل ہوتی ہے جو قرض کے ساتھ مشروط منفعت ہوئی: وفی الحدیث: کل قرض جر منفعة فهو ربا (مصنف ابن ابی شیبہ) اس لیے یہ پالیسی لینا بھی شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ تاہم اگر کسی نے یہ بیمہ پالیسی اپنالی ہو تو حادثہ کے وقت صرف اصل رقم کے بقدر رقم کا استعمال کرنا جائز ہوگا، زائد رقم کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہ ہوگا، البتہ کوئی کمپنی یا ادارہ اپنے ملازمین وممبران کے صحت کا بیمہ اپنے تئیں از خود کرلے اور بیماری کی صورت میں علاج ذمہ داری لے لے، ملازم اور ممبر نے انشورنس کا معاملہ نہ کیا ہو تو یہ ناجائز بیمہ کی شکل نہیں ہے، بلکہ کمپنی کی طرف سے اسے تعاون اور عطیہ سمجھا جائے گا، لہٰذا اس کی فراہم کردہ سہولت سے استفادہ کرنا حلال ہوگا، کیونکہ ملازم نے خود کوئی معاملہ ومعاہدہ نہیں کیا، ہاں اگر صحت کے بیمہ کے عنوان سے کمپنی اپنے ملازمین سے ان کی مرضی سے کچھ پیسے کاٹ لیتی ہے، جس کے نتیجے میں مذکورہ طبی سہولیات فراہم کرتی ہے تو پھر اپنی جمع کردہ رقم سے زائد سہولیات سے فائدہ اٹھانا شرعاً ناجائز ہوگا، کیونکہ یہ شکل میڈیکل انشورنس کی ناجائز صورت میں داخل ہے۔

بیمہ کی ایک امدادی تعاونی شکل ہوتی ہے، جس کو عربی میں ’’التامین التبادلی‘‘ کہتے ہیں، اس میں تجارت مقصود نہیں ہوتی، بلکہ ممبران کی امداد مقصود ہوتی ہے، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ باہمی طور پر ایک فنڈ قائم کرتے ہیں، اس فنڈ کے ممبران میں سے اگر کسی کو حادثہ پیش آجائے، تو اس حادثہ کے اثرات کو دور کرنے کے لیے اس فنڈ سے متاثرہ ممبر کی امداد کی جائے گی، یہ صورت بالاتفاق جائز ہے، اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ اس اعانت کا فائدہ کس کو پہنچے گا، اس لیے اس میں یک گونہ غرر ہے، مگر یہ غرر مضر نہیں، کیونکہ یہ از قبیل تبرع واحسان ہے اور عقود تبرع میں غرر مفسد یا مضر نہیں ہوتا، ہاں جو عقود معاوضہ ہوں، ان میں غرر ناجائز اور حرام ہوتا ہے، بیمہ کی ناجائز شکلوں کو مذکورہ امدادی تعاونی فنڈ پر قیاس کرکے جواز کے قائل ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ امدادی فنڈ میں جس طرح غرر کو برداشت کرلیا گیا ہے، اسی طرح املاک وصحت کے بیمہ میں بھی برداشت کرنا چاہیے، درست نہیں ہے، کیونکہ ابھی اوپر یہ بات آچکی ہے کہ بیمہ ایک عقد معاوضہ ہے اور عقد معاوضہ میں غرر ہو تو وہ شرعاً صحیح نہیں اور امدادی فنڈ کی بنیاد تعاون وامداد پر مبنی ہوتی ہے، اس میں معاوضہ مقصود نہیں ہوتا، اس لیے اس میں غرر مفسد نہیں ہوگا۔ (اسلام اور جدید معاشی مسائل: ۳/ ۳۱۲)

اسی طرح انشورنس میں ملنے والی زائد رقم کو تعاون پر محمول کرنا بھی شرعاً درست نہیں، کیونکہ یہ زائد رقم عقد معاوضہ کے ضمن میں اضافہ کے طور پر ملنے کی وجہ سے سود میں داخل ہے، قرآن کریم کی آیت ربا قرض وتجارت ہردو کے ذریعہ ملنے والے سود کی حرمت کے بارے میں نازل ہوئی تھی، امام ابوبکر جصاص رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: والثانی انه معلوم ان ربا الجاهلیة انما کان قرضا مؤجلا بزیادة مشروطة فکانت الزیادة بدلا من الأجل فابطله اللّٰہ تعالیٰ وحرمه (احکام القرآن: ۲/ ۱۸۶، ط: بیروت)

لہٰذا اسے سود کے بجائے تعاون کا نام دینے سے سود کی حقیقت ختم نہ ہوگی، بلاشبہ بیمہ کمپنی سے ملنے والے منافع سود اور ربا کی تعریف میں داخل ہوں گے، جن کا لینا شرعاً ناجائز وحرام ہے، نیز تبرع واحسان کی کوئی علامت یہاں موجود نہیں، ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ کمپنی کا مقصد اس سے صرف نفع کمانا ہے۔

بیمہ کی مذکورہ صورتوں کو عقد موالات پر قیاس کرکے امداد باہمی کا نام دینا بھی صحیح نہیں، کیونکہ عقد موالات صرف ان نومسلموں کے لیے ہے، جن کا کوئی مسلمان وارث موجود نہ ہو، اگر وہ شخص کسی سے بھائی چارہ کا معاہدہ کرلے، تو وہ ایک حیثیت سے اس کا بھائی قرار پائے گا، زندگی میں جو جنایات کی دیت کسی بھائی پر عائد ہوتی ہے وہ اس شخص پر عائد ہوگی، اور مرنے کے بعد اس کی وراثت کا یہ حقدار قرار پائے گا، یہ عقد موالات صرف وہ شخص کرسکتا ہے، جس کا کوئی مسلمان وارث نہ ہو، جس کا کوئی مسلمان وارث (دور یا قریب کا، خواہ عصبات میں سے ہو یا ذوی الارحام میں سے موجود) ہو، اس کا کسی شخص سے عقد موالات کرنا باطل وکالعدم ہے، کیونکہ وارث کا حق تلف کرنے کا اس کو اختیار نہیں، صاحب ہدایہ نے لکھا ہے: وان کان له وارث فهو اولی منه و ان کانت عمة او خالة او غیرهما من ذوی الارحام (ہدایۃ: ۳/ ۳۴۵، کتاب الولاء)

نوٹ: جواہر الفقہ: ۲/ ۱۸۵ میں اس سے متعلق اچھی بحث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

حدیث ۴۰۶: خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب وفد عبد القیس آیا تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اس ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر حائل ہیں۔ ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ آپ ﷺ کے پاس حاضر نہیں ہوسکتے۔ ہمیں کوئی ایسا (جامع) حکم بتادیں جس پر ہم بھی عمل کریں اور اپنے پیچھے رہنے والوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں: اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی گواہی دی جائے.....آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ایک گرہ لگائی (کہ ایک تو یہ ہے اور باقی یہ ہیں):.....نماز پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، ماہِ رمضان کے روزے رکھنا اور جو تم مال غنیمت حاصل کرو اس سے خمس ادا کرنا اور تمہیں کدو، نقیر، حنتم اور مزفت میں نبیذ بنانے سے منع کرتا ہوں۔

حدیث ۴۰۷: نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کا خرچہ (کہاں سے ادا ہوتا تھا؟)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے وارث میرے بعد ایک دینار بھی تقسیم نہ کریں بلکہ میں جو چیز چھوڑ جاؤں، اس میں سے میرے عاملوں کی تنخواہیں اور میری بیویوں کا خرچ نکال کر باقی سب صدقہ ہے۔

حدیث ۴۰۸: نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کا خرچہ (کہاں سے ادا ہوتا تھا؟)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کسی جگر والے جاندار کی خوراک بن سکتی۔ ہاں کچھ جو طاق میں رکھے ہوئے تھے۔ میں اُنہی سے کھاتی رہی یہاں تک کہ کافی عرصہ گزر گیا، میں نے انہیں ناپا تو وہ جلدی ختم ہوگئے۔

حدیث ۴۰۹: نبی کریم ﷺ کا ترکہ

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے وفات کے بعد اپنے ہتھیار، ایک سفید خچر اور کچھ زمین کے سوا کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا۔ آپ ﷺ زمین بھی خود صدقہ کرگئے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور (اے نبی کی بیویو!) تم اپنے گھروں ہی میں ٹھہری رہو۔ نیز ارشاد فرمایا: (اے ایمان والو!) تم نبی مکرم ﷺ کے گھروں میں اجازت کے بغیر نہ جاؤ۔

حدیث ۴۱۰: نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کے گھروں سے متعلق جو منقول ہے اور گھروں کی جو نسبت ازواج مطہرات کی طرف کی گئی ہے اس کا حکم

نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا مرض زیادہ ہوگیا تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب کی کہ میرے گھر میں ان کی تیمارداری کی جائے تو سب نے آپ کو اس امر کی اجازت دے دی۔

حدیث ۴۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات میرے گھر میں ہوئی اور میری باری کے دن ہوئی جبکہ آپ ﷺ کا سر مبارک میری گردن اور میرے سینے کے درمیان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آخری وقت میں میرے اور آپ ﷺ کے تھوک مبارک کو جمع فرمادیا۔ وہ اس طرح کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ مسواک لے کر حاضر ہوئے چونکہ نبی کریم ﷺ اس کے استعمال سے کمزور تھے تو میں نے مسواک کو پکڑا اور اسے چبایا پھر آپ ﷺ کو مسواک کرائی۔

☆......☆......☆

مشعل

ترجمہ: صحیح بخاری

کتاب الجہاد

www.alqalamonline.com

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹر نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY
ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11 | 10 تا 16 شوال 1437ھ بمطابق 15 تا 21 جولائی 2016ء | 34

اَللّٰھُمَّ

نفس کے حرص سے پناہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شُحَّ نَفْسِيْ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میرے نفس کے لالچ سے بچا۔

☆☆☆

مقبوضہ کشمیر: نوجوان مجاہد کمانڈر برہان مظفر وانی 2 ساتھیوں سمیت بھارتی فوج سے جھڑپ میں شہید

جھڑپ جمعہ کو اننت ناگ میں ہوئی، برہان وانی 15 سال کی عمر میں مجاہدین کی تنظیم سے وابستہ ہوکر بھارت کے خلاف برسرپیکار تھے

برہان مظفر وانی تعلیم یافتہ نوجوان تھے جنہوں نے ہندوستانی استعمار کے خلاف ہتھیار اٹھائے، مجاہدین میں بڑے چہیتے تصور کئے جاتے تھے

حزب المجاہدین سے تعلق تھا، کشمیری نوجوانوں میں جہاد کی بہاریں بکھیرتے رہے، شہادت پر پوری وادی میں مظاہرے شروع ہوگئے

پلوامہ میں کشمیری مجاہدین کا سی آر پی ایف اور ٹاسک فورس کے مشترکہ کیمپ پر دھاوا، 3 اہلکار بری طرح زخمی، قابض فوج کی تلاشی کارروائیاں، متعدد گرفتار

سرینگر (نیٹ نیوز) حزب المجاہدین کے نوجوان مجاہد کمانڈر برہان مظفر وانی اپنے 2 ساتھیوں سمیت بھارتی فوج کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرما گئے، ان کا شمار نوجوان مجاہد کمانڈرز میں ہوتا تھا انہوں نے 15 سال کی عمر میں حزب المجاہدین میں شمولیت اختیار کی اور بھارت کے خلاف برسرپیکار ہوئے۔ انہوں نے اپنی کم عمری میں ہی نوجوانوں کو جہاد کی طرف راغب کیا۔ وہ ایک تعلیم یافتہ نوجوان تھے اور مجاہدین میں بڑے چہیتے تصور کئے جاتے تھے۔ معروف مجاہد کمانڈر جمعہ کے روز اننت ناگ میں قابض فورسز کے ساتھ جھڑپ میں شہید ہوئے۔ قابض فورسز کے مطابق دوطرفہ فائرنگ کا تبادلہ ہوا جس میں برہان مظفر وانی سمیت 3 افراد شہید ہوئے، جھڑپ میں بھارتی فوج کا بھی کافی نقصان پہنچا۔ ادھر بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں حزب المجاہدین کے نوجوان کمانڈر برہان وانی کی شہادت کے بعد ہونے والے احتجاج کو کچلنے کیلئے فوج کی اضافی کمپنیاں طیاروں کے ذریعے سرینگر پہنچا دیں، جب کہ نہتے مظاہرین پر وحشیانہ فائرنگ کا سلسلہ دوسرے روز بھی جاری رکھا، سری نگر، پلوامہ، بانڈی پورہ، ترال، کلگام سمیت وادی بھر میں مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے اور پاکستانی پرچم لہرائے جارہے ہیں۔ برہان مظفر وانی تعلیم یافتہ نوجوان تھے جنہوں نے ہندوستانی استعمار کے خلاف ہتھیار اٹھا رکھے (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

عراق کو خون میں نہلا دیا گیا، مختلف دھماکوں میں 300 افراد ہلاک، سینکڑوں زخمی

دارالحکومت بغداد میں 2 بم دھماکوں میں 167 افراد ہلاک، 200 سے زائد زخمی، کرادہ میں عید کیلئے خریداری کرنے والوں کو نشانہ بنایا گیا، اعلیٰ ترین سیکورٹی حکام معطل

فلوجہ میں شیعہ ملیشیا نے 49 شہری قتل اور 643 کو اغوا کرلیا، عراق کو غیر مستحکم کرکے غلطی کی گئی، صدام حسین دہشت گردوں کو مارنے کا اچھا کام کر رہے تھے، ٹرمپ

بغداد (مانیٹرنگ ڈیسک) عراق کو خون میں نہلا دیا گیا، دارالحکومت بغداد سمیت مختلف شہروں میں بم دھماکوں کے نتیجے میں 300 افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوگئے، فلوجہ میں شیعہ ملیشیا نے 49 عام شہری قتل کردیئے جبکہ 643 کو اغوا بھی کرلیا، دوسری جانب کفریہ طاقتوں کے رہنما اس بات کا اعتراف کررہے ہیں کہ عراق کو غیر مستحکم کرکے غلطی کی گئی، صدام حسین دہشت گردوں کو مارنے کا اچھا کام کررہے تھے۔ تفصیلات کے مطابق عراقی دارالحکومت بغداد میں 2 بم دھماکوں سے 167 افراد ہلاک اور 200 سے زائد زخمی ہوگئے ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق پہلا دھماکہ بغداد کے مرکزی علاقے کرادہ کے ایک بازار (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

افغانستان: طالبان نے 15 امریکی فوجیوں سمیت 100 سے زائد اتحادی ٹھکانے لگا دیئے

امریکیوں کو قندوز میں نشانہ بنایا گیا، کارروائی میں 3 ٹینک تباہ، 10 کٹھ پتلی فوجی بھی مارے گئے، کابل میں پولیس کیڈٹس کی بسوں پر فدائی یلغار میں 47 ہلاک

قندھار میں مجاہدین نے جاسوس طیارہ اور ہیلی کاپٹر مار گرایا، بدخشاں میں تین چوکیاں فتح، 24 اہلکار کام آئے، میدان اور خوست میں 6 ٹینک تباہ، سوار تمام اہلکار جل مرے

کابل (نیٹ نیوز) افغانستان میں مجاہدین نے اتحادی افواج کو ناکوں چنے چبوا دیئے، قندوز میں طالبان نے تباہ کن حملے میں 15 امریکی فوجیوں سمیت 25 اتحادیوں کو ہلاک کردیا جبکہ مختلف علاقوں میں مجاہدین نے فدائی حملوں اور دیگر کارروائیوں میں 100 سے زائد اتحادیوں کو ٹھکانے لگا دیا، حملوں میں طالبان نے جاسوس طیارہ اور ہیلی کاپٹر بھی مار گرایا جبکہ 8 ٹینک اور کئی فوجی گاڑیاں تباہ کردی گئیں، گزشتہ دو ہفتوں کے دوران اتحادی افواج کو مجاہدین نے شدید جانی اور مالی نقصان پہنچایا، طالبان نے کئی چوکیوں پر قبضہ کرکے اسلحہ اور دیگر فوجی ساز و سامان بھی غنیمت کرلیا۔ کابل میں پولیس کیڈٹس کی دو بسوں پر (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

یمن میں سعودی اتحاد کے فضائی حملے کے بعد حوثیوں کے ٹھکانے سے دھواں اٹھ رہا ہے

کشمیری مظاہرین کے سامنے ساڑھے 3 لاکھ فوج کم پڑ گئی، پلوامہ میں ایئرپورٹ اور کئی تھانے نذر آتش، 60 سے زائد چوکیوں پر حملہ کرکے قابض فورسز سے اسلحہ چھین لیا گیا

مقبوضہ کشمیر میں وسیع احتجاج سے بھارت ہل گیا

جہاد کے خاتمے کا بھارتی خواب چکنا چور

نہتے مظاہرین پر براہ راست فائرنگ، 32 افراد شہید

پورا کشمیر ایک جنون کے ساتھ میدان میں آگیا، نوجوانوں کے کھلے عام تحریک جہاد کے ساتھ وابستگی کا اعلان، شہروں اور قصبوں میں ختم ہوچکے نیٹ ورک بھی بحال، وادی آزادی کے والہانہ نعروں سے گونجنے لگی

مظاہرین نے کرفیو توڑتے ہوئے بی جے پی دفتر، کٹھ پتلی وزیر اور رکن اسمبلی کے گھر جلا دیئے، پولیس موبائل دریائے جہلم میں دھکیل دی، کئی علاقوں میں سبز ہلالی پرچم لہرائے گئے، وادی بھر میں نظام زندگی مفلوج

مودی سرکار کے مقبوضہ وادی سے جہاد کے خاتمے اور تحریک آزادی کو کچلنے کے تمام گھناؤنے منصوبے خاک میں مل گئے، آزادی کی نئی لہر سے انڈین حکمران اور تھینک ٹینک سرپیٹ کر رہ گئے

سید علی گیلانی، میر واعظ، شبیر شاہ سے تمام حریت قائدین نظر بند، جہادِ کشمیر کا علم تھامے نئی نسل پچھلی نسلوں سے زیادہ باشعور ہے، آزادی کے لئے جہاد کے سوا ان کے پاس کوئی آپشن نہیں ہے

شہید برہان مظفر وانی نے بتادیا کہ کشمیر میں نوجوان تحریکِ جہاد سے نہ دور ہوئے نہ کسی اور حل کے بارے میں سوچ رہے ہیں، جنازے کے جم غفیر نے دِکھا دیا انڈیا ناکام ہوگیا اور اس کا خاموش ساتھ دینے بھی

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک) مقبوضہ کشمیر میں حزب المجاہدین کے کمانڈر برہان مظفر وانی کی شہادت کے بعد وادی بھر میں وسیع پیمانے پر جاری احتجاجی مظاہروں نے بھارت کو ہلا کر رکھ دیا، مقبوضہ وادی میں جہاد کے خاتمے کے اس کے تمام خواب بھی چکنا چور ہوگئے، آزادی کی نئی تحریک دیکھ کر مودی سرکار اور اس کے تمام تھینک ٹینک اپنا سرپیٹ کر رہ گئے۔ کچھ عرصے سے وادی بھر سے جہادی تحریک کے خاتمے کے خواب دیکھنے والے بھارتی حکمرانوں کی تمام تدابیر اور حکمت عملیاں ناکام ہوچکی ہیں اور پورا کشمیر ایک جنون کے ساتھ بھارت کے خلاف میدان میں آگیا ہے، کشمیری مظاہرین کے سامنے بھارت کی ساڑھے تین لاکھ فوج کم پڑ گئی ہے، برہان وانی کی شہادت کے خلاف شروع ہونے والے مظاہروں میں اب تک بھارتی فورسز کی براہ راست فائرنگ سے 32 کشمیری شہید ہوچکے ہیں اور 300 سے زائد زخمی ہیں جن میں متعدد کی حالت تشویشناک ہے۔ بھارتی فورسز کی جانب سے مظاہرین پر براہ راست فائرنگ کے واقعات نے کشمیریوں کے آزادی کے (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

کرد دہشت گردوں کے حملوں میں 6 ترک فوجی جاں بحق

امریکی اتحاد کے حملوں میں 8 جنگجو بھی لقمۂ اجل بنے، فضائی حملے اور گولہ باری کی

استنبول (نیٹ نیوز) کرد دہشت گردوں نے جنوب مشرقی حصے میں کارروائی کرتے ہوئے 2 حملوں میں 6 ترک فوجی جاں بحق کردیئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق رات گئے دہشت گردوں نے فوجیوں کی چیک پوسٹ کو نشانہ بنایا اور چیک پوسٹ کو کار بم دھماکے سے اڑا دیا۔ جنوب مشرقی حصے میں ہونے والے اس حملے میں ولیج گارڈ کا ایک اہلکار بھی جاں بحق ہوا ہے۔ کردوں کے زیر اثر اس علاقے میں 12 گھنٹے (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

صومالی فوجی اڈہ دھماکے سے تباہ، 30 اہلکار ہلاک

موغادیشو (نیٹ نیوز) صومالیہ کے فوجی اڈے پر حملہ کرکے 30 اہلکاروں کو ہلاک کردیا گیا۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق خودکش حملہ آور نے دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی کو صومالی فوجی اڈے میں زوردار دھماکے سے اڑا دی۔ دھماکے کے بعد فائرنگ کا تبادلہ بھی ہوا، جس میں 12 حملہ آور ہلاک ہوئے۔ حملہ موغادیشو سے 50 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع فوجی اڈے پر کیا گیا ہے۔ گزشتہ ماہ کے آخر میں دارالحکومت (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

شام میں امریکی، روسی اور اسدی فورسز کی بمباری، 55 افراد شہید، درجنوں زخمی

حلب میں مصروف بازار کو نشانہ بنایا گیا، اتحادی طیاروں نے منبج شہر پر بمباری کی جس میں دو خواتین اور 7 بچے نشانہ بنے

دمشق (نیٹ نیوز) شام میں بشار فضائیہ، روسی طیاروں اور امریکہ کی زیر قیادت اتحادی افواج کے جنگی طیاروں کی بمباری سے خواتین اور بچوں سمیت 55 شہری شہید ہوگئے جب کہ عوامی فوج نے شامی جنگی طیارہ مار گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق شامی فضائیہ نے حلب میں عوامی فوج کے زیر کنٹرول علاقے طارق الباب میں ایک مصروف بازار کو نشانہ بنایا، جس میں 11 شہری شہید اور کئی زخمی ہوگئے، اسی طرح حلب کے جنوب میں واقع قصبے شیخ سید پر بھی شامی طیاروں نے بمباری کی، جس میں 16 شہری شہید ہوئے۔ دوسری جانب امریکہ کی زیر قیادت اتحادی فضائیہ کے جنگی طیاروں نے شہر منبج پر بمباری (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

برمنگھم کی فیکٹری کی دیوار گرنے سے 5 ملازمین دب کر ہلاک

برمنگھم (نیٹ نیوز) برمنگھم کی میٹل ری سائیکل فیکٹری کی دیوار گرنے سے پانچ ملازمین دب کر ہلاک ہوگئے۔ برمنگھم کی فیکٹری میں حادثے کے وقت 10 سے زائد ملازم موجود تھے۔ حکام کے مطابق دھاتی اسکریپ کو ڈھال فراہم کرنے کیلئے بڑے ٹن وزنی کنکریٹ کے بلاکوں سے دیوار بنائی گئی تھی۔ خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دیوار کے بعد دھاتی اسکریپ بھی زمین پر گرا جس سے افریقی ملازمین کی اموات ہوئیں۔ ہلاک افراد کی لاشیں نکالنے کی کوشش میں تاحال کامیابی نہیں ہوسکی۔

مقبوضہ بیت المقدس: غزہ پر اسرائیلی بمباری، متعدد گاڑیاں، کئی مکانات تباہ، فلسطینی لڑکی شہید، 4 بچے گرفتار

صیہونی فورسز نے جنوبی غزہ میں القسام بریگیڈ کے "بدر" اور "ابوجراد" مراکز کو نشانہ بنایا، مشرقی غزہ میں بمباری سے ورکشاپ اور فیکٹری تباہ، شدید نقصان کی اطلاعات

مقبوضہ شمال مغربی کنارے میں چھرا گھونپنے کے الزام میں دہشتگرد اسرائیلی فوجیوں نے لڑکی کو گولیوں سے چھلنی کردیا، سنگ باری کے الزام میں 4 بچے بیت المقدس سے گرفتار

مقبوضہ بیت المقدس (نیٹ نیوز) فلسطین میں صیہونی دہشتگرد فورسز کی ظالمانہ کارروائیاں بدستور جاری ہیں، غزہ میں بمباری سے دو افراد زخمی ہوگئے جبکہ متعدد گاڑیاں اور کئی مکانات بھی تباہ ہوگئے، مغربی کنارے میں چھرا گھونپنے کا الزام لگا کر صیہونی فوجیوں نے فلسطینی لڑکی کو گولیوں سے بھون دیا جبکہ سنگ باری کے الزام میں بیت المقدس سے چار بچوں کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق فلسطین کے مختلف مقامات پر اسرائیلی فوج نے دہشتانہ بمباری کی، جس کے نتیجے میں کم سے کم دو فلسطینی زخمی ہوئے ہیں۔ بمباری کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ مقامی سیکیورٹی ذرائع نے مرکز اطلاعات (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

تائیوان: دھماکے میں 25 افراد ہلاک

تائیوان (نیٹ نیوز) تائیوان میں ایک ریل گاڑی میں دھماکے اور فائرنگ سے 25 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے جن میں سے بعض کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ دھماکا بظاہر 'پائپ بم' کا تھا، جو ریل گاڑی کے ایک ڈبے میں پھٹا اور آگ لگ گئی۔ آگ بجھانے والے عملے نے کچھ ہی منٹوں میں آگ پر قابو پا لیا۔ خبر رساں ادارے 'رائیٹرز' نے پولیس عہدیدار کے حوالے سے کہا کہ دھماکے کا بظاہر دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ممکنہ طور پر یہ 'ایذا دہی کی نیت' سے کیا گیا۔ کسی نے اس حملے کی ذمہ داری بھی قبول نہیں کی ہے۔

سربیا: کیفے میں مسلح شخص کی فائرنگ سے 5 ہلاک، 22 زخمی

7 افراد کی حالت تشویشناک، مسلح شخص اسلحے سمیت گرفتار، تحقیقات شروع

بلغراد (نیٹ نیوز) سربیا کے دارالحکومت بلغراد کے ایک کیفے میں مسلح شخص نے فائرنگ کرکے بیوی سمیت 5 افراد کو ہلاک اور 22 کو زخمی کردیا۔ بلغراد کے زیلسٹی ٹاؤن کے کیفے میں فائرنگ کے واقعے کے حوالے سے پولیس نے بتایا کہ مسلح شخص کی زید الیس کے نام سے شناخت ہوئی، وہ بیوی اور دوسری خاتون کے ساتھ کیفے میں داخل ہوا تھا، اس نے کیفے میں فائرنگ سے قبل بیوی اور دوسری عورت کو بھی قتل کیا (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

کیمرون میں 2 خودکش دھماکے، 28 افراد ہلاک

یونڈی (نیٹ نیوز) کیمرون میں دو خودکش دھماکوں کے نتیجے میں 28 افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق خودکش دھماکے نائیجیریا کی سرحد سے ملحقہ ملک کے مشرق بعید خطے کے گنجان آباد قصبہ ڈیجا حکانہ میں ہوئے جس کے نتیجے میں 28 افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوگئے۔ سیکیورٹی حکام نے دھماکوں کی ذمہ داری بوکوحرام پر عائد کی ہے تاہم فوری طور پر کسی گروپ نے دھماکوں کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

چین کی جانب داغے میزائل سے تائیوانی مچھیرا ہلاک، 3 زخمی

زخمیوں میں تائیوانی، ویتنامی باشندہ شامل۔ سپر سانک میزائل پینگو جزائر میں کشتی کو لگا

تائی پے (نیٹ نیوز) تائیوان کی بحریہ کی جانب سے غلطی سے فائر کیا گیا میزائل مچھیروں کی کشتی کو جا لگا، جس میں ایک کپتان ہلاک اور 3 افراد زخمی ہوگئے۔ زخمی ہونے والے افراد میں تائیوانی، فلپائنی اور ویتنامی باشندے شامل ہیں۔ میزائل فائر ہونے کے وقت اس کا رخ چین کی طرف تھا اور پینگو جزائر میں ایک کشتی کو میزائل لگنے کے بعد تائیوان اور چین کے درمیان تعلقات خراب ہونے کا خدشہ ہے۔ سیونگ فنگ تھری میزائل کی رینج 300 کلومیٹر ہے۔ نیوی کی کشتی کوسونگ میں گشت کر رہی تھی، جہاں سیونگ فنگ تھری نامی میزائل مبینہ غلطی سے چل گیا۔ حادثہ ایک ایسے وقت میں رونما ہوا ہے، جب چین میں کمیونسٹ پارٹی کے قیام میں آنے کی 95ویں سالگرہ منائی جارہی ہے۔ میزائل کا رخ چین کی طرف تھا، لیکن یہ کشتی اس (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

امریکہ میں سیاہ فاموں کے قتل کیخلاف مظاہرے، 74 گرفتار

جنوبی لندن میں سینکڑوں افراد کے دھرنے سے ٹریفک کئی گھنٹے بند رہی

نیویارک (صباح نیوز) امریکا میں سفید فام پولیس اہلکاروں کے ہاتھوں سیاہ فام افراد کے قتل کے خلاف احتجاج کا سلسلہ لندن تک پھیل گیا ہے۔ جبکہ نیویارک میں 74 مظاہرین کو گرفتار کرلیا گیا۔ امریکا میں سیاہ فام افراد کے قتل کے خلاف مظاہروں میں ایک بار پھر شدت آگئی ہے۔ نیویارک میں سیکڑوں افراد نے سیاہ فام افراد کے قتل کے حالیہ واقعات کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔ پولیس نے درجنوں مشتعل افراد (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

نیویارک میں مسجد کے باہر دو مسلمان نوجوانوں پر حملہ

نیو یارک (نیٹ نیوز) نیو یارک کے بروکلین اسلامک سنٹر کے باہر حملے میں دو نوجوان مسلمان نوجوان زخمی ہوگئے ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں نے پولیس سے مطالبہ کیا ہے کہ حملہ آور نے نوجوانوں پر حملہ کرتے ہوئے جس طرح کے جملے ادا کیے وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں اس واقعے کو 'متعصبانہ حملے' کے طور پر دیکھا جائے۔ البتہ قانون نافذ کرنیوالے اداروں کے ذرائع نے خبر رساں ادارے (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

امریکہ میں فائرنگ سے 2 عدالتی اہلکاروں سمیت 3 ہلاک

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی ریاست مشی گن میں فائرنگ سے 3 افراد ہلاک اور ایک شخص زخمی ہوگیا۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق فائرنگ مقامی عدالت کے احاطے میں کی گئی، عدالت لے جاتے ہوئے ملزم نے عدالتی اہلکار سے پستول چھین کر فائرنگ کردی۔ جوابی فائرنگ سے حملہ آور بھی ہلاک ہوگیا۔ ملزم کی فائرنگ سے 2 عدالتی اہلکار ہلاک اور ایک شخص زخمی ہوا۔

امریکہ میں سیاہ فاموں کی ہلاکت کیخلاف مظاہروں میں شدت، 200 سے زائد گرفتار

لوزیانا (نیٹ نیوز) امریکا میں سیاہ فام افراد کی پولیس کے ہاتھوں ہلاکت کے خلاف مظاہرے امریکا بھر میں پھیل گئے ہیں۔ پولیس نے ہنگامہ آرائی کے الزام میں مزید مظاہرین کو گرفتار کیا ہے، جس سے زیر حراست افراد کی تعداد 200 سے تجاوز کرگئی ہے۔ امریکی ریاست منی سوٹا اور لوزیانا میں پولیس کے ہاتھوں دو سیاہ فام شہریوں کے قتل پر پولیس کے خلاف احتجاج شدت اختیار کرگیا ہے۔ مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ بوتلیں اور فائر کریکر بھی پھینکے۔

یمنی شہر تعز میں سعودی اتحاد کی بمباری سے 17 حوثی باغی ہلاک

شمالی علاقے کی شارع الاربعین، عصیفرہ اور الزنوج کالونیوں پر باغیوں کا حملہ بھی ناکام بنادیا گیا، شدید جھڑپیں جاری

صنعا (نیٹ نیوز) سعودی عرب اتحاد میں شامل لڑاکا طیاروں نے تعز کے مغرب میں واقع الکحا کے علاقے میں حوثیوں اور معزول صدر علی عبداللہ صالح کے اجتماع پر حملہ کرکے 17 حوثی باغیوں کو ہلاک کردیا۔ دوسری جانب شہر کے مشرقی، شمالی اور مغربی محاذوں پر شدید جھڑپوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ جھڑپوں کا سلسلہ باغیوں کی جانب سے فوج پر تعز شہر کی ثعبات، الجملیہ اور بازرعہ کالونیوں میں شدید حملوں کے بعد شروع ہوا۔ دوسری جانب یمنی فوج کے زیر انتظام ائرڈیفنس نے تعز کے شمالی علاقے کی شارع الاربعین اور عصیفرہ اور الزنوج کالونیوں پر باغیوں کا حملہ بھی ناکام بنادیا۔ یمنی باغیوں نے تعز کے مشرق اور مغربی علاقے میں رہائشی (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

ڈھاکہ میں عید پر بموں سے حملہ، فائرنگ، 5 جاں بحق

حملہ کشور گنج میں عید کے ایک اجتماع کے قریب ایک سیکورٹی چیک پوسٹ پر کیا گیا

ڈھاکہ (نیٹ نیوز) بنگلہ دیش میں عید کے اجتماع میں دستی بم حملے سے ایک پولیس اہلکار سمیت 5 افراد جاں بحق جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش کے دارالحکومت سے 100 کلومیٹر دور کشور گنج کے علاقے میں ہونے والے عید کے ایک اجتماع کے قریب دھماکہ ہوا۔ مقامی میڈیا اور پولیس حکام کا کہنا تھا کہ دستی بم حملہ کشور گنج میں قائم اسکول گراؤنڈ میں ہونے والے عید کے اجتماع میں ہوا، جہاں 200,000 سے زائد افراد جمع تھے۔ ڈسٹرکٹ پولیس اسسٹنٹ شعیب ابوشیال کے (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

بھارت میں عمارت گرنے سے 5 مزدور ہلاک

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست اتر پردیش کے شہر الٰہ آباد میں تیز بارش کی وجہ سے ایک عمارت کا ایک حصہ گرنے سے 5 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ بھارتی میڈیا کے مطابق ہلاک ہونے والے پانچوں مزدور تھے جو ایک سڑک کی تعمیر میں حصہ لے رہے تھے۔ گزشتہ روز ہونے والی تیز بارش کی وجہ سے عمارت کا ایک حصہ مزدوروں پر اس وقت گرا جب وہ اسکے نیچے سو رہے تھے۔

مودی جی، ان لوگوں نے برہان والے واقعے پر بلا کا بہت شور مچایا ہے، کیا کروں؟

بھارتی سفیر برائے پاکستان

چنتا مت کر، کچھ نہیں ہوتا، بس یہ لوگ یہیں تک ہوتے ہیں

12-7-2016

ہفت روزہ القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون وفیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

تحریک کشمیر کا نیا دور، بھارتی مظالم

اور پاکستان کا المناک رویہ

محمد افضل گورو شہید کو بھارتی حکومت کی طرف سے پھانسی دیئے جانے کے بعد سے تحریک کشمیر نے دب جانے اور مٹ جانے کے بجائے جو نیا موڑ لیا ہے اس کی ایک جھلک بھارتی حکومت اور دنیا بھر نے اس وقت دیکھی جب کچھ عرصہ قبل جیش محمد ﷺ کے کمانڈر عدیل مقبوضہ وادی میں بھارتی افواج کے ساتھ ایک جھڑپ میں شہید کر دیئے گئے اور ان کی شہادت کی خبر پھیلتے ہی پورے کشمیر میں بھارتی افواج اور حکومت کے خلاف بھرپور احتجاج اور مظاہروں کا ایسا سلسلہ شروع ہوا جس سے پوری وادی ہل گئی اور اب نوجوان مجاہد برہان وانی کی شہادت کے بعد ایک بار پھر کشمیر حریت کے نعروں سے گونج اٹھا ہے اور پورا کشمیر احتجاج اور مظاہروں کا حیرت انگیز منظر پیش کر رہا ہے

ان حالات نے بھارت سرکار کو چکرا کر رکھ دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بھارت سرکار نے معاملات کو سنبھالنے کے لیے مزید فوج بھی کشمیر کی طرف بھیج دی ہے اور اب مختلف حیلوں بہانوں سے اس تحریک اور پُر زور احتجاجی سلسلے کو روکنے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور اس بارے میں بھارتی افواج حسب روایت ظلم وستم کا بازار پوری طرح گرم کیئے ہوئے ہیں۔ ایک ہفتہ ہونے کو ہے مگر ابھی تک کشمیر میں تقریباً کرفیو نافذ ہے، لوگوں پر زور زبردستی کرنے کا سلسلہ بدستور جاری ہے، احتجاج اور مظاہروں کو روکنے کے لیے بھارتی افواج طاقت کا بھرپور استعمال کر رہی ہیں اور دنیا بھر کے سامنے خود کو سیکولرازم کا سب سے بڑا علمبردار کہنے والا بھارت اور اس کی افواج کشمیری عوام کے بنیادی اور انسانی حقوق کو جس طرح غصب کر رہے ہیں اور بے گناہوں پر لاٹھی چارج کر کے اور انہیں ظلم وستم سے موت کے منہ میں دھکیل کر درندگی والا سلوک کر رہے ہیں وہ سب انتہائی تشویشناک اور قابل مذمت ہے مگر ابھی تک کوئی بھی عالمی ادارہ اور امن کا ٹھیکیدار اس پر متحرک نہیں ہوا اور یہی وجہ ہے کہ بھارت نے اس بار احتجاجی مظاہروں میں طاقت کا بے پناہ استعمال کر کے تیس سے زائد افراد کو دھڑلے سے شہید کر دیا کیوں کہ شاید اسے اطمینان تھا کہ اب کشمیریوں کے لہو پر بولنے والا اور ان کا حساب لینے والا کوئی نہیں ہے۔

ابھی تک عالمی سطح پر ان بھارتی مظالم کے خلاف کوئی آواز بلند نہیں ہوئی اور پاکستان کی طرف سے ویسے ردعمل نہیں آیا جیسا حق تھا۔ چنانچہ لے دے کر بڑی مشکل سے جو بیان آیا ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان کے سیکریٹری خارجہ اعزاز چوہدری نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ انڈیا کشمیر میں نہتے لوگوں کا خون بہا رہا ہے اور اسے دہشت گردی کا رنگ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ انھوں نے کہا یہ ایک آزادی کی تحریک ہے جسے انڈیا دہشت گردی کی تحریک بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ حالانکہ صاف دکھائی دے رہا ہے کہ یہ انڈیا کی طرف سے ریاستی دہشت گردی ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ کشمیر میں حالیہ کشیدگی کے معاملے کو انڈیا سمیت ہر سطح پر اٹھایا جائے گا۔ انھوں نے مزید کہا یقیناً اس معاملے کو ہر سطح پر اٹھایا جائے گا، انڈیا کے ساتھ دوطرفہ بنیاد پر ان سے بھی بات کریں گے۔ اعزاز چوہدری نے بتایا کہ انھوں نے پاکستان کی جانب سے احتجاج ریکارڈ کروانے کے لیے انڈین ہائی کمشنر کو طلب کیا ہے۔

اب یہ بات بذات خود کتنی حیرت انگیز ہے کہ وہ خطہ جس کے بارے میں ایک مدت تک ملکی پالیسی یہ رہی کہ وہ پاکستان کی شہہ رگ ہے اور شہہ رگ وہ ہوتی ہے جس پر کسی چیز کے وجود اور سلامتی کی بنیاد کھڑی ہو اور ایسے میں کہ جب وہ شہہ رگ اور بنیاد گولیوں سے بھونی جا رہی ہے تب نہ وزیر اعظم کا موثر بیان سامنے آتا ہے اور نہ ہی صدر مملکت کی کوئی تڑپ دکھائی دیتی ہے اور نہ ہی کسی اور وزیر کا دوٹوک موقف سامنے آتا ہے، ایسے بے اعتنائی بھلا شہہ رگ سے کوئی برتتا ہے؟ یا یہ مان لیا جائے کہ پاکستان اپنے دیرینہ موقف سے خاموش پسپائی اختیار کر چکا ہے؟

وادیٔ کشمیر کا نوعمر ترین ڈویژنل کمانڈر

سنگِ میل
amerpuri@yahoo.com
عبدالحفیظ امیرپوری

گزشتہ جمعہ حریت پسند کشمیری عوام کے معروف جوان سال ہردلعزیز مجاہد رہنما عسکریت کے شہسوار، ایکس سالہ آپریشنل کمانڈر برہان مظفر وانی اپنے دو ساتھیوں سرتاج عرف خالد اور پرویز احمد عرف فراز سمیت ضلع اسلام آباد کے علاقہ کوکر ناگ میں بھارتی فوجیوں کے ساتھ ایک خونین معرکے میں داد شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ برہان جموں کشمیر کے ایک گاؤں دادسرا میں ایک اسکول پرنسپل مظفر احمد وانی کے ہاں پیدا ہوئے۔ وہ پندرہ سال کی عمر میں ہی مجاہدین میں شامل ہوئے۔ برہان وانی بھارتی فوج کے خلاف جاری مزاحمت کی علامت سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے 2010ء میں بھارت کے خلاف جاری جہاد میں عملی شرکت کر کے سر پر کفن باندھنے کا فیصلہ کیا۔ مجاہدین کی صفوں میں شمولیت کے بعد بھارتی فوج نے ان کے بھائی کو دوران حراست تھرڈ ڈگری ٹارچر کر کے شہید کیا۔ بھائی کی شہادت کے باوجود شہید کمانڈر کے پائے ثبات میں ذرا برابر لغزش نہ آئی۔ انہوں نے بھارت کے خلاف منصوبہ بند طریقے سے جہاد کشمیر کو ایک نئی ڈگر پر ڈال دیا۔ وہ نوجوانوں، بزرگوں، بچوں، خواتین اور طلباء میں یکساں محبوب تھے۔ کمانڈر برہان وانی نے نہ صرف حزب المجاہدین کے صفوں کو مضبوط کرنے میں فعال کردار ادا کیا، بلکہ دوسری برادر تنظیموں کے ساتھ بھی بہترین تعلقات استوار کیے۔ ان کی قیادت میں دشمن کو متعدد دفعہ مشترکہ کارروائیوں کے ذریعے کامیاب حملے کر کے دشمن کا دن کا چین اور راتوں کا سکون چھین لیا تھا۔ فیلڈ کمانڈر برہان وانی بھارتی فوج کے لیے دہشت کی ایک علامت بن گئے تھے۔

ان کی شہادت پر مقبوضہ کشمیر جل اٹھا۔ برہان وانی کی شہادت پر پوری وادی کشمیر میں مخالف احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ ضلع کولگام اور اسلام آباد میں بھارتی فورسز نے احتجاجی مظاہرین پر فائرنگ کر کے کم از کم 11 افراد کو شہید اور ایک سو سے زائد کو زخمی کر دیا۔ مشتعل نوجوانوں نے پولیس سٹیشنوں اور بی ایس ایف کی چوکیوں اور جنوبی کشمیر کے علاقوں اچھہ بل اور بانجورہ میں بی جے پی کے دفاتر پر حملے کیے۔ جگہ جگہ بھارتی سیکورٹی فورسز سے عوام کا تصادم ہوا۔ اہم کشمیری لیڈروں کو نظر بند کر دیا گیا اور کرفیو لگا دیا گیا۔ لوگوں کو برہان وانی کے جنازے میں شرکت سے روکنے کی بھرپور کوشش کی گئی اور سڑکیں اور راستے بند کر دیے گئے۔ لیکن جمعہ کی شام کو خبر پھیلتے ہی کشمیریوں نے پگڈنڈیوں اور کچے راستوں سے برہان وانی کے آبائی قصبے ترال کی طرف پیدل مارچ شروع کر دیا تاکہ ان کے جنازے میں شرکت کی جا سکے۔

حکومت نے کرفیو کے نفاذ کے علاوہ ریل سروس معطل کر دی، سڑکیں بند کر دیں، انٹرنیٹ ختم کر دیا لیکن لوگوں کے جذبات ایسے تھے کہ جگہ جگہ فورسز سے ان کا تصادم دیکھنے میں آیا۔ کئی پولیس چیک پوسٹیں جلا دی گئیں۔ سری نگر کے ایک ہسپتال میں سو کے قریب زخمی لائے گئے جن میں سے بیشتر کو گولیاں لگی تھیں۔ ریاست کے انٹیلیجنس چیف ایس ایم سہائے کے مطابق تین پولیس والے غائب ہیں جبکہ چھ سیکورٹی اہلکار شدید زخمی ہوئے۔ رابطوں کی بندش اور کرفیو کے باوجود برہان وانی کے جنازے کو مبصرین کشمیر کی تاریخ کا دوسرا سب سے بڑا جنازہ قرار دے رہے ہیں۔ تقریباً پانچ لاکھ افراد نے شرکت کی اور اگر ریاست کی طرف سے جبر کا مظاہرہ کر کے لوگوں کو روکنے کی بھرپور کوشش نہ کی جاتی تو یہ شیخ عبداللہ کے جنازے سے بھی بڑا جنازہ ہوتا۔ جنازے پر کشمیری حریت پسند بھی موجود تھے اور انہوں نے برہان وانی کی میت کو ایکس بندوقوں کی سلامی دی۔ ذرائع کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں پچاس سے زائد مقامات پر برہان وانی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔

لوگوں نے اس موقع پر آزادی اور برہان کے حق میں فلک شگاف نعرے لگائے جبکہ پاکستانی پرچم بھی لہرائے گئے۔ بھارتی فوجیوں نے ترال جانے والی مرکزی شاہراہ بند کر دی تھی مگر اس کے باوجود لوگ پگڈنڈیوں سے ہوتے ہوئے ترال پہنچے۔ ایک اہم پیش رفت کے طور پر تقریباً ایک درجن کے قریب مجاہدین کی طرف سے ہوائی فائرنگ کر کے شہید کمانڈر کو سلامی دی۔ مجاہدین کی طرف سے اپنے شہید ساتھیوں کو ہوائی فائرنگ کے ذریعے سلامی پیش کرنے کا یہ سلسلہ 1990ء کی دہائی کے آغاز میں زوروں پر تھا جب مقبوضہ علاقے میں عسکری جدوجہد اپنے عروج پر تھی۔

شہید برہان 2010ء میں 15 سال کی عمر میں کشمیر جہاد کے صف بستہ ہوئے اور آزادی کی جنگ میں نئی جان ڈال دی۔ اپنے مختلف انداز سے برہان نے کشمیریوں کے دل میں گھر کر لیا۔ ان کی شہادت کے بعد وادی کشمیر میں ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے، جمعہ کے روز جیسے ہی یہ خبر وادی میں پھیلی کہ ان کے ہردل عزیز ہیرو برہان اور اس کے دو ساتھیوں کو شہید کر دیا گیا ہے، پوری وادی میں غم وغصہ پھیل گیا، لوگ سڑکوں پر نکل آئے جنہیں بھارتی فوج روک نہ سکی، اس کے بعد سے اب تک وادی کشمیر میں مظاہرے جاری ہیں اور غاصب بھارتی فوج مظاہرین پر گولیاں چلا رہی ہے، اب تک 19 کشمیری ان مظاہروں کے دوران شہید ہو چکے ہیں اور 500 سے زیادہ زخمی ہیں، مظاہرے اب بھی جاری ہیں اور بھارتی فوج مظاہرین پر ڈائریکٹ فائرنگ کر رہی ہے۔ کئی دہائیوں میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ جب شہید برہان کی شہادت کے بعد وادی کی مساجد میں آزادی کے نعرے بلند ہوئے۔

برہان وانی، حزب المجاہدین کے نوعمر ترین ڈویژنل کمانڈر تھے۔ وہ اس وقت کشمیری عسکریت پسندی کا چہرہ بن کر ابھرے جب بھارتی حکومت کے خیال میں کشمیر میں سکون ہو چکا تھا۔ ان کو دیکھ کر کشمیری نوجوانوں نے عسکری تنظیموں میں شرکت اختیار کرنا شروع کی۔ اس وقت کئی لیڈروں اور افسروں کے پرسنل سکیورٹی آفیسر بھی اپنے ہتھیاروں سمیت عسکریت پسندوں سے جا ملے۔ بھارت کا مین اسٹریم میڈیا بھی یہ بات کہہ رہا ہے کہ اب عسکریت پسند تنظیموں میں مقبوضہ کشمیر سے تعلق رکھنے والے کشمیری نوجوانوں کی تعداد، ''غیر ملکی'' مجاہدین سے کہیں زیادہ ہو چکی ہے۔

برہان مظفر وانی نے نہ صرف جموں وکشمیر میں 8 لاکھ بھارتی فوجیوں اور ریاستی غنڈوں کے اعصاب کو مفلوج کر کے رکھا ہوا تھا بلکہ پوری بھارتی جنگجو قیادت کو بھی للکار رکھا تھا۔ اس جواں سال قائد نے اسلام اور آزادی کیلئے زندگی کا ہر لمحہ خرچ کیا اور ثابت کر دیا کہ اللہ اور اس کے رسول کے عاشقوں کی تعداد مختصر ہی کیوں نہ ہو وہ باطل پرستوں کی طاقت اور قوت کے غرور کو خاک میں ملانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

شہید برہان نے اپنی مختصر جہادی زندگی میں ہزاروں برہان تیار کیے۔ ان کے خون کے ہر قطرے سے ہزاروں لاکھوں برہان جنم لیں گے۔ ان شاء اللہ

برہان وانی کی شہادت پر جس طرح اہل کشمیر نے اپنے غم و غصے کا اظہار کیا ہے اسے دیکھ کر اب بھارت اور عالمی طاقتوں کو یہ نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہیے کہ اہل کشمیر بھارت کے غاصبانہ قبضے کو کبھی بھی قبول نہیں کریں گے۔ ان شاء اللہ نہ صرف ان کی شہادت کا بدلہ بلکہ اپنے لاکھوں ساتھیوں کی شہادت کا بدلہ ظالم، مشرک، قابض بھارت سے سود سمیت وصول کریں گے۔ ان شاء اللہ

☆......☆......☆

ابھی بھی وقت ہے!!!

Nishtareqalam@gmail.com
نشترِ قلم
زبیر طیب

شوال رمضان کے بعد آنے والا مہینہ ہے، اس کی پہلی رات وہ ہوتی ہے جس میں عید کا چاند دکھائی دیتا ہے لہذا اس کا پہلا دن عید الفطر ہوتا ہے، شوال کی پہلی رات جسے عام طور پر چاندرات کہا جاتا ہے، جسے شاعروں نے ایک عشقیہ چیز بنا کر رکھ دیا ہے، یہ رات رمضان کے ختم ہوتے ہی شروع ہوتی ہے۔

اور اس رات میں جو کچھ کیا جاتا ہے اُسے دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ جو شیاطین رمضان میں باندھ دیئے گئے تھے وہ اپنی رہائی کا جشن کر رہے ہیں، گھر، گلیاں، کوچے، اور خاص طور پر بازار اِن کی کارروائیوں سے بھرے ہوئے نظر آنے لگتے ہیں، تقریباً ہر طرف موسیقی اور گانوں کی آوازیں بلند ہونے لگتی ہیں، بے پردگی کے مُظاہرے عام ہو جاتے ہیں، غیرت مند باپ، بھائی، بیٹے، شوہر اپنے گھر کی عورتوں کو مہندی لگوانے اور چوڑیاں پہنانے لے جاتے ہیں اور بڑے اطمینان سے اُن کے ہاتھوں کو غیر محرم مردوں کے ہاتھوں میں کھیلتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

اپنے ماحول اور معاشرے میں اور جہاں کہیں ہمارے بھائی بہنیں آباد ہیں وہاں اُن کی اکثریت کی چاندرات کی مشغولیات دیکھ کر تو یُوں لگتا ہے کہ وہ سب ہی شیاطین جو رمضان میں قید تھے، رمضان کے ختم ہوتے ہی اپنے پیروکاروں کو خُوب استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنے مُریدوں کے ذریعے اپنی قید میں گذرے ہوئے وقت کی کسر نکالتے ہیں۔

ہونا تو یہ چاہیے کہ نیا چاند دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگیوں میں ایک اور رمضان گُزارنے کی مُہلت دی، اور ایک اور عید مُیسر کی مگر اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے، کافروں کی نقالی میں اُن کے جیسے کام کیے جاتے ہیں، جیسا کہ آتش بازی، پٹاخے بازی، موسیقی کا شور، رقص وسرود کا اہتمام، وغیرہ، اُن لوگوں نے کرسمس کارڈ بھیجنے شروع کیے تو ہم نے عید کارڈ بنا لیے۔

کیا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مُبارک یاد نہیں کہ۔

''جس نے جس قوم کی نقالی کی وہ اُسی قوم میں سے ہے''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ عام ہے اور اس میں سے کسی چیز کو نکالنے کی کوئی گنجائش نہیں ، لہذا لباس، طرز رہائش، عادات واطوار، رسم ورواج ، کسی بھی معاملے میں کافروں کی نقالی کرنا جائز نہیں ، اپنی بُرائی کو اچھائی بنانے کے لیے اُسے اچھائی سے تبدیل کرنا ہوتا ہے، کوئی اچھا نام دینے سے وہ بُرائی اچھائی نہیں بنتی، ایسے کاموں میں اتنی فضول خرچی کی جاتی ہے کہ شیطان کا دل باغ باغ ہو جاتا ہوگا، اور کیوں نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَ کَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا''

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ (بنی اسرائیل، آیت 27)

لہذا اپنے بھائی بندوں کو اپنے راستے پر چلتے ہوئے دیکھ کر وہ شیاطین خوش ہوتے ہوں گے مزید خوشی اُن بدبختوں کو اُس وقت ہوتی ہوگی جب ایسے کاموں میں پیسے خرچنے والوں کی اکثریت اپنے اِرد گرد غریب مُسلمانوں کو نظر انداز کرتی ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ پیسہ غریب رشتہ داروں یا دیگر غریب مُسلمانوں پر خرچ کیا جاتا کہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں اچھی طرح شامل ہو سکتے، ہم میں سے کتنے ایسے ہیں جو اِن کاموں اور نئے کپڑوں کی خریداری پر تو بہت پیسہ خرچ کرتے ہیں، گویا کہ یہ کام عید کے فرائض یا سنت میں ہیں، لیکن فطرانہ دینا یا تو یاد ہی نہیں رہتا یا پھر بالکل آخری وقت میں جان چُھڑاتے ہوئے کسی کو بھی دے دیا جاتا ہے۔

آیئے ذرا اپنے اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ رمضان میں ہم نے کیا کیا ہے؟ اور ہمیں اُس کی برکتوں میں سے کیا مِلا ہے؟

کیا رمضان میں ہم نے صِرف بھوک پیاس ہی کاٹی ہے؟

کیا رمضان میں ہم نے اپنے نفس کو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تربیت دی ہے؟

کیا رمضان میں کیے گئے ہمارے وہ کام جنہیں ہم عِبادت سمجھ کر کرتے رہے ہیں اللہ نے قُبول کر لیے ہیں؟

اگر تو ہم رمضان کو رُخصت کرتے اور شوال کا استقبال کرتے ہوئے اُوپر بیان کی گئی یا اُن جیسی دیگر حرکات کے مُرتکب ہوتے ہیں تو ہمیں جان لینا چاہیئے کہ ہم نے صِرف بُھوک پیاس ہی کاٹی ہے، ہم نے اپنی زبان کی خواہشات کو توقتی طور پر روک لیا تھا مگر اپنے نفس کو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تربیت نہیں دی ، جو ٹوٹے پُھوٹے اعمال کیے گئے ہیں وہ قُبول نہیں ہوئے ، کیونکہ اگر وہ قُبول ہوئے ہوتے تو پھر ہم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتے ہوئے نظر نہ آتے بلکہ اُن کی تابع فرمانی کرتے ہوئے دِکھائی دیتے۔ لیکن افسوس...... پھر بھی اگر پشیمانی ہو جائے تو ان کے لئے ابھی وقت ہے۔

''قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۝ وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ'' (سورت الزُمر آیات 53، 54)

ترجمہ: (اے اللہ کے رسول میری طرف سے) کہوائے میرے وہ بندو! جنہوں نے (میری نافرمانی کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تُم اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو جاؤ بے شک اللہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف جُھک جاؤ اور اُس کی مُکمل فرمانبرداری کرو اِس سے پہلے کہ تُم پر عذاب آ جائے اور پھر تُمہاری کوئی مدد نہ کی جائے۔

آیئے اپنے رب کی طرف پلٹیں اور اُس کی تابع فرمانی کرنا شروع کر دیں جو نافرمانی کر چکے ہیں اُس سے توبہ کر لیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری غلطیاں، کوتاہیاں اور گناہ معاف فرمائے، ہمارے نیک اعمال قُبول فرمائے، ہماری زندگیاں اللہ اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں بسر ہوں اور اسی پر ہمارے خاتمے ہوں۔ آمین ثم آمین

کشمیر میں آزادی کی نئی لہر

محمد عاشر

آپ کو ڈر نہیں لگتا اس وقت سے جب آپکے بیٹے کو گولی لگے گی اور اس کی لاش گھر آئے گی؟ ہندوستان ٹائمز کی رپورٹر نے یہ سوال ایک مجاہد کے والد سے پوچھا تھا۔

کیا جرات مندانہ جواب اس شیر کے والد نے دیا کہ مجھے معلوم ہے میرا بیٹا جلد میرے پاس آنے والا ہے کیونکہ کشمیر میں ہر مجاہد کی ایورج لائف 7 سال ہے۔ میرا بیٹا 6 سال سے کشمیر کے جنگلوں میں بھارتی فوجوں کے ساتھ برسرپیکار ہے، میرے لیے بیٹا نہیں میرا دین ضروری ہے، پہلے اسلام پھر برہان، پہلے آزادی پھر برہان۔

یہ الفاظ کشمیر کے کمانڈر ** برہان مظفر وانی شہید ** کے والد کے ہیں۔

برہان وانی ترال کشمیر میں پیدا ہوا، اپنے سکول کے ایام کے دوران وہ اپنے بھائی کے ہمراہ ایک گراؤنڈ میں کرکٹ کھیل رہا تھا کہ بھارتی فوج کے چند سپاہیوں نے ان پر تشدد کیا۔ وادی کے ہر نوجوان کے دل میں بھارتی افواج کے خلاف نفرت کی چنگاری ہر وقت سلگتی رہتی ہے، بس کوئی ایک چھوٹا سا واقع اسے آتش فشاں بنانے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ برہان وانی کے لیے یہ تشدد ہی آتش فشاں ثابت ہوا۔ برہان محض 15 سال کی عمر میں سکول چھوڑ کر کشمیر کی چوٹیوں میں حزب المجاہدین کے ٹریننگ کیمپ میں پہنچ گیا۔ برہان نے ٹریننگ حاصل کی اور اسے ترال ریجن کا کمانڈر مقرر کر دیا گیا۔

برہان نے اپنے زندگی کے 6 سال مسلح جدوجہد میں گزارے، ان چھ سالوں میں برہان نے بیسیوں بھارتی فوجیوں کو جہنم واصل کیا برہان کے سر کی قیمت 10 لاکھ بھارتی روپے مقرر کی گئی تھی۔ برہان بیشتر بار بھارتی فوج کے گھیروں سے نکل کر ان کو کاری ضرب لگا چکا تھا۔

برہان نے سوشل میڈیا کو بے حد موثر طور پر استعمال کیا اور کشمیر کے نوجوانوں کو مسلح جدوجہد پر آمادہ کیا۔ بہت سے نوجوان برہان سے متاثر ہو کر مسلح جدوجہد کا حصہ بھی بنے۔ غالباً 6 ماہ پہلے ہی کی بات ہے جب برہان کے چھوٹے بھائی خالد وانی کو بھارتی فوج نے ایک جھوٹے مقابلے میں شہید کر دیا تھا۔ بھارتی فوج بار بار برہان سے زچ ہو کر اس کے اہل خانہ کو پریشان کرتی رہی تھی اور وہ اس حد تک گر گئے کہ برہان کو تکلیف پہنچانے کیلئے انہیں اس کے چھوٹے بھائی کو فیک انکاؤنٹر میں شہید کرنا پڑا۔

8 جولائی کی شام جموں کشمیر کے اننت ناگ ضلع کے ایک گاؤں کوکرناگ کو بھارتی فوج نے گھیر کر تلاشی شروع کی تو ایک گھر میں سے فوج پر فائرنگ کر دی گئی۔ فوج نے مجاہدین کی اطلاع پر گھیرا مزید تنگ کر کے آپریشن شروع کر دیا۔ آپریشن کے اختتام پر تین مجاہدوں کی شہادت کی خبر کشمیر بھر میں پھیل گئی۔ چند ہی منٹوں بعد اس بات کا انکشاف ہو گیا کہ شہید ہونے والے تین مجاہدین میں ''برہان مظفر وانی'' بھی شامل ہے۔

اس خبر کے ساتھ ہی کشمیر بھر کے عوام سڑکوں پر نکل آئے۔ مسجدوں سے آزادی کے نعرے گونجنے لگے۔ حریت نے کشمیر بھر میں ہڑتال کی کال دے دی اور بھارتی فوج نے کرفیو کا اعلان کر دیا۔ برہان کی نماز جنازہ کل دوپہر ترال میں ادا کر دی گئی ہے جبکہ 50 سے زائد مقامات پر غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ برہان کی نماز جنازہ میں تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی اور اسے کشمیر کی سب سے بڑی نماز جنازہ کہا جا رہا ہے۔ برہان کی نماز جنازہ میں پہاڑوں سے اتر کر مجاہدین نے بھی شرکت کی اور نماز جنازہ کے بعد ہوائی فائرنگ بھی کی تاکہ بھارتی افواج کو معلوم ہو سکے کہ برہان کے ساتھی اسکے اعزاز میں پہاڑوں سے اتر کر عام عوام میں موجود ہیں۔ دوسری طرف عوام اور بھارتی پولیس و فوج کی جھڑپیں کل رات سے جاری ہیں، ابھی تک ان جھڑپوں میں 9 کشمیری نوجوان شہید جبکہ 200 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ کشمیری نوجوانوں کے پتھراؤ سے تقریباً 90 پولیس والے زخمی جبکہ تین پولیس والے لاپتہ ہیں۔

رپورٹ کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں مجاہد کمانڈر برہان مظفر وانی اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کے تیسرے روز بھی وادی کشمیر میں بھارتی فورسز کی دہشت گرد کارروائیاں اور معصوم شہریوں کے قتل عام کا سلسلہ جاری رہا، ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے ہیں، ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے، مسلسل کرفیو کی وجہ سے لوگوں کو اشیائے ضروریہ کی شدید قلت کا سامنا ہے، کل جماعتی حریت کانفرنس نے آج منگل اور کل بدھ کو مکمل ہڑتال کی کال دیدی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق گزشتہ تین روز کے دوران پرامن مظاہرین پر بھارتی فورسز کی اندھا دھند فائرنگ سے 25 افراد شہید ہو گئے۔ مختلف مقامات پر مظاہرین اور بھارتی فورسز کے درمیان دن بھر جھڑپیں جاری رہیں اور سرینگر کے اسپتال زخمیوں سے بھر گئے۔ سرینگر کے علاقے بٹہ مالو میں اتوار کی شام کو بھارتی فورسز کی فائرنگ سے ایک شخص شہید ہوا۔ عینی شاہدین کے مطابق فورسز اہلکاروں نے شبیر احمد میر نامی شخص کا پیچھا کر کے اس کو نشانہ بنایا۔ بھارتی فورسز کی فائرنگ سے زخمی ہونے والا راجپورہ پلوامہ کا محمد الطاف راتھر زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گیا جبکہ نیوہ پلوامہ میں عرفان احمد ملک اور موہن پورہ شوپیان میں گلزار احمد پنڈت بھارتی فوج کی فائرنگ سے شہید ہوئے۔ لتر پلوامہ میں بھی بھارتی فورسز نے مظاہرین پر اندھا دھند فائرنگ کر کے فیاض احمد میر کو شہید اور متعدد دیگر شہریوں کو زخمی کر دیا۔ ادھر نیوہ، لاسی پورہ، راجپورہ، ہال، لتر، ٹہاب، تاچی باغ پانپور، دہال، سنگم، زینہ پورہ، کیموہ، یاری پورہ، بجی باغ کولگام، وانپلو، وار پورہ سوپور، تکی پورہ سوگام، لال پورہ کپوارہ، کاٹلی باغ بارہمولہ، آرم پورہ سوپور، تارزو، بٹہ مالو، خمر گاندربل، سویہ بگ بڈگام، میر گنڈ، شوپیان اور دیگر علاقوں میں بھارتی فورسز اور مظاہرین کے درمیان جھڑپیں جاری رہیں۔ لاسی پورہ پلوامہ میں پولیس کی ایک گاڑی اور اسلحہ و گولہ بارود نذر آتش کیا گیا۔ سنگم بجبہاڑہ کے نزدیک مظاہرین نے ایک پولیس گاڑی کو ڈرائیور سمیت دریائے جہلم میں پھینک دیا جس میں ایک پولیس اہلکار ہلاک ہو گیا۔ اس سے قبل ہفتے کو بارہ شہری شہید ہوئے تھے جبکہ دو روز کے دوران 450 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ وادی کشمیر کے ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے اور عملے کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئیں ہیں۔ کرفیو کی وجہ سے دوکانیں اور کاروباری ادارے بند ہونے اور لوگوں کے گھروں سے باہر نکلنے پر پابندی ہے جس کے باعث انہیں دودھ، آٹا، سبزی، گھی اور دیگر اشیائے خورد و نوش کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ لوگوں نے ٹیلی فون پر ذرائع ابلاغ کو شکایت کی کہ گزشتہ 2 دنوں سے وہ گھروں میں محصور ہیں اور انکے پاس خوراک کا ذخیرہ ختم ہو چکا ہے۔ کئی لوگوں نے کہا کہ بڑے اور بزرگ سختیاں برداشت کر سکتے ہیں لیکن شیر خوار بچوں کو دودھ اور غذا نہ ملنے کی وجہ سے سخت پریشانیاں لاحق ہیں۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ بیماروں کی ادویات بھی ختم ہو چکی ہیں جو ایک تشویشناک معاملہ ہے۔

کشمیری رہنماؤں کی جانب سے جاری ایک بیان میں بھارتی فوجیوں اور پولیس اہلکاروں کی اس کارروائی کو بدترین ریاستی دہشت گردی اور ننگی جارحیت اور بربریت قرار دیتے ہوئے اسکی شدید مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی فوجیوں نے جس طرح براہ راست فائرنگ کے ذریعے بے گناہ کشمیریوں کو شہید اور سینکڑوں کو زخمی کیا اس سے لگتا ہے کہ بھارت نے کشمیریوں کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے۔ برہان کی شہادت اور اس کے بعد پیش آنیوالے واقعات کے خلاف عوامی مزاحمت اور فقید المثال عوامی احتجاج کو مدنظر رکھتے ہوئے بھارت کو نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہئے اور اس حقیقت کا ادراک کر لینا چاہئے کہ کشمیری عوام بالادستی سے عبارت سیاست کاری کو کسی بھی طور قبول کرنے کیلئے تیار نہیں۔ بُرہان وانی اور انکے ساتھیوں کی شکل میں یہ 31ء کے شہداء کی چوتھی نسل ہے، جو مزاحمت کے اس سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ کشمیر کی نوجوان نسل آزادی کی نئی راہ پر چل پڑی ہے۔ جو بھارت کے لئے کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہیں۔

جناب بم تو نہیں مانگا!!!

زنداں کے مسافر
ابوجندل شفیق

ضروریات زندگی تو ہر ایک کو درکار، خواہ صاحب آزادی ہو یا کوئی قیدی، ایک بار ہمیں سوجھی کہ کیوں نہ جیل حکام سے سلائی مشین کا مطالبہ کیا جائے۔ [illegible]

پی کے سامنے وہ بھی دُم دبائے ہوئے تھے ہم نے ہمت کر کے اس سے کہہ دیا آپ نے مشین کے لئے بلایا تھا۔ [illegible]

اسلام میں عورت کے حقوق

امیر افضل اعوان

انسانیت کی فلاح اور خلق خدا کو راہ راست پر لانے کے لئے خالق کائنات نے ہر دور میں پیغمبر معبوث فرمائے تاکہ حق وباطل کے درمیان موجود فرق واضح ہو سکے اور جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتی بنی نوع انساں کو حق وسچ کی راہ دکھائی جائے، رب کائنات نے بسا اوقات ایک ایک قوم پر ایک ہی وقت میں ایک سے زائد انبیاء کرامؑ بھی بھجوائے مگر شیطانی وسوسوں کا آسان شکار یعنی حضرت انسان نے یہ مشکل تمام اپنی (ظاہری) آزادی کی قیمت پر راہ حق کو اپنایا، بہت قلیل تعداد نے دین حق اختیار کیا اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کی اور پھر ان کے بعد آنے والوں نے ان کی روش ترک کرتے ہوئے ان کی تعلیمات سے روگردانی کی اور اس جہان رنگ وبو کی لذتوں اور غفلت میں کھو گئے، اسلام سے قبل قوموں نے یہ بات نظر انداز کر دی تھی کہ مرد اور عورت دونوں آدمؑ کی اولاد اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ان کا ازدواجی تعلق انسانی تمدن کی بنیاد ہے، باوجود اس کہ ہر نبیؑ نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق نسل آدم کو انسانیت کی فلاح واحترام کا درس دیا مگر انبیاء کرامؑ کے دنیا سے پردہ کر لینے کے بعد شیطانی وسوسوں کے باعث انسان نے درس ہدایت کو فراموش کر دینا معمول بنا لیا یہی وجہ ہے کہ ظہور اسلام سے پہلے صورتحال بہت دگرگوں تھی، یہاں خواتین کے ساتھ ناز یبا رویے معمول تھے بلکہ لڑکی کی پیدائش کو منحوس تصور کیا جاتا تھا اور لڑکی کو اس کی پیدائش پر زندہ گاڑ دینا شان اور فخر کی بات سمجھی جاتی تھی، یہاں تک کہ بیوی بیٹی اور ماں سمیت کسی بھی رشتے میں بنت حوا کو نہ تو اطمینان وسکون حاصل تھا اور نہ ہی عزت وتوقیر اس کا حق سمجھا جاتا تھا، الغرض ظہور اسلام سے قبل عورت کا درجہ بہت پست تھا اس کی کوئی ذاتی حیثیت نہیں تھی وہ زندگی کے ہر پہلو میں مردوں کی محکوم اور دست نگر تھی، ایسے حالات میں رحمت اللعالمین ﷺ دو جہانوں کے لئے سراپا رحمت بن کر آئے ان کیلئے دور رس اصلاحات کیں اور دنیا کو درس دیا کہ کس طرح مصروفیات کے باوجود ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنایا جا سکتا ہے، اسلام پہلا مذہب ہے جس نے عورت کا درجہ بلند کیا، بیوی کو شوہر کا رفیق زندگی بنایا اور ماؤں کے قدموں تلے جنت رکھی۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی معاشرتی تعلیمات کا بنیادی عنصر عورتوں کا احترام تھا، آپ ﷺ نے عین شباب میں ڈھلتی ہوئی عمر کی بیوہ خاتون سے شادی کی، جو تاریخ میں ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے نام سے یاد کی جاتی ہیں ان کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی جانور ذبح کرتے تو ان کی ہم نشین عورتوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کے ہاں گوشت بھجوایا کرتے تھے، حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کو ''ام المومنین'' کہنا ہی ثابت کرتا ہے کہ عورت کے رشتہ کو کس قدر تقدس دیا گیا ہے، اسلام نے زندگی کے ہر، ہر شعبہ میں توازن برقرار رکھتے ہوئے عورتوں کے مردوں پر حق کو بھی واضح کر دیا گیا ہے، اسلام کا عورت کو دوسرا عطیہ مساوات ہے، قرآن پاک میں ارشاد ہے '' مرد عورتوں پر محافظ ونگران ہیں، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے عورت پر مردوں کو فضیلت دی ہے کہ وہ اپنے اموال میں سے (عورتوں کی ضرورت وآرام کیلئے) خرچ کرتے ہیں، عربی میں کسی چیز کی ضروریات مہیا کرنیوالے، حفاظت کرنے والے اور اس کی اصلاح کرنی والے ذمہ دار کو ''قوام'' کہا جاتا ہے جیسے ہر قوم کا ایک کمانڈر اور ہر مملکت کا ایک فرماں روں ہوتا ہے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ذمہ داری کس کو سونپی جائے اور اس بار گراں کو اٹھانے کی صلاحیت کس میں موجود ہے اس کے دو ہی امیدوار ہیں شوہر اور بیوی، قرآن کریم نے مرد کو اس ذمہ داری کا اہل قرار دیا ہے اور ساتھ ہی وجہ بھی بتا دی کہ اس میں دو خوبیاں ہیں، پہلی یہ کہ مرد اپنی جسمانی قوت، معاملہ فہمی اور دور اندیشی میں بلاشبہ عورت سے بڑھا ہوا ہے، اور مرد کی دوسری خوبی یہ ہے کہ بیوی بچوں کے جملہ اخراجات اور ان کے آرام وحفاظت کی تمام تر ذمہ داری اس پر عائد ہے، اس لئے اپنی فطری وکسبی برتری کے باعث مرد ہی اس امر کا مستحق ہے کہ وہ گھر کی ریاست کا امیر ہو، کوئی کج فہم یہ ہرگز نہ سمجھے کہ عورت کے گلے میں مرد کی غلامی کا طوق ڈالا جا رہا ہے، نہیں ان انتظامی امور کے علاوہ عورت کے اپنے حقوق ہیں جو مرد پر ایسے ہی واجب ہیں جیسے مرد کے حقوق عورت کے ذمہ واجب ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں کہا گیا، اور ان کے بھی حقوق ہیں (مردوں پر) جیسے مردوں کے ان پر ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو مقام اسلام نے عورت کو بخشا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی، یہاں عورت کی غلامی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اللہ کی نگاہ کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں (ترجمہ) مردوں کیلئے ان کی کمائی سے حصہ اور عورتوں کیلئے ان کی کمائی سے حصہ ہے، اسلام نے عورت کو بحیثیت بیوی، بہت سے حقوق عطا کیے ہیں، جن میں احسن معاشرت، تفریح ودل بستگی کے جائز مواقع فراہم کرنا، معاشی تحفظ اور ازدواجی معاملات میں عدل وتوازن نمایاں ہیں، احسن معاشرت کے لئے نکاح کی صورت میں میاں بیوی کے درمیان عہد ہوتا ہے کہ وہ احکام الٰہی کے تحت خوشگوار تعلق رکھیں گے، قرآن کریم میں مردوں کو اس طرح اس معاہدہ کی یاددہانی کرائی گئی ہے، ترجمہ: ''وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں''۔ مردوں کو مزید اس کی بھی تاکید کی گئی کہ ''اور (عورتوں کیساتھ) اچھے طریقے سے زندگی بسر کرو۔''

محسن کائنات حضرت محمد ﷺ نے اس حوالہ سے بڑے واضح انداز میں خواتین کے حقوق کے بارے میں وضاحت فرمائی ہے، ''تم میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں گے اور تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کا سلوک اپنی اہلیہ کیساتھ سب سے اچھا ہو''۔ مزید اس ضمن میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے: ''کوئی مسلمان اپنی بیوی سے نفرت نہ کرے، اگر کوئی ایک عادت پسند نہ ہو تو دوسری عادتیں پسندیدہ ہوں گی، مثلاً اگر کوئی عورت خوبصورت نہیں یا اس میں کوئی اور خامی ہے تو اس وجہ سے قطع تعلق نہ کرے یا ہو سکتا ہے کہ بیوی جھگڑالو یا بدصورت ہو تو ممکن ہے وہ اولاد ایسی دے جو اس شخص کی عزت میں اضافے کا سبب بنے، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''شوہر بلاوجہ بیوی کو طلاق نہ دے'' اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''ناپسندیدہ ترین جائز کام اللہ تعالیٰ کے قریب طلاق ہے''۔

بیوی کیساتھ رسول اکرم ﷺ کے لطف و مدارت کا اندازہ آپ ﷺ کی گھریلو زندگی سے ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ ہر روز اپنی تمام ازواج مطہرات کے گھروں میں، جو قریب قریب تھے تشریف لے جاتے ہر ایک کے پاس کچھ دیر قیام فرماتے، جب اس بیوی کا گھر آ جاتا جن کے ہاں قیام کی باری ہوتی تو رات کو وہیں قیام فرماتے۔ آپ ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہؓ عمر میں آپ ﷺ سے پندرہ سال بڑی تھیں۔ آپ ﷺ کو ان سے بہت زیادہ محبت تھی ان کی زندگی میں آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی۔

تفریح و دل بستگی کے حوالہ سے اسلام میں بیوی کے ساتھ بہتر تعلقات کو بنیاد بناتے ہوئے اچھے سلوک کا درس دیا گیا، ازدواجی رشتوں کو استوار کرنے کیلئے اور خانگی زندگی کو پرمسرت بنانے کیلئے یہ بات بھی ناگزیر ہے کہ شوہر بیوی کیلئے تفریح کا مناسب سامان بھی فراہم کرے، احادیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑ لگائی تو ایک بار حضرت عائشہؓ حضور اکرم ﷺ سے آگے نکل گئیں اور دوسری بار حضور اکرم ﷺ دوڑ میں آگے نکل گئے، ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے عید کے موقع پر گھر کی دیوار کی اوٹ سے حضرت عائشہؓ کو صحابہؓ کی جنگی ورزش کا منظر بھی دکھایا تھا، سرور کائنات اپنی ازواج کی دل جوئی کے علاوہ ان کے گھریلو کام کاج میں بھی تعاون فرماتے تھے، اپنی پوشاک خود دھوتے، پیوند لگانا ہوتا تو خود اپنے ہاتھوں سے پیوند لگاتے۔ معاشرتی نظام، گھر کا کام چلانے کیلئے سرمایہ کا بندوبست کرنا بھی مرد کی ذمہ داری ہے، عورت کی ذمہ داری یہ ہے کہ خوش اسلوبی سے گھر کا بندوبست کرے، اس سلسلہ میں ایک حدیث ہے، ''تم میں سے ہر ایک اپنی رعایا کا نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نسبت باز پرس ہوگی، مرد اپنی بیوی کا رکھوالا ہے اور اس سے اس کے متعلق احتساب ہوگا اور بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اس سے اس کے متعلق احتساب ہوگا۔'' رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے''۔ اسی طرح ایک صحابیؓ نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ کسی شخص کی بیوی کا اس کے شوہر پر کیا حق ہے؟'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس کا حق یہ ہے کہ جب تو کھائے تو اسے کھلائے اور جب تو پہنے تو اسے پہنائے، اس کے چہرے پر نہ مارے، اس کیلئے بدعا کے الفاظ نہ نکالے، اور اگر اس سے ترک تعلق کرے تو صرف گھر میں کرے۔''

نظام زندگی چلانے کے لئے عدل ومساوات کی اہمیت سے کسی بھی طرح انکار ممکن نہ ہے اور عدل انسان کا بنیادی تقاضہ ہے، اسے ازدواجی تعلقات میں جاری رکھنا چاہیے، عورت کا حق یہ ہے کہ مرد اس کیساتھ مکمل مساوات کرے، عدل ومساوات کا یہ مطلب نہیں کہ مرد کھدر پہنے تو عورت بھی یہی کپڑا پہنے، بلکہ عدل یہ ہے کہ مرد وہ کپڑا پہنے جو عام آدمی پہنتا ہے اور عورت وہ لباس اختیار کرے جو عام عورت پہنتی ہے، مرد کو موٹا اور حتی المقدور سفید لباس پہننا چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام کر دیا گیا ہے، لیکن عورتوں پر نہیں۔ عورت کیلئے ریشم اور سونے کا استعمال جائز ہے''۔ لازم نہیں خاوند کی اقتصادی حالت کے مطابق ہی عورت کا معیار لباس یا زیور ہونا چاہیے، خاوند کو چاہیے کہ بیوی کیساتھ تمام امور معاشرت میں عدل ومساوات جاری رکھے، درس اسلام کو نظر انداز کرتے ہوئے آج ہمارے گھروں میں عورت کو اس کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے اور بسا اوقات دور جہالت کا سا سلوک روا رکھا جاتا ہے جو کہ کسی بھی طرح درست نہ ہے، امت مسلمہ کو چاہیے کہ خواتین کے حقوق کے حوالہ سے اپنے رویوں میں بہتری لائے کیوں کہ عورت کو اس کے حقوق سے سرفراز کر کے ہی ایک مستحسن معاشرہ کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔

☆......☆......☆

شوق شہادت واقعات کے آئینے میں

163

فاتح نہاوند (قسط دوم)

محمد عبیدالرحمٰن
muftiubaid313@gmail.com

حضرت نعمان بن مقرّن المزنی شہید رضی اللہ عنہ

قادسیہ سے مدائن تک چالیس میل کی مسافت تھی۔ اسلام کے یہ سفیر گھوڑا اڑاتے ہوئے مدائن پہنچے تو ان کی وضع قطع دیکھ کر اہل مدائن پر حیرت طاری ہوگئی۔ ستے ہوئے چہرے، کندھوں پر یمنی چادریں، پاؤں میں موزے، ہاتھوں میں کوڑے اور رانوں کے نیچے دبلے پتلے عربی گھوڑے جو بار بار زمین پر ٹاپیں مارتے تھے۔ یزدجر نے اس وفد سے ملاقات کے لئے بڑے ساز وسامان سے دربار سجایا۔ اہل وفد اپنی سادہ وضع میں بے باکانہ شاہی دربار میں داخل ہوئے۔ یزدجر نے بڑے متکبرانہ لہجے میں ان سے پوچھا:

تم اس ملک میں کیوں آئے؟ کیا یہ جرأت تمہیں اس لئے ہوئی کہ ہم آپس کے جھگڑوں میں مصروف ہیں؟

قائد وفد حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ جواب دینے کے لئے آگے بڑھے اور نہایت بلیغ انداز میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور آپ ﷺ کی تعلیمات کا ذکر کر کے کسریٰ کو اسلام کی دعوت دی۔ اس کے بعد فرمایا:

''اگر اس دعوت سے انکار ہے تو جزیہ دینا قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار ہے تو پھر ہمارے تمہارے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی۔''

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر یزدجر بھڑک اٹھا اور اس نے کہا:

''تم بھول گئے ہو کہ دنیا میں تم سے زیادہ بدبخت، ذلیل اور خستہ حال کوئی قوم نہ تھی۔ جب کبھی تم سرکشی کرتے تھے تو ہم سرحدی بستیوں کے رئیسوں کو حکم بھیج دیتے تھے اور وہ تمہارے کس بل نکال دیتے تھے۔ اگر تم قحط سالی اور افلاس کی وجہ سے یہاں آنے پر مجبور ہوئے ہو تو ہم خشک سالی دور ہونے تک تمہارے کھانے پینے کا انتظام کیے دیتے ہیں۔ ہم تمہارے سرداروں کی عزت کریں گے، تمہیں کپڑے پہنائیں گے اور تم پر ایسا شخص حاکم مقرر کریں گے جو تمہارے ساتھ شفقت اور مہربانی سے پیش آئے۔''

سفارت میں حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ یزدجر کی باتیں سن کر ان سے ضبط نہ ہوسکا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور کہا:

''اے بادشاہ! یہ لوگ (اہل وفد) عرب کے شرفاء ہیں اور اپنے حلم و وقار کی وجہ سے بسیار گوئی سے اجتناب کرتے ہیں۔ انہوں نے کچھ باتیں نہیں کہی ہیں، میں ان کو بیان کرتا ہوں، جو کچھ تم نے ہماری بابت کہا وہ سچ ہے۔ ہم ایسے ہی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک پیغمبر بھیجا جو حسب ونسب میں ہم سے ممتاز تھا۔ اس نے ہمیں حکم دیا کہ دین اسلام کو تمام دنیا کے سامنے پیش کردو جو لوگ اسلام قبول کرلیں ان کے حقوق وہی ہونگے جو مسلمانوں کے ہیں۔ جو اسلام قبول نہ کریں لیکن جزیہ دینے پر راضی ہوجائیں وہ اسلام کی حفاظت میں ہونگے اور جو دونوں باتیں قبول نہ کریں ان کے لئے تلوار ہے۔''

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر یزدجر غصہ سے بے تاب ہوگیا اور کہا:

''اگر قاصدوں کا قتل خلاف اصول نہ ہوتا تو میں تمہارے سر قلم کرادیتا، جاؤ تمہارے لئے میرے پاس مٹی اور دھول کے سوا کچھ نہیں......''

پھر اس نے مٹی کا ایک ٹوکرا منگوایا اور اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ ان میں جو سب سے زیادہ معزز ہو، یہ ٹوکرہ اس کے سر پر رکھ دو اور ان سب کو یہاں سے چلتا کردو۔''

ساتھ ہی اس نے ارکان وفد سے کہا:

''جاؤ اور اپنے سردار سے کہہ دو کہ میں تمہاری سرکوبی کے لئے رستم کو بھیج رہا ہوں وہ تم سب کو قادسیہ کی خندق میں دفن کردے گا۔''

اراکین وفد یزدجر کی دھمکی سے بالکل مرعوب نہ ہوئے، البتہ حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر مٹی کا ٹوکرا خوشی خوشی اپنے سر پر رکھ لیا، پھر سب ارکین وفد گھوڑے اڑاتے ہوئے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس قادسیہ پہنچ گئے اور مبارک دی کہ دشمن نے خود اپنی مٹی ہم کو دے دی۔

ادھر رستم کی فوجیں ساباط سے بڑھ کر قادسیہ میں اسلامی لشکر کے سامنے خیمہ زن ہوئیں۔ رستم کی خواہش پر حضرت سعد نے گفت وشنید کے لئے دو تین سفارتیں بھیجیں، لیکن صلح و آشتی کی بیل منڈھے نہ چڑھ سکی اور جنگ کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ آخری سفارت کی واپسی کے تیسرے دن دونوں فوجیں ایک دوسرے کے سامنے صف آرا ہوئیں اور پھر تین دن اور ایک رات وہ گھمسان کا رن پڑا کہ الاماں والحفیظ۔

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ اس ہولناک لڑائی میں شروع سے آخیر تک سربکف ہوکر لڑے اور اپنی بے خوفی اور شجاعت کی دھاک بٹھادی۔ بالآخر مسلمانوں کی قوت ایمانی نے ایرانیوں کی مہیب طاغوتی قوت کو کرشکن شکست دی۔ رستم سمیت ان کے ہزار ہا جنگ جو میدان جنگ میں کام آئے اور تخت کسریٰ کی بنیادیں ہل گئیں۔ قادسیہ کے فتح کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر ایران کے پایہ تخت مدائن پر قبضہ کرلیا اور پھر جلولاء اور حلوان کی تسخیر کے ساتھ عراق عرب کی فتوحات اپنی انتہا کو پہنچ گئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ۱۶ھ میں کوفہ آباد کیا تو حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ کوفہ چلے گئے۔

۱۷ہجری میں بصرہ کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خوزستان پر لشکر کشی کی اور اہواز، مناذر، سوس اور رامہرمز کو مسخر کرتے ہوئے شوشتر (تستر) کی طرف بڑھے جو خوزستان کا صدر مقام تھا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایرانیوں کے ایک بہت بڑے لشکر نے شوستر میں زبردست جنگی تیاری کر رکھی ہے اور ان کی قیادت ایران کا ایک نامور سردار ہرمزان کر رہا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ زیادہ جمعیت نہیں تھی، اس لئے انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط بھیج کر مدد کی درخواست کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ خط ملتے ہی والیٔ کوفہ کے نام حکم بھیجا کہ نعمان بن مقرن کو ایک ہزار مجاہدین کے ساتھ ابوموسیٰ کی مدد کے لئے بھیجیں۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ ایک ہزار سواروں کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور شوستر کی تسخیر میں ان کے پہلو بہ پہلو حصہ لیا۔

بعض روایتوں میں ہے کہ خوزستان کے شہر رامہرمز اور ایزج حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح ہوئے۔

خوزستان پر مسلمانوں کے استیلاء نے ایرانیوں کو سخت مشتعل کردیا۔ یزدجر نے مصمم ارادہ کرلیا کہ وہ اپنے تمام وسائل بروئے کار لاکر عربوں کو اپنے ملک سے نکال دے گا۔ چنانچہ اس نے تمام صوبوں میں قاصد دوڑا دیے اور وہاں کے گورنروں کو حکم دیا کہ اپنی فوجیں اہل عرب کے مقابلے کے لئے روانہ کریں۔ اس طرح طبرستان، جرجان، نہاوند، رے، اصفہان، ہمدان اور خراسان وغیرہ تمام صوبوں میں طلاطم برپا ہوگیا اور ڈیڑھ لاکھ [illegible] یزدجر نے ایک آزمودہ کار ایرانی جرنیل فیروزان (بروایت دیگر مردان شاہ پسر ہرمز) کو اس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا۔ وہ بڑے کروفر اور ساز و سامان کے ساتھ نہاوند پہنچا جو عراق عجم کا ایک بہت بڑا شہر تھا اور حلوان سے نوے میل جانب شرق اور ہمدان سے تیس میل جانب غرب کوہ الوند کے دامن میں واقع تھا۔ دفاعی لحاظ سے یہ شہر اپنی مثال آپ تھا۔ شہر کے اردگرد ایک مظبوط فصیل تھی اور وسط شہر میں ایک مستحکم قلعہ تھا جس کی بلند اور مضبوط فصیلیں شہر کی حفاظت کی ضامن تھیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایرانیوں کے ٹڈی دل اجتماع کی خبر ملی تو انہوں نے مدینہ منورہ میں موجود تمام اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا۔ تمام صحابہ نے اپنی اپنی رائے دی۔ ان میں ایک تجویز یہ بھی تھی کہ کوفہ، بصرہ، شام اور یمن وغیرہ کے گورنر اپنی اپنی فوجیں لے کر نہاوند پہنچ جائیں اور خود امیر المؤمنین مدینہ سے فوج لیکر روانہ ہوں لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سب کے برعکس رائے دی کہ نہ امیر المؤمنین مدینہ سے ہلیں اور نہ گورنر اپنی تمام فوجیں روانہ کریں بلکہ ان کا صرف ایک ایک ثلث روانہ کردیں۔ سب نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ اسلامی لشکر کا سپہ سالار کون ہو۔ لوگ ہر طرف خیال دوڑاتے تھے لیکن یہ فیصلہ نہ کر پاتے تھے کہ ایسی بڑی مہم کی قیادت کون کرسکتا ہے، جو اصحاب اس کے اہل تھے وہ دوسری مہمات پر مامور تھے۔ بالآخر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بخدا میں کل ایک ایسے شخص کو اس مہم کا سپہ سالار مقرر کروں گا جو دشمنوں کے نیزوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔''

(الاخبار الطوال، ابوحنیفہ دینوری)

دوسرے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ میں نعمان بن مقرن کو اس مہم کا قائد بناتا ہوں۔ سب لوگوں نے اس کی تائید کی اور کہا [illegible] استقلال وتحمل سے کام لیتے تھے اور جب تک اچھی طرح موقع محل نہ دیکھ لیتے تھے، جلد بازی کو مصلحت جنگ کے خلاف سمجھتے تھے۔

جس وقت مدینہ منورہ میں یہ کاروائی ہو رہی تھی، حضرت نعمان بن مقرن کہاں تھے۔ اس کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ وہ خوزستان میں کئی اہم فتوحات حاصل کر کے دم لے رہے تھے اور حلوان میں مقیم تھے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انہیں کسکر کا عامل خراج مقرر کیا تھا اور وہ اس وقت اسی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ طبریؒ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک شکایتی خط لکھا کہ ''میری اور منصب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نوجوان کے پہلو میں کوئی فاحشہ عورت ہو، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے اس کام سے سبکدوش کر کے مسلمانوں کے کسی لشکر میں جہاد فی سبیل اللہ کے لیے بھیج دیں......''

اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعدؓ کو خط لکھا کہ ''نعمان نے مجھے لکھا ہے کہ تم نے اسے تحصیل خراج کا کام سونپا ہے جو اسے ناپسند ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں جہاد کی تڑپ ہے، لہٰذا اسے اس وقت کی سب سے اہم مہم نہاوند کا سپہ سالار بنا کر بھیجو۔''

لیکن خورشید احمد فاروق نے اپنی کتاب ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط'' میں لکھا ہے کہ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ خوزستان کی مہم پر جانے سے پہلے کسکر کے محصل لگان تھے۔ وہاں سے وہ خوزستان کے جہاد پر گئے اور ابھی وہیں مقیم تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں نہاوند کی مہم کا سپہ سالار مقرر کیا۔

(جاری ہے)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

قصیدہ تہنیت و تبریک بجناب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب

اے پاکستان فخر کن برقیادت مفتی اعظم
کہ در سرحد مسلم شد وزارت مفتی اعظم
چمن ویران شد آباد بلبل ہائے درغوغا
سرایاں نغمہ شیریں بسیاست مفتی اعظم
مجاہد بے مثال وعالم جید بلا ریب
مقرر شد یار ودشمن با دیانت مفتی اعظم
کند پامال ورزیدہ ہاتان سامراجیت
کہ مثل غزنوی است ایں شجاعت مفتی اعظم
زجاہ وشوکت قائد فرنگی دیو شہ ہارب
ندارد ہرگز آں تاب جلالت مفتی اعظم
درخشاں شد نجم بر اوج فلک جمعیت را
امارت حافظ القرآن قیادت مفتی اعظم
الٰہی کار محمود بگرداں جملہ محبوبت
شود منظور ظہرہ صداقت مفتی اعظم

باب الفیض

7

(تصوف کے موضوع پر ایک مستند اور اہم کتاب ''باب الفیض''، جس کے مصنف فاضل دار العلوم دیوبند مرشدنا و مولانا صاحبزادہ ابوالفیض محمد امیر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں، اس کتاب کو قارئین کے استفادے کے لیے یہاں مستقل قسط وار شروع کیا جا رہا ہے۔
کتاب سے پہلے مصنف کے تعارف کے طور پر درج ذیل مضمون ان کے خلیفہ اجل اور خادم خاص حضرت مولانا محمد اشرف بالاکوٹی صاحب (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن) نے تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون کی تکمیل کے بعد اصل کتاب یہاں پیش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ)

حضرت مولانا حاجیؒ نے سالکین کی مختلف قسمیں تحریر فرمائی ہیں جن سے سلوک کی وضاحت ہوتی ہے۔

(۱) وہ واصلان حق جو بارہ گاہ الٰہی کی حضوری کے بعد خدمت خلق کے لئے مخلوق کی جانب رجوع ہوتے ہیں۔

(۲) وہ واصلان حق جو عالم استغراق میں مشاہدہ وصفات الٰہی سے لذت اندوز ہوتے ہیں اور مخلوق سے علیحدہ رہتے ہیں۔

(۳) بعض ایسے واصلان حق ہیں جن سے دنیا میں ظہور کرامات ہوا ہے۔

(۴) بعض ایسے بھی ہیں جو واصلان حق تو ہیں لیکن ان سے ظہور کرامات نہیں ہوا۔

ظہور کرامات اولیاء اللہ اور واصلان حق کے لئے لازم نہیں ہے۔ بلکہ صحیح علامت ولی کی یہ ہے کہ وہ سنت کا پابند ہو۔ ظہور کرامت ولی کے اپنے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ جب چاہے اسے ظاہر کردے بلکہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے جب خدا تعالیٰ چاہیں اس ولی سے کسی کرامت کا ظہور ہوجائے اور جب نہ چاہیں تو نہ ہو جیسا کہ معجزہ نبی کے اپنے اختیار میں نہیں ہے یہ بھی خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے جب چاہے کسی نبی علیہ السلام سے معجزات کا ظہور ہو جائے اور جب نہ چاہیں تو نہ ہو۔

احادیث مبارکہ کی کتب اور قرآن حکیم سے یہ ورثہ ہم کو ملا ہے نبی (علیہ السلام) کے ہاتھ پر خلاف عادت امر ظاہر ہو تو اس کو معجزہ کہا جاتا ہے، یہی خلاف عادت امر ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو کرامت کہلاتا ہے۔ معجزہ نبی (علیہ السلام) کی نبوت کا شاہد ہوتا ہے اور کرامت ولی کی ولایت کا گواہ۔

ظاہر بات ہے کہ گواہوں کی ہر وقت ضرورت پیش نہیں آتی کوئی انسان جب مورد الزام بنے تو صفائی کے لیے گواہ پیش کرتا ہے اور یہ بھی قاعدہ اور دستور کی بات ہے کہ ملازم اگر سرکاری ہو تو صفائی پیش کرنا اس کے ذمہ نہیں ہوتا جس حکومت کا وہ ملازم ہوتا ہے وہی اس کی بریت کا اعلان واظہار کرتی ہے۔ ایسی صورت میں مقدمہ سرکاری ہوجاتا ہے گواہ حکومت کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ جس کا واضح طور پر یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہماری نیابت کے فرائض سرانجام دینے والے پر جو الزام لگایا گیا ہے وہ غلط ہے، اس کا دامن ان آلودگیوں سے پاک ہے۔ سرکاری ملازم کو جھٹلانا آسان نہیں ہوتا، انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی صداقت کو جو لوگ مشتبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی ذات کو متہم کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کردیتے ہیں تو غیرت حق جوش میں آجاتی ہے اور ان کی صداقت کو واضح کرنے کے لئے غیب سے اسباب پیدا کر دیتی ہے، ان ہی اسباب کو ربانی شاہدوں کی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور یہی شاہد معجزہ اور کرامت کہلاتے ہیں۔ سرکاری ملازم خواہ کتنا ہی محترم ومکرم کیوں نہ ہو اور اسے حکومت کی نگاہ میں کتنا ہی اونچا مقام حاصل کیوں نہ ہو وہ ہمہ وقت پیش نہیں کرسکتا۔ گواہوں کا پیش کرنا اس کے بس میں نہیں ہوتا، یہ سرکاری کام ہے حکومت جب چاہے گواہ پیش کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام ہمہ وقت محیر العقول کارنامے نہیں دکھاتے اور نہ ہی انہیں اس کا اختیار دیا گیا ہے۔ ان پر جب زد پڑتی ہے تو سرکاری گواہ معجزہ اور کرامت کی صورت میں خود باخود سامنے آجاتے ہیں اور دشمن کے تمام منصوبوں کو باطل کر کے رکھ دیتے ہیں۔ مقربین بارگاہ خداوندی خواہ وہ نبی علیہ السلام ہوں یا ولی، معجزہ اور کرامت دکھانے کی آرزو نہیں رکھتے اور نہ ہی معجزات اور کرامات کے بعد اتراتے ہیں۔ وہ اس تائید ربانی کو اپنے حق میں نعمت جان کر عجز وانکساری کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

جو مدعی کشف وکرامت بار بار لوگوں کے سامنے اپنے کشف وکرامات کا ذکر کرے اور دنیا میں یہ ڈھنڈورہ پیٹے کہ میرے ہاتھ پر فلاں کرامت کا ظہور ہوا ہے۔ میں کشف کا مالک ہوں۔ وہ ولی نہیں ہوتا بلکہ بہروپیا اور مسخرہ ہوتا ہے۔ خدا کا مقرب اور نمائندہ نہیں ہوتا مزہ تو تب ہے کہ زبان خاموش ہوں اور کرامات بولیں۔

اسمائے الٰہیہ کی تقسیم

حضرات عارفین نے اسمائے الٰہیہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

(۱) اسمائے الٰہیہ جلالی (۲) اسمائے الٰہیہ جمالی۔

جو اسمائے الٰہیہ غلبہ، قہر، سزا وعذاب کے معانی اور اثرات کے حامل ہیں جیسے قہار و جبار وغیرہ وہ کل اسماء جلالی کہلاتے ہیں اور جو رأفت و رحمت فضل وکرم کے مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں وہ سب نام جمالی ہیں جیسے رؤف، رحیم، رحمٰن، کریم وغیرہ۔

حضرات صوفیاء کرام کی تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کل مخلوق اللہ تعالیٰ کے کسی نہ کسی نام کی مظہر ہے۔ مخلوق ایک آئینہ ہے اور اللہ تعالیٰ آئینہ دار ہے۔ جس طرح اسمائے الٰہیہ بعض جلالی ہیں اور بعض جمالی اسی طرح مخلوقات میں بھی بعض مخلوق جلالی ہے اور بعض جمالی۔ شیر اور درندے جانور وغیرہ جلالی ہیں۔ ملائکہ اور نفع بخش حیوانات و اشجار پھول وغیرہ جمالی ہیں۔ اسمائے جلالی کی تاثیر خوف و دہشت اور سراسیمگی ہے اور جمالی ناموں کا اثر امید ورجاء اور اطمینان قلب ہے۔ صفت جلال کو سن کر انسان پتے کی طرح کانپنے لگتا ہے اور صفت جمال کو سن کر ایسا سکون اور اطمینان حاصل کرلیتا ہے جیسے کوئی بچہ ماں کی گود میں پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ کی جلالی اور جمالی شانوں کا ظہور جب عام مخلوق میں ہوتا ہے تو اس کو مظہر جمالی یا جلالی کہا جاتا ہے اور جب کلام خداوندی میں یہ دونوں شانیں جلوہ گر ہوتیں ہیں (خواہ اسم الٰہی کے ذریعہ سے ہوں یا کلام الٰہی کے مضمون کے ذریعہ سے) تو اس کو ترغیب وترہیب یا بشارت وانداز سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جنت واہل جنت یا نعمائے اہل جنت کا ذکر ترغیب ہے اور جہنم اہل جہنم اور عذاب جہنم کا ذکر ترہیب ہے۔ انعام واحسان کا ذکر ترغیب ہے اور پستی وزوال کا ذکر ترہیب ہے۔ مضامین شکر ترغیب ہیں اور مضامین صبر ترہیب ہیں۔

ہر نئے سال کا شروع اسمائے الٰہیہ کے جلال یا جمال کا اثر انداز ہوتا ہے۔ جس سال پیدائش زیادہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام خالق کا اثر انداز ہے۔ جس سال موت زیادہ ہو وہ سال اللہ تعالیٰ کے ممیت نام کا اثر انداز ہے۔ جس سال لڑائی جنگ وجدال ہو وہ سال اللہ تعالیٰ کے قہار نام کا اثر انداز ہے پس ہر سال یا تو جلالی ہوگا یا جمالی ہوگا ترغیبی ہوگا یا ترہیبی ہوگا۔

اذالمرء لم یلبس ثیابا من التقیٰ
تقلب عریانا وان کان کاسیا

(ترجمہ) جب انسان تقویٰ کا لباس نہ پہنے۔ گناہوں سے نہ بچے تو کپڑا پہنے ہوئے بھی ننگا ہے۔

وان لبس الثوب التقیٰ الرجل
تقلب مستورا وان کان عاریاً

(ترجمہ) اگر کوئی پاکیزہ انسان تقویٰ کے لباس سے مزین ہو تو وہ مسکینی اور مفلسی کی حالت میں ننگا ہوتے ہوئے بھی کپڑا پہنے ہوئے اور معزز شمار ہوتا ہے۔

الہام وحی اور کشف

الہام ایک القاء یعنی کسی چیز کے ڈالنے کا نام ہے۔ دوسرے کے دل میں بطریق فیض کے جس میں کسب کو مجال نہیں ہے۔ الہام میں فرشتہ کا واسطہ نہیں ہوتا اور وحی میں فرشتہ کا واسطہ ہوتا ہے۔ وحی میں فرشتہ حاضر ہوتا ہے اور صاحب وحی اس کو دیکھتا ہے اور اس کا کلام سنتا ہے اور الہام میں یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوتیں۔

وحی کشف صوری ہے اور الہام کشف معنوی ہے۔ وحی خواص نبوت سے ہے اور الہام خواص ولایت سے ہے۔ وحی غیر کے لئے قابل حجت ہے اور الہام اہل حق کے نزدیک حجت نہیں۔ الہام کی دلیل اس آیت مبارک میں ہے:

''والذین جاھدو فینا لنھدینھم سبلنا۔''

ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے ہمارے حق میں مجاہدہ کیا ہم ان کو اپنی راہوں کی ہدایت دیں گے۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

معذوروں کے حقوق

محمد فیض اللہ جاوید

معذوری کا لفظ اردو زبان میں دماغی اور جسمانی عارض کو کہتے ہیں اور جس کو یہ عارضہ لاحق ہو وہ معذور کہلاتا ہے۔ مگر عربی زبان میں یہ عام ہے اور ہر اس شخص کو شامل ہے جو معاشرے میں اپنی ذمہ داریاں ادا نہ کرسکتا ہو اور عربی میں ایسے شخص کو ''عاجز من العمل'' جو کام کرنے میں عاجز اور کمزور ہو اسی طرح ''الذی له عذر'' یعنی جو صحیح طور پر کام سرانجام نہ دے سکتا ہو۔ گویا معذور وہ شخص ہے جس کو طویل المیعاد جسمانی یا ذہنی ایسی کمزوری ہو کہ وہ معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے میں رکاوٹ کا سبب ہو۔

قارئین! معذوری کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے کہ جتنا خود انسان اور معذوری کی کئی ایک اقسام ہیں جن میں سے (مالی، جسمانی، علمی) بعض عارضی طور پر ہوتی ہیں جیسے (بے ہوشی وغیرہ) اور بعض ہمیشہ کے لیے انسان کو لاحق ہوتی ہیں جیسے (اندھا پن، پاگل پن وغیرہ) اسی طرح بعض پیدائشی ہوتی ہیں جیسے (لنگڑا پن، بہرہ پن وغیرہ) بعض حادثاتی طور پر انسان کو لاحق ہو جاتی ہیں جیسے (ایکسیڈینٹ یا مشین وغیرہ میں آ کر ہاتھ یا بازو وغیرہ کا کٹ جانا) اسی طرح بعض اجتماعی طور پر لاحق ہو جاتی ہیں جیسے (قحط سالی، زلزلہ، سیلاب وغیرہ) اور بعض انفرادی ہوتی ہیں جیسے (فالج، لقوہ، مرگی) جب سے انسان پیدا ہوا ہے اسی دن سے پیدائشی عارضے انسان کی زندگی میں لاحق ہوتے رہے۔ اسی وجہ سے ہر دور میں معذورین کے ساتھ مختلف ادوار میں بہیمانہ سلوک کیا جاتا رہا۔ اسلام سے قبل معذورین کی حیثیت جانوروں سے کم نہ سمجھی جاتی تھی اور اسلام آنے کے بعد بھی جاہلیت اور اسلامی تعلیمات سے عدم واقفیت کی بنیاد پر معذورین کو معاشرے پر بوجھ تصور کیا جانے اور ان کو حصول رزق کا موثر ترین ذریعہ سمجھا جانے لگا۔ جس کے سبب گداگری کا طوق ان بیچاروں کے گلے میں ڈال دیا گیا اور در در کے دھکے ان بیچاروں کو کھانا پڑتے۔

دور جاہلیت میں ارسطو اور افلاطون وغیرہ نے معذورین کے قتل کو اس لیے واجب قرار دیا کہ یہ ملکی خزانے پر بوجھ ہیں۔ ہندو (وریندقبیلہ) معذور سے الگ ہو جاتا تھا بلکہ چھوڑ کر چلا جاتا تھا یا قتل کر دیتا تھا۔ افریقی قبیلہ (کاجان) کہتا تھا کہ بیمار سے شریر روحیں چمٹ جاتی ہیں اس لیے اس سے الگ رہنا چاہیے۔ اسٹریلوی (دیدی قبیلہ) کہتا تھا کہ مسخ چہرے والے کو قتل کر دینا چاہیے۔ اسلام نے آ کر ان کو تحفظ دیا اور ان کو ان کے حقوق دیے۔

اسلام نے مالی معذور سے حج اور زکوٰۃ وغیرہ کو ساقط کر دیا۔ جسمانی معذور سے نماز، روزہ، جہاد وغیرہ کو ساقط کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے معلوم ہوا کہ تین قسم کے لوگوں سے نماز ساقط ہے ان میں سے مجنون بھی ہے۔ اس کے علاوہ ان کو جائیداد میں سے حصہ دیا اور نکاح وطلاق، حصول علم، کاروبار، غرض ہر ممکن حد تک معذور کی حوصلہ افضائی فرمائی اور اس کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب دی۔

ایک بار نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کی گلی میں کچھ صحابہؓ کے ساتھ کسی کام سے تشریف لے جارہے تھے۔ اچانک ایک خاتون نے آپ ﷺ کا راستہ روک لیا۔ وہ عورت پاگل تھی۔ وہ آپ ﷺ سے گویا ہوئی: ''رسول خدا ﷺ! مجھے تنہائی میں آپ سے کچھ کہنا ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورت! تم جس مرضی راہ پر مجھے لے چلو، میں تمہاری بات ضرور سنوں گا۔''

چنانچہ وہ عورت نبی کریم ﷺ کو کچھ دور لے گئی اور باتیں کرتی رہی۔ صحابہ کرامؓ وہیں ایستادہ رہے۔ تھوڑی دیر بعد حضور اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور صحابہؓ کے ساتھ اپنی منزل کی سمت روانہ ہوگئے۔ یہ واقعہ صحیح مسلم میں حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کردہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔

قدیم معاشروں کی حالت

اس واقعہ کو معمولی مت سمجھئے! یہ ایک عظیم الشان سچائی سامنے لاتا ہے۔ یہ واقعہ چودہ سو سال قبل وجود میں آیا جب دنیا بھر میں ذہنی وجسمانی طور پر معذور انسانوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک ہوتا تھا۔ انسانی معاشروں میں ان کے حقوق کا نام ونشان نہ تھا۔ زمانہ قدیم میں بعض یورپی معاشروں میں یہ رواج تھا کہ کوئی معذور بچہ جنم لیتا، تو والدین اسے قتل کر ڈالتے تاکہ وہ ان پر بوجھ نہ بنے۔ ذہنی و جسمانی معذوروں سے کئی توہمات وابستہ تھے۔

مثلاً یہ سمجھا جاتا کہ معذوروں پر بھوت پریت اور چڑیلیں قابض ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ یونانی شہروں میں اسپارٹا اور ایتھنز میں قوانین تشکیل دینے والے مدبروں لائکرگس (820 قبل مسیح۔ 730 ق م) اور سولن (638 ق م۔558 ق م) نے حکومتوں کو اجازت دے ڈالی کہ معذوروں کو قتل کر ڈالیں...... کیونکہ معذور نہ تو کام کے قابل تھے اور نہ جنگ لڑ سکتے تھے۔

قدیم یونانی فلسفیوں کو تو چھوڑیے! افلاطون جیسے بظاہر بیدار مغز اور انسان دوست فلسفی کا کہنا تھا کہ ذہنی وجسمانی طور پر معذور مرد و زن معاشرے پر بوجھ ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مغرب میں نشاۃ ثانیہ اور احیائے علوم کے بعد بھی طویل عرصہ تک معذوروں کو اچھوت سمجھا جاتا رہا۔ مشہور برطانوی فلسفی ہربرٹ اسپنسر (1820-1903ء) نے اپنی حکومت پر زور دیا کہ وہ معذوروں کا خیال کرنے پر رقم خرچ نہ کرے کیونکہ وہ کوئی کام نہیں کرسکتے۔

زمانہ ماقبل اسلام عرب جزیرہ نما کی حالت بھی مختلف نہ تھی۔ عرب لوگ معذور کے ساتھ کھانا نہ کھاتے اور اسے لوگوں سے کٹ کر تنہائی، مایوسی اور بیچارگی کی زندگی گزارنا پڑتی۔

رحمۃ للعالمین ﷺ کا ظہور

غرض چودہ سو سال پہلے کہیں معذور واجب القتل تھے، تو کہیں انہیں غلام قرار دیا جاتا۔ ایسے میں صحرائے عرب میں اسلام کا نور نمودار ہوا۔ تب رحمۃ للعالمین ﷺ ذہنی وجسمانی طور پر معذور مرد و زن کے لیے اُمید وخوشی کا پیام لیے دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے بحکم خداوندی معذوروں کے حقوق کی داغ بیل ڈالی اور انھیں معاشرے میں ایک منفرد مقام عطا فرمایا۔

اب درج بالا واقعہ ہی کو لیجیے! جس سے عیاں ہے کہ نبی کریم ﷺ نیم پاگل انسانوں کے ساتھ صبر وتحمل، رحم اور نرمی ومحبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ وہ فاتر العقل عورت راہ چلتے کسی اور عرب سردار کا راستہ روکتی، تو شاید وہ اسے خوب مار پڑواتا یا کچھ نہ کچھ ظلم ضرور کرتا۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نہ صرف رُک گئے بلکہ خاتون کے ساتھ علیحدگی میں اس کی بات بھی سنی جو یقیناً اوٹ پٹانگ سی ہو گی۔ نبی کریم ﷺ کا یہ ناقابل فراموش واقعہ اس امر کی قانونی دلیل ہے کہ ایک مسلم حکمران کا فرض ہے، وہ معاشرتی، معاشی اور نفسیاتی طور پر ذہنی وجسمانی معذوروں کی دیکھ بھال کرے اور ان کی ضرورت پوری کرتا رہے۔

ان ضروریات کی تین بنیادی اقسام ہیں:

اول: باقاعدگی سے طبی معائنہ اور ادویہ دینا۔

دوم: مناسب تعلیم وتربیت۔

سوم: کچھ لوگوں کو ان کی دیکھ بھال کا ذمے دار بنانا۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

بقیہ: نقش جمال

زخمیوں کی تعداد کے پیش نظر اور موبائل اور انٹرنیٹ سروسز بند کیے جانے سے کشمیر میں ایمرجنسی جیسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ کشیدگی پر قابو پانے کے لیے انڈین حکومت نے نیم فوجی اہلکاروں کی تازہ کمک سرینگر بھیج ہے اور ان اہلکاروں کو مختلف حساس مقامات پر تعینات کردیا گیا ہے۔

بھارتی سرکاری اطلاعات کے مطابق کشمیر وادی کے دس اضلاع میں فی الوقت دو لاکھ سے زائد بھارتی افواج، 70 ہزار نیم فوجی اور 60 ہزار پولیس اہلکار تعینات ہیں۔ اس کے علاوہ سابق شدت پسندوں پرمنی 25 ہزار اسپیشل پولیس افسر ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں آٹھ جولائی سے جاری کشیدگی کو ختم کرنے کے لیے انڈیا کی حکومت نے سیاسی حریفوں اور کشمیر میں سرگرم تمام سیاسی حلقوں سے تعاون کی درخواست کی ہے، تاہم کشمیری حریت پسندوں نے ان اپیلوں کو مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے حکومت سے کہا ہے کہ نہتے مظاہرین پر فائرنگ کا سلسلہ اور عوامی اجتماعات پر پابندی کو فوراً بند کیا جائے تو حالات خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ میر واعظ عمر، سید علی گیلانی اور یاسین ملک نے اس اپیل کے ردعمل میں کہا ہے کہ حالات خراب کرنے میں سرکاری فورسز کا بنیادی کردار ہے۔ ایک مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے اگر جلوسوں کو روکنے اور نہتے مظاہرین پر فائرنگ کرنے کا سلسلہ ترک نہ کیا تو حالات مزید خراب ہو جائیں گے جس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

اب اوروں کو چھوڑیے! طویل مدت تک اہل کشمیر کا ساتھ دینے اور پڑوس ہونے کے ناطے بھی ہم پر ان کا جو حق بنتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ ان کے موقف اور ان کے درد کو سمجھنے کے لیے وہ قوم مزید کتنا لہو پیش کرے؟؟ اور اس سے بڑھ کر وہ سچائی کا ثبوت کیسے دیں؟

بقیہ: قلم تلوار

اور مسلم لیگ ن میں سیاسی دہشت گردی برپا تھی... فارورڈ کہوٹہ سے صرف چند کلومیٹر دور اس پار مقبوضہ کشمیر میں اسی ''سیاسی دہشت گردی'' کا عروج دیکھ کر بھارتی فوج خوشیوں کے شادیانے بجارہی ہوگی، جن کو نواز شریف اور بھٹو کے نعروں سے ہی فرصت نہیں... انہیں برہان وانی کی مظلومانہ شہادت کی کیا فکر ہوسکتی ہے؟ جن کا رزق ''جئے بھٹو'' اور ''جئے نواز'' کے نعروں کا مرہون منت ہو، ''سبیلنا، سبیلنا... الجہاد، الجہاد'' کے نعروں سے انہیں کیا دلچسپی؟ جو لاڑکانہ کا ''مجاور'' کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہوں... وہ کیا جانیں آزادیٔ کشمیر کی خاطر جانیں نچھاور کرنے والوں کی عظمت کو... انہیں تو صرف ''ووٹ'' چاہئیں... زلزلے میں گرنے والے سکول تعمیر ہوئے یا نہیں... کشمیری کی سڑکیں کھنڈرات کے مناظر کیوں پیش کرتی ہیں؟ کشمیری قوم کو بجلی اور پانی کی سہولت میسر ہے یا نہیں؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس آزاد کشمیر کو مقبوضہ کشمیر کی آزادی کا بیس کیمپ کہا جاتا تھا... وہ سب کیا ہوا؟ کوئی ان سے یہ سب مت پوچھے، اس قسم کے سوالات نہ کرے، ہاں البتہ انہیں ووٹ دو، کشمیریو! ان غریبوں، مسکینوں کو ایک دفعہ پھر ووٹ دیکر کشمیر کے اقتدار کا مالک بنادو... کیوں؟ اس لئے کہ اقتدار ان کی ''لیلیٰ'' ہے... اور اس مرتبہ ایک دفعہ پھر اگر انہیں اقتدار کی ''لیلیٰ'' نہ ملی تو یہ مرجائیں گے... تبھی تو وہ ووٹوں کی خاطر مرنے، مارنے پر تلے بیٹھے ہیں...

یہ عجب سیکولر پیپلز پارٹی ہے کہ جس کے نزدیک اسامہ بن لادن حرام، مگر ''عزیر بلوچ'' حلال ہے، ملا محمد عمر ناجائز، مگر ڈاکٹر عاصم جائز ہے، امریکہ سے ٹکرانے والے افغان طالبان دہشت گرد، مگر لیاری گینگ وار کے منشیات فروش، بھتہ خور اور ٹارگٹ کلرز ''امن پسند'' ہیں، مقبوضہ کشمیر میں صرف گزشتہ تین، چار دنوں میں 32 کشمیری شہید اور ساڑھے چار سو سے زائد زخمی کردیے گئے... مگر آزاد کشمیر کے حکمرانوں اور سیاست دانوں کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگی، ''سرینگر'' بھارتی درندگی کا نشانہ بنا ہوا ہے... اور ''مظفر آباد'' کو کانوں کان خبر نہیں... بند کرو یہ سیاسی ڈرامے، بند کرو جمہوریت کے نام پر ہونے والے انسانوں کے اس قتل کو...

آزاد کشمیر تو آزادی کشمیر کا بیس کیمپ تھا، تمہیں شرم نہیں آتی کہ جمہوری سیاست کے نام پر تم نے بازاروں کے بازار پھونک ڈالے، کیا آزاد کشمیر کے جوانوں کا خون اتنا سستا ہے کہ انہیں ''بھٹو'' اور ''نواز شریف'' کے نام پر مروا دیا جائے؟ ہے کوئی اللہ کا مخلص بندہ! کہ جو کشمیری نوجوانوں کو سمجھا سکے کہ ''اس پار'' بھارتی فوج کے درندے برہان وانی جیسے عظیم جوانوں کو شہید کر رہے ہیں... ہم نے برہان وانی بن کر بھارت کے خون آلود منہ سے مقبوضہ کشمیر کو آزادی دلانا ہے، آزادی، آزادی اور صرف آزادی...

☆☆☆☆

بقیہ: السلام علیکم

نوجوان محاذ کی طرف لپکے۔ جنگلوں میں پناہ گزین مجاہدین تک پہنچے اور ہتھیار لے کر میدانوں میں کود پڑے۔ انہی نوجوانوں میں پرسوں جام شہادت نوش کرنے والے ''برہان مظفر وانی'' بھی تھے۔ ان نوجوانوں نے کھلے عام اپنی تحریک جہاد کے ساتھ وابستگی کا اعلان کیا۔ مجاہدین کو ٹھکانے فراہم کئے۔ شہروں اور قصبوں میں ختم ہو چکے نیٹ ورک کو بحال کیا۔ اخوت کا ماحول زندہ کیا۔ مجاہدین کو ٹھکانے فراہم کئے اور جہاد کشمیر کے خاتمے کی خبر کے منتظرین کے انتظار کو مزید طویل کر دیا۔ اب پھر کشمیر میں کیمپ مجاہدین کی فدائی یلغاروں سے اور گلیاں بازار آزادی کے والہانہ نعروں سے گونجتے ہیں۔ مجاہدین کی گنیں غاصب افواج کے جسموں کو چھیدتی ہیں اور سنگ اندازوں کے پتھر ان کے سر کھولتے ہیں۔ ان نوجوانوں کی قربانیوں نے پوری قوم کو پھر ایک نکتے پر لا کھڑا کیا ہے اور ان کے کلمہ کو مجتمع کر دیا ہے۔

برہان مظفر وانی تو مقامی باشندہ تھے۔ کشمیری قوم نے چند ماہ قبل جیش محمد ﷺ کے جنوبی کشمیر کے چیف کمانڈر عدیل جہادی کے جنازے پر اسی جوش وجذبے کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں نکل کر تحریک جہاد کے ساتھ اپنی والہانہ وابستگی کو ظاہر کیا تھا۔ برہان شہید کے جنازے پر پھر وہی منظر تازہ ہوا اور پھر ہر مجاہد کی شہادت کے بعد ابھرنے والا یہ جذبہ کتنے دن تک پورے کشمیر کو میدان کارزار بنائے رکھتا ہے۔ اب بھی یہی صورتحال ہے۔ پورا کشمیر ایک جنون کے ساتھ میدان میں ہے۔ دو درجن سے زائد لوگ جام شہادت نوش کر چکے، مگر تلاطم تھمنے کو نہیں آرہا۔ اس مرحلے پر کتنے شوکت لون اور برہان مظفر گھروں اور تعلیمی اداروں کو خیر باد کہہ کر میدانوں کا رخ کر لیں گے، شہید کے والد کا سچا جذبہ قوم کے اور کتنے بزرگوں کو اولادیں قربان کرنے کا جذبہ فراہم کر دے گا اور کشمیری قوم کی نصرت کے لئے کشمیر پہنچنے کے لئے تڑپ رہے اور بارڈروں کی سختیاں جھیل رہے کتنے نوجوانوں کے مچلتے جذبات، باڑ اور برف کی سختیوں کو روند کر وادی میں جا اتریں گے اور پھر فلک شگاف جیسے کیمپ ان کے نعروں اور انڈین غاصب فوجیوں کی چیخوں سے گونج اٹھیں گے۔ آنے والا وقت یہ سب صاف کردے گا۔

فی الحال تو کشمیری قوم کی عزیمت کے ہر منظر کو دیکھ کر افضل گورو شہید کا مسکراتا چہرہ نظروں کے سامنے آجاتا ہے اور کہتا ہے:

''فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَة'' (رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا)

☆......☆......☆

چین میں شدید بارشوں نے تباہی مچادی، 50ہزار مکان متاثر، 200افراد ہلاک

ایک گاؤں مٹی تلے دب گیا، 10لاکھ افراد گھربار چھوڑ کر نقل مکانی پر مجبور، 5لاکھ ایکڑ کے رقبے پر کھڑی فصلوں کو بھی نقصان پہنچا

نقصانات کا تخمینہ 9سو50ملین ڈالر لگایا گیا، نظام زندگی مفلوج، مواصلاتی نظام بھی شدید متاثر، مزید بارشوں کی پیشنگوئی

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین میں شدید بارشوں، لینڈ سلائیڈنگ اور سیلاب نے تباہی مچادی، 50ہزار مکان متاثر جبکہ 200 افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوگئے، درجنوں افراد تاحال لاپتہ ہیں، ایک گاؤں مکمل طور پر مٹی تلے دب گیا، 10لاکھ افراد گھربار چھوڑ کر نقل مکانی پر مجبور ہیں جبکہ 5لاکھ ایکڑ رقبے پر کھڑی فصلوں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے، حکام نے نقصانات کا تخمینہ 9سو 50 ملین ڈالر لگایا ہے۔ سیلاب اور شدید بارشوں کے باعث نظام زندگی مفلوج ہوکر رہ گیا محکمہ موسمیات نے مزید بارشوں کی پیشگوئی کی ہے۔ تفصیلات کے مطابق چین میں سیلاب سے ہلاکتوں کی تعداد200 سے تجاوز کرگئی سیلابی ریلوں اور لینڈ سلائیڈنگ کے باعث 50ہزار گھروں کو نقصان پہنچا ہے اور دریاؤں کی سطح بھی بلند ہوگئی ہے۔10لاکھ افراد گھربار چھوڑ کر نقل مکانی پر مجبور ہیں، جبکہ 5لاکھ ایکڑ کے رقبے پر کھڑی فصلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ چینی حکام کے مطابق اب تک بارشوں سے نقصانات کا تخمینہ 9سو50ملین ڈالر لگایا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق چینی صوبے گی زو میں بھی بارشوں نے شدید تباہی مچارکھی ہے۔ کئی روز سے جاری بارشوں سے نظام مفلوج ہے، کئی علاقوں کی بجلی منقطع، جبکہ مواصلاتی نظام بھی متاثر ہے۔ چینی حکام نے ملک کے جنوبی حصوں میں مزید بارشوں کی پیش گوئی بھی کردی ہے۔ مٹی کے تودے گرنے سے متاثرہ علاقوں کو جانے والی سڑکیں بند ہیں، جس کے باعث امدادی کاموں میں رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ ادھر جنوب مغربی چین میں بارش سے پیان پوگاؤں میں 30افراد مٹی کے تودوں تلے دب گئے تھے، جن میں سے 13 کو فوری طور پر نکال لیا گیا۔ جب کہ 7 شدید زخمیوں کو اسپتال منتقل کردیا گیا۔ چینی حکام کے مطابق اب تک بارشوں سے نقصانات کا تخمینہ 9سو پچاس ملین ڈالر لگایا گیا ہے

شام میں 62ہزار افراد فاقہ کشی کا شکار ہیں، اقوام متحدہ

انسانی بنیادوں پر امداد فراہم کرنے کیلئے غیر مشروط رسائی فراہم کی جائے، اپیل

دمشق (نیٹ نیوز) اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ خون ریز خانہ جنگی کے باعث شام کے چار شہروں میں تقریباً 62ہزار افراد پھنسے ہوئے اور شدید فاقہ کشی کا شکار ہیں۔ دمشق میں اقوام متحدہ کے کوینیز یعقوب الحلو نے صحت اور طبی امداد کے پیش نظر لوگوں کو فوری طور پر وہاں سے نکالے جانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہاں فوری طور پر انسانی بنیادوں پر امداد فراہم کرنے کے لیے غیر مشروط رسائی فراہم کی جائے۔ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے صدر پیٹر موورر نے حالات کو انسانی تباہی قرار دیا ہے۔ انھوں نے مزید کہا ایک انسانی تباہی ہمارے سامنے ہے اور حالات ہر کسی کے لیے بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔

کویت میں آتشزدگی سے بچوں سمیت 9پاکستانی جاں بحق

12افراد زخمی، آگ شارٹ سرکٹ کے باعث لگی، تعلق میاں چنوں سے تھا

کویت سٹی (نیٹ نیوز) خلیجی ریاست کویت کے دارالحکومت کویت سٹی کے نواحی علاقے فراوانیا کی ایک رہائشی عمارت میں آگ لگنے سے 9افراد جھلس کر ہلاک جبکہ 12 زخمی ہوگئے۔ فرانسیسی خبر رساں ایجنسی اے ایف پی نے کویتی وزارت صحت کے حوالے سے بتایا ہے کہ آگ کویت سٹی میں واقع ایک پرانی عمارت میں لگی۔ کویت میں پاکستانی سفارت خانے کے کمیونٹی ویلفیر افسر عزیز احمد سلہریاں نے بتایا کہ کویت سٹی میں واقع ایک عمارت میں آگ لگنے کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں میں خاندان کا سربراہ آصف، ان کے دو ... آتشزدگی کے واقعے میں زخمی ہوا ہے جبکہ ایک بھائی واقعے کے وقت گھر میں موجود نہیں تھا۔ انھوں نے بتایا کہ ابھی تک آتشزدگی کی وجوہات کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا البتہ ابتدائی معلومات کے مطابق شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگی۔ انھوں نے بتایا کہ اس وقت پاکستانی سفارت خانے کے اہلکار ہسپتال میں موجود ہیں تاکہ ہلاک شدگان کی میتوں کی وطن واپسی کے انتظامات کیے جاسکیں۔ ہلاک ہونے والے افراد کا تعلق صوبہ پنجاب کے شہر میاں چنوں سے بتایا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ کویت کی 43لاکھ ...

ترکی میں فوجی ہیلی کاپٹر تباہ، 6اہلکار ہلاک

استنبول (نیٹ نیوز) ترکی کے شمال مشرقی علاقے میں بحیرہ اسود کے علاقے میں فوجی ہیلی کاپٹر گرنے سے 6 اہلکار ہلاک ہوگئے۔ بتایا جاتا ہے 15افراد سوار تھے۔ ان میں سینئر فوجی افسر بھی موجود تھے۔ ادھر وزیر اعظم یلدرم ...

مسلم دشمنی - بھارت نے 11بے قصور نوجوان گرفتار کرلئے

لاہور (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست تلنگانہ کے دارالحکومت حیدرآباد میں گیارہ مسلمان نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا اور دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ لوگ فیس بک پر باہمی ... ہندوستان میں پچھلے کچھ عرصہ سے آئی ایس آئی ایس سے تعلق کے الزامات کے تحت مسلمانوں کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ مختلف شہروں میں جاری ہے۔ حیدرآباد سے گیارہ مسلم ...

بھارتی ریاست مدھیہ پردیش میں طوفانی بارش سے 12ہلاک

مسلسل برسات سے 51اضلاع متاثر، دریاؤں میں طغیانی، پانی آبادیوں میں داخل

جنوبی سوڈان میں صدر اور نائب صدر کی فورسز میں جھڑپیں، 270افراد ہلاک

آزادی کی پانچویں سالگرہ پر تین روز سے تباہ کن جھڑپوں کا سلسلہ جاری، جوبا میں اجلاس کے دوران فوج کے ایک دھڑے نے دھاوا بولا

جھڑپوں میں دونوں طرف سے گن شپ ہیلی کاپٹر، ٹینکوں اور میزائلوں کا آزادانہ استعمال، دارالحکومت میدان جنگ میں تبدیل ہوگیا

جوبا (نیٹ نیوز) جنوبی سوڈان میں آزادی کی سالگرہ کے موقع پر صدر اور نائب صدر کی فورسز کے درمیان جھڑپوں کا تباہ کن سلسلہ جاری ہے جس کے نتیجے میں اب تک 270 افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوچکے ہیں، فوج کے دونوں دھڑوں کی جانب سے ایک دوسرے پر گن شپ ہیلی کاپٹروں، ٹینکوں اور میزائلوں کا آزادانہ استعمال کیا جارہا ہے اور سوڈانی دارالحکومت میدان جنگ میں تبدیل ہوکر رہ گیا ہے، مرنے والوں میں زیادہ تعداد فوجیوں کی ہے جو دو دھڑوں میں تقسیم ہیں ایک صدر اور دوسرا نائب صدر کا حامی ہے۔ ادھر جنوبی سوڈان میں متحارب فوجی دھڑوں کے درمیان شدید جھڑپوں کے نتیجے میں سرکاری فوج کے 80 اور مخالف گروہ کے 35 اہلکار ہلاک ہوگئے۔ سوڈان میں فوج کے متحارب دھڑوں کے درمیان جاری جھڑپوں میں 115 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوچکے ہیں۔ دو سال سے جنگ کی لپیٹ میں آئے ہوئے ملک جنوبی سوڈان کے دارالحکومت جوبا میں جاری ایک اجلاس پر فوج کے ایک دھڑے نے دھاوا بول دیا، جس کے نتیجے میں 115 افراد ہلاک ہوگئے، جس میں سرکاری فوج کے 80 جبکہ مخالف دھڑے کے 35 اہلکار شامل ہیں۔ اجلاس میں صدر، نائب صدر بھی شریک تھے، جس کا ایجنڈا دونوں دھڑوں کو مذاکرات کی میز پر لانا تھا۔ جمعرات کو اسی طرز کے ہونے والی جھڑپوں میں 5 فوجی اہلکار ہلاک ہوئے تھے۔ اب تک 270 ہلاکتیں ہوچکی ہیں اور جھڑپیں ابھی تک جاری ہیں۔

لیبیا کے سابق حکمران کرنل معمر قذافی کے بیٹے سیف الاسلام رہا

بیروت (نیٹ نیوز) لیبیا کے سابق حکمران کرنل معمر قذافی کے بیٹے سیف الاسلام کو رہا کر دیا گیا ہے۔ انہیں ایک سال قبل تریپولی کی عدالت نے جنگی جرائم کے جرم میں موت کی سزا سنائی تھی۔ سیف الاسلام کے وکیل کریم خان کا کہنا ہے کہ ان کے موکل کو لیبیا کے قانون کے مطابق 12 اپریل کو رہا کر دیا گیا تھا۔ ایک سال قبل تریپولی کی عدالت نے معمر قذافی کے بیٹے سیف الاسلام کو جنگی جرائم اور پرامن مظاہرین پر ریاستی طاقت کے استعمال پر سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ ان کے خلاف قتل، اغوا، زیادتی، لوٹ مار، تخریب کاری، پبلک فنڈز میں غبن، عوام کو اکسانے کی سازش اور قومی یکجہتی کو نقصان پہنچانے کے الزامات تھے۔

دریائے نیل میں کشتی ڈوبنے سے 4پاکستانی جاں بحق

چاروں کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے، قاہرہ کے قریب حادثہ، 6افراد کو بچالیا گیا

قاہرہ (نیٹ نیوز) دریائے نیل میں کشتی ڈوبنے سے 4 پاکستانی ڈوب کر ہلاک ہوگئے۔ چاروں کا تعلق ایک ہی خاندان سے بتایا جاتا ہے۔ مصر کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق یہ واقعہ اس وقت پیش آیا، جب یہ بدقسمت کشتی قاہرہ کے قریب واقع سکس آف اکتوبر برج کے ستون سے ٹکرانے کے باعث الٹ گئی اور اس پر موجود افراد ڈوب گئے۔ ڈوبنے والوں میں سے 6افراد کو بچالیا گیا، ان کا تعلق بھی پاکستان سے ہے، جب کہ 3 افراد لاپتہ ہیں، جن میں ایک خاتون اور 2 بچے شامل ہیں۔ میرین پولیس چیف بریگیڈیئر جنرل حامد القفیلی کے مطابق ڈوبنے والے ایک شخص کی لاش دریا سے نکال لی گئی ہے۔ باقیوں کی تلاش جاری ہے۔ واضح رہے کہ اس سال جنوری میں صوبہ کیفرالشیخ کے قریب نیل ڈیلٹا میں کشتی الٹنے سے 15افراد ہلاک ہوگئے تھے۔

فرانس: بند مسجد کے دروازے 15سال بعد کھول دیئے گئے

پیرس (نیٹ نیوز) فرانس کے شہر ناٹس میں سعودی عرب کے تعاون سے تعمیر ہونے والی مسجد کے دروازے مقامی ٹاؤن ہال کے ساتھ 15 سال کی کشمکش کے بعد ...

رواں برس پاکستانیوں سمیت 1لاکھ افراد ملک بدر کردینگے - جرمنی

1.1ملین افراد نے پناہ کیلئے درخواستیں جمع کرائی تھیں - وزیر داخلہ کی صحافیوں گفتگو

برلن (نیٹ نیوز) جرمنی آنے والے پناہ گزینوں ... تھی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق جرمن وزیر ...

بھارت اور ایران دنیا کے متعصب ترین ممالک ہیں، سویڈش ماہرین

ہندوانتہا پسند اقلیت عبادت گاہوں کے دشمن، تہران میں ایک بھی سنی مسجد نہیں، فہرست میں آسٹریلیا، نائیجیریا سمیت 80ممالک شامل

سوئٹزرلینڈ، برقعہ پہننے پر دو خواتین پر 10ہزار ڈالر کا پہلا جرمانہ

نئے قانون کے تحت یکم جولائی سے خواتین عوامی مقامات پر برقعہ نہیں اوڑھ سکتیں

سوئٹزرلینڈ (نیٹ نیوز) سوئس خطے میں برقعہ پر عائد پابندی کے زور پکڑنے کے بعد برقعہ پہننے پر دو خواتین پر 10 ہزار ڈالر کا پہلا جرمانہ عائد کردیا گیا ہے۔ اس پابندی کے مطابق مسلم خواتین خواہ وہ عام شہری ہوں یا سیاح، عوامی مقامات پر برقعہ نہیں اوڑھ سکتیں۔ یہ پابندی گذشتہ ہفتے یکم جولائی کو عائد کی گئی۔ پابندی کے اطلاق کے دن ہی مقامی حکام نے پابندی کی خلاف ورزی کرنے والی دو خواتین پر جرمانہ عائد کردیا۔ اسلامک سینٹرل کونسل آف سوئٹزرلینڈ کی ممبر نورا الی اور فرانسیسی الجیرین بزنس مین راچڈ نکاز پر جان بوجھ کر پابندی کی خلاف ورزی کرنے پر جرمانہ عائد کیا گیا۔ نورا الی کو لوکارزو میں ایک لمبا برقعہ پہنے دیکھا گیا۔ دونوں کو برقعہ پر عائد پابندی کی خلاف ورزی کرنے پر جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔

تائیوان: سمندری طوفان نے تباہی مچادی، 2افراد ہلاک، 70زخمی

مکانوں کی چھتیں تک اڑ گئیں، معمولات زندگی درہم برہم، 2لاکھ گھروں کی بجلی معطل

تائیوان (نیٹ نیوز) تائیوان کے ساحلی شہر 'تائتنگ' میں آنے والے طوفان نے تباہی مچادی۔ 2 افراد ہلاک اور 70 سے زائد زخمی ہوگئے ہیں۔ 'تائتنگ' میں آنے والے سمندری طوفان کے باعث بڑے پیمانے پر املاک کو نقصان پہنچا اور معمولات زندگی درہم برہم ہوگئے۔ طوفان کے باعث 15 ہزار سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا۔ طوفان سے گھروں کی چھتیں تک اڑ گئیں اور گھروں میں پانی داخل ہوگیا۔ درختوں کے تنے جگہ جگہ گرے نظر آرہے ہیں۔ تقریباً دو لاکھ گھروں کو بجلی کی فراہمی معطل ہے۔ طوفان کے باعث 300 انٹرنیشنل اور 254 ڈومیسٹک فلائٹس منسوخ کی گئیں۔ طوفان سے متاثرہ علاقوں میں امدادی کام جاری ہیں۔

دہشت کا کھیل جاری، استنبول ایئر پورٹ پر حملے میں 50افراد ہلاک

واقعے میں 239زخمی بھی ہوئے، حملہ آوروں کا ہدف ٹرمینل کا داخلی راستہ تھا، مرنے والوں میں 19غیر ملکی بھی شامل

استنبول (نیٹ نیوز) مسلح افراد کے حملوں سے دنیا میں دہشت کا کھیل جاری ہے، مسلح افراد نے سفاکانہ کارروائی کے دوران اس بار استنبول کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو نشانہ بنایا ہے۔ استنبول سے موصول ہونے والی افسوس ناک خبروں کے مطابق ایئرپورٹ پر خودکش حملوں اور فائرنگ سے 50 کے قریب افراد ہلاک اور درجنوں شدید زخمی ہوگئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق دہشت گردی کی اس واردات میں تین خودکش حملہ آور شامل تھے اور ان کا ہدف ممکنہ طور پر ٹرمینل کا داخلی راستہ تھا۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ حملہ آوروں میں سے ایک کے پاس کلاشنکوف بھی تھی۔ سوشل میڈیا پر نشر ہونے والی ایک ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ دہشت گردی کی کارروائی کے دوران ایک پولیس افسر ایک حملہ آور کو فائرنگ سے زخمی کرتا ہے تو وہ خود کو دھماکے سے اڑالیتا ہے۔ ترکی کے صدر نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ یہ سفاکانہ کارروائی شاید کسی شدت پسند تنظیم کی کارستانی ہے۔ انہوں نے دنیا پر زور دیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف فیصلہ کن موقف اپنایا جائے۔ استنبول ایئرپورٹ پر ہونے والے جانی نقصان کی دنیا بھر کے رہنماؤں نے شدید مذمت کی ہے۔ گورنر واسب ساہن کے مطابق اتاترک ایئرپورٹ پر مرنے والوں میں ترکی کے 29 شہری، جب کہ 19 غیر ملکی شامل ہیں، جن میں سے 3 کے پاس دہری شہریت تھی۔ دہشت گردی کی اس واردات میں مرنے والے غیر ملکیوں میں سعودی عرب کے 5، عراق کے 2، جب کہ چین، ایران، ازبکستان، تیونس، اردن اور یوکرائن کا ایک ایک شہری شامل ہیں۔ ان حملوں میں زخمی ہونے والے افراد کی تعداد بھی 239 بتائی گئی ہے، جن میں سے 100 سے زیادہ کو طبی امداد کے بعد اسپتال سے فارغ کردیا گیا ہے۔

نائیجیریا کی مسلم دشمنی کھل کر سامنے آگئی، شور کم کرنے کے بہانے 20مساجد بند

خیموں میں نماز ادا کرنے پر بھی پابندی عائد کردی گئی، سوئٹزرلینڈ میں تیراکی سے انکار پر 2مسلمان لڑکیوں کی شہریت درخواست مسترد

لاگوس شہر میں گاڑیوں کے ہارن اور اذان کی آواز اور چرچ میں اونچی آواز سے پڑھنے کے باعث شور میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے، حکام

نائیجیریا، جنیوا (نیٹ نیوز) نائیجیریا کی مسلم دشمنی بھی کھل کر سامنے آگئی، نائیجیریا کے شہر لاگوس میں حکام نے شور کم کرنے کے بہانے 20مساجد بند کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ خیموں میں نماز ادا کرنے پر بھی پابندی عائد کردی گئی، دوسری جانب سوئٹزرلینڈ میں تیراکی سے انکار پر دو مسلمان لڑکیوں کی شہریت درخواست مسترد کردی گئی۔ تفصیلات کے مطابق ایک اندازے کے مطابق لاگوس کی آبادی دو کروڑ کے قریب ہے۔ ریاستی حکام کا کہنا ہے کہ وہ افریقہ کے اس سب سے بڑے شہر کو سنہ 2020 تک شور سے پاک کردیں گے۔ اگست میں ریاست لاگوس میں ماحولیات کے تحفظ کے ادارے ایل ای پی اے نے مقامی افراد کی جانب سے شور کی شکایات موصول ہونے کے بعد 22 عمارتوں کو بند کردیا تھا۔ حکام کے مطابق وہاں گاڑیوں کے ہارن کے شور، اذان کی آواز اور چرچ میں اونچی آواز میں گانے سے شور میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ اس پابندی کی زد میں 70 گرجا گھر، دس ہوٹل آئے ہیں۔ حالیہ کریک ڈاؤن کے بعد ادارے کے جنرل مینیجر بولا شہابی نے کہا کہ ایجنسی اب لوگوں کو ٹینٹس اور ان عمارتوں میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ بولا شہابی کہتے ہیں کہ مساجد کی انتظامیہ نے چرچ انتظامیہ کی نسبت ہدایات پر جلد عمل کیا، کیونکہ جب مساجد اور چرچوں کو بند کرنے کا حکم دیا گیا تو مساجد نے فوری طور پر سپیکرز کی آواز کم کی تاکہ شور کم ہوسکے۔ ادھر سوئٹزرلینڈ حکام نے دو مسلمان لڑکیوں کو شہریت دینے سے انکار کردیا۔ امریکی اخبار میں شائع ایک رپورٹ کے مطابق سوئٹزرلینڈ میں رہائش پذیر 12 اور 14 سالہ دو نوجوان لڑکیوں کی شہریت کی درخواست مسترد کردی گئی۔ تفصیلات کے مطابق دونوں لڑکیوں نے لازمی سوئمنگ کلاس لینے سے انکار کردیا تھا کہ ان کا عقیدہ انہیں مردوں کے ساتھ تیراکی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

ہفتۂ کشمیر

☆6جولائی بھارتی فورسز نے عید پر حریت قائدین سید علی گیلانی، میرواعظ کو دیگر کو نظر بند کردیا☆7جولائی پلوامہ میں کیمپ میں ترال میں گشتی پارٹیوں پر مجاہدین کے حملے، 3فوجی زخمی☆9جولائی اننت ناگ میں جھڑپ کے دوران مجاہد کمانڈر برہان مظفر وانی 2 ساتھیوں سمیت شہید☆9جولائی حزب کمانڈر برہان وانی کے جنازہ کے موقع پر بھارتی فوج نے براہ راست فائرنگ کرکے 11 کشمیر شہید کردیے☆10جولائی مقبوضہ وادی میں وسیع پیمانے پر احتجاج، بھارت ہل گیا، مزید 11 شہید ☆11جولائی بھارتی فوج کے وادی میں جہاد کے خاتمے کے خواب چکنا چور☆12جولائی مجاہد کمانڈر کی شہادت پر پورا کشمیر ایک جنون کے ساتھ میدان میں آگیا۔

ہفتۂ فلسطین

☆6جولائی 2 اسرائیلیوں کے مارے جانے پر الخلیل جانے والے تمام راستے بند کردیے گئے☆7جولائی الخلیل میں اسرائیلی فوج کے 10ایام میں 2400 فلسطینی گھروں پر دھاوے، متعدد پر تشدد، کئی گرفتار☆9جولائی سنگ باری کے الزام میں بیت المقدس سے چار فلسطینی بچے گرفتار☆9جولائی القدس: یہودی آبادکاروں کے لیے 169 نئے مکانوں کی تعمیر کا منصوبہ☆10جولائی سال 2016 کے پہلے خون آشام چھ ماہ میں 78 فلسطینی شہید، 3200 گرفتار☆11جولائی اسرائیلی فوج نے چاقو حملے کا بہانہ بنا کر فلسطینی لڑکی بھون ڈالی☆12 جولائی غزہ پر اسرائیلی فوج کی بمباری، دو فلسطینی زخمی جبکہ املاک شدید نقصان پہنچا۔

ہفتۂ عراق، شام

☆6جولائی بغداد کا بازار خون میں نہلا دیا گیا، دو بم دھماکوں میں 167 ہلاک ☆7جولائی شام میں اسدی فوج نے مزید 15 شہریوں کو بمباری کرکے شہید کردیا☆9جولائی فلوجہ میں شیعہ ملیشیا نے 49 شہری قتل کردیے، 643 کو اغوا کرلیا☆9جولائی بغداد میں مزید 3 خودکش دھماکے، ہلاکتیں 300 سے متجاوز، سیکورٹی سربراہ 3 اہلکاروں سمیت معطل☆10جولائی روسی فورسز کی حلب پر بمباری، 15 افراد شہید، متعدد زخمی☆11جولائی امریکہ نے مزید 560 فوجی عراق بھیجنے کا اعلان کردیا☆12جولائی امریکی فورسز کی شام میں بمباری سے 20 افراد شہید، درجنوں زخمی ہوگئے۔

ہفتۂ افغانستان

☆6جولائی قندوز میں طالبان نے 15 امریکی فوجیوں کو واصل جہنم کردیا☆7جولائی کابل میں پولیس کیڈٹس کی دو بسوں پر فدائی حملہ، 47 ہلاک، متعدد زخمی☆9جولائی مجاہدین نے قندھار میں جاسوس طیارہ مار گرایا☆9جولائی قندھار میں ہیلی کاپٹر گرانے کا طالبان دعویٰ، بدخشاں میں تین چوکیاں فتح، 24اہلکار کام آئے☆10جولائی مجاہدین نے میدان اور خوست میں 6 ٹینک تباہ کردیے، سوار تمام اہلکار جل مرے☆11جولائی صوبہ فاریاب ضلع قیصار میں مجاہدین نے حملے پسپا کرکے 4 جنگجو ٹھکانے لگادیے، 3 کو یرغمال بنالیا☆12جولائی ہلمند، پولیس ہیڈکوارٹر میں دھماکے میں اعلیٰ پولیس افسر اور کمانڈر ہلاک ہوگئے۔

بقیہ 1 قلم

ہیں اور تحریک جہاد سے وابستہ ہیں، کشمیری قوم کی چوتھی نسل کے نمائندے ہیں اور یہ نسل شاید اب تک کی سب سے باشعور نسل ہے۔ یہ تعلیم یافتہ ہیں۔ انہوں نے ایک زمانہ تحریک جہاد سے تنفر اور دوری کا گذارہ ہے، یہ جن تعلیمی اداروں میں پروان چڑھے ہیں انہیں وہاں دن ...

درمیان شدید جھڑپوں کے دوران 15 امریکی فوجیوں سمیت 25 افغان فوجی ہلاک ہوگئے، ذرائع کے مطابق گزشتہ رات نائٹ آپریشن کے دوران امریکی افواج نے افغان فوجیوں کے ساتھ مل کر صوبہ قندوز کے ضلع ارچی کے علاقہ حضرت سلطان میں طالبان کے ایک ٹھکانے پر چھاپہ مارا جس کے بعد لڑائی چھڑ گئی۔ اس دوران تین ٹینک طالبان کی جانب سے ریموٹ کنٹرول بموں سے ...

ساز و سامان غنیمت کرلیا۔

بقیہ 4 قلم

جذبے کو مزید بڑھا دیا ہے اور پوری وادی میں ہر جگہ مظاہروں اور احتجاج کا سلسلہ جاری ہے، وادی ایک بار پھر جہادی نعروں سے گونج اٹھی ہے اور نوجوانوں نے کھلے عام جہاد کے ساتھ والہانہ وابستگی کا اعلان کیا، شہروں ...

حملے میں 4 فوجی ہلاک، جبکہ کئی کے زخمی ہونے کی بھی اطلاعات ہیں۔ کردوں نے سڑک کنارے نصب بم کے ذریعے فوجیوں کو نشانہ بنایا۔ حملوں کے بعد فورسز کی جانب سے مختلف علاقوں میں سرچ آپریشن بھی کیا گیا ہے۔ دریں اثنا امریکی اتحاد کی جانب سے ترکی سے شمالی شام میں کارروائیاں بھی کی گئی ہیں۔ امریکی اتحاد نے فضائی کارروائی کے ساتھ ساتھ گولہ باری بھی کی، جس میں 8 ...

بقیہ 9 قلم

کی، جس میں 2 خواتین اور 7 بچے شہید ہوگئے۔ یہ علاقہ رقہ اور ترک سرحد کے درمیان واقع ہے شامی فضائیہ نے دارالحکومت دمشق کے نواح میں واقع قصبے جیرود میں تباہ کن بمباری کی ہے جس کے نتیجے میں کم سے کم 30 شہری شہید اور متعدد زخمی ہوگئے ہیں۔ اس قصبے پر ...

جائے۔ نیویارک پولیس کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ سولہ سالہ نوجوان کے سر میں چوٹیں آئی ہے اور ان کا ہسپتال میں علاج ہوا ہے جبکہ دوسرے نوجوان نے طبی امداد سے انکار کیا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ذرائع نے روئٹرز کو بتایا کہ یہ حملہ تعصب کی بنیاد پر نہیں کیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ دونوں نوجوان کار میں سوار چالیس سالہ عورت کو ہراساں کر رہے تھے جب اس ...

پولیس کی گشت کرنے والی پارٹی پر ہوا۔ وزیر اطلاعات حسان الحق کا کہنا تھا کہ حملے میں 1 پولیس اہلکار سمیت 3 افراد ہلاک ہوئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ واقعے میں 9 پولیس اہلکار زخمی بھی ہوئے ہیں۔ دوسری جانب ہندوستانی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ واقعے میں 5 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ دوسری جانب بنگلہ دیشی میڈیا کا کہنا ہے کہ کشور گنج عیدگاہ پر 6 سے 7 دہشت گردوں نے ...

وقت ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی کیفے میں آتشبازی کر رہا ہے، بعدازاں اس نے فائرنگ کا رخ کیفے کے دیگر لوگوں پر کر دیا۔ سربیا کے وزیر داخلہ نیبوسا استفانووچ کا کہنا تھا کہ مسلح شخص نے غیر قانونی خودکار اسلحہ استعمال کیا۔ نیبوسا استفانووچ نے بتایا کہ وہ کیفے میں فائرنگ کے بعد بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا تاہم وہاں موجود لوگوں نے مسلح شخص سے اسلحہ چھین کر اس کو پکڑ لیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پولیس نے ...

بقیہ 8 قلم

کے راستے میں تھی اور اس حادثے کے نتیجے میں کشتی کا کپتان ہلاک ہوگیا۔ تائیوان بحریہ کے وائس ایڈمرل سے پوچھے گئے اس سوال میں کہ کیا اس واقعے سے چین اور تائیوان کے تعلقات پر فرق پڑے گا؟ اس پر ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے پینگو جزائر کی وزارت دفاع کو واقعے کی اطلاع دے دی ہے اور اس کی تحقیقات ہو رہی ہیں۔ واضح رہے چین، تائیوان کو اپنا صوبہ مانتا ہے اور اس کا موقف ہے کہ تائیوان کو چین کا حصہ ہونا چاہیے۔ دوسری جانب چین کے سیکڑوں میزائلوں کا رخ تائیوان کی طرف ہے۔

ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ غرب اردن اور بیت المقدس میں رواں سال اسرائیلی حکومت کی طرف سے یہودی آباد کاری کے منصوبوں میں اضافہ کیا گیا۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق اسرائیلی انسانی حقوق کی تنظیم ''السلام الآن'' نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ نئے گھروں کی تعمیر کا منصوبہ مشرقی بیت المقدس کے لیے منظور کیا جائے گا۔ ادھر فلسطینی ٹیکنیکل آفس برائے دفاع اراضی و مزاحمت یہودی آباد کاری کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان میں مشرقی بیت المقدس میں نئی یہودی تعمیرات کی تصدیق کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق صہیونی حکومت مشرقی بیت المقدس میں 800 مکانات کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔ ان میں 560 مکانات مشرقی بیت المقدس 560 مکانات ''معالیہ ادومیم''، 140 ''راموت'' اور 100 ''حارحوما'' میں تعمیر کیے جائیں گے

بقیہ 5 قلم

بقیہ 6 قلم

بقیہ 7 قلم

بقیہ 10 قلم

بقیہ 11 قلم

بقیہ 12 قلم

جبکہ 20 افراد زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا جبکہ 7 افراد کی حالت تشویشناک بتائی گئی۔ پولیس نے مسلح شخص کو اسلحے سمیت گرفتار کرلیا جبکہ اس کے خلاف تحقیقات شروع کردی گئیں۔ مقامی میڈیا سے بات کرتے ہوئے عینی شاہدین نے بتایا کہ حملہ آور بیوی اور دوستوں کے ساتھ کیفے میں داخل ہوا تھا، اس نے پہلے ہوائی فائرنگ کی تھی۔ عینی شاہدین نے مزید بتایا کہ اس ...

بقیہ 13 قلم

بقیہ 14 قلم

کالونیوں پر توپخانے اور حاون راکٹوں سے اندھا دھند گولہ باری بھی جاری رکھی ہوئی ہے۔ دارالحکومت صنعا کے مشرقی محاذ نھم پر بھی شدید لڑائی جاری ہے۔ جبل یام پر شدید لڑائی کی اطلاعات ہیں۔ اطلاعات کے مطابق صنعا کا کنٹرول باغیوں سے چھڑانے کے لئے شروع کئے جانے والے اس معرکہ کے لئے متعدد تازہ دم دستے مارب گورنری پہنچنا شروع ہوگئے ہیں۔

افاداتِ اکابر

قرآن کی دعوت

قرآن کریم نہ تاریخ کی کتاب ہے کہ محض واقعات کی تفصیلات ہی بیان کرتا ہے اور نہ طبیعی نوامیس کی تفصیل و بیان پر مشتمل کتاب طبیعات ہے کہ محض علمی اور ذہنی عیاشی کے افسانوں میں وقت ضائع کرے، وہ تاریخ کی روح پیش کرتا ہے اور طبیعات کے عقلی وفکری نتائج بیان کرتا ہے جن سے توحید الٰہی، خلق وربوبیت کے حقائق انسان کے دل ودماغ میں پیوست ہوں اور روح کو پاکیزگی حاصل ہو، تاکہ وہ نظامِ عالم میں خلیفۃ اللہ کے منصب اعلیٰ کے تقاضوں کو پورا کرنے کا اہل بن جائے، قرآن اگر کائنات میں غور کرنے کی دعوت دیتا ہے تو اس کی غرض وغایت یہی ہوتی ہے کہ انسانی ذہن وفکر کے سامنے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا راستہ کھل جائے اور اس غور وفکر کے بصیرت آموز نتائج سے ایمان بالغیب کی تائید اور پرورش ہو، اس لئے کہ ان حقائق کونیہ اور حقائق الٰہیہ میں غور وخوض سے ایمان قوی ہوگا، وہ ان کی طرف محض علم وفن کی حیثیت سے کبھی دعوت نہیں دیتا کہ محض فن کو مقصد بنالیا جائے۔

(بصائر وعبر: ص ۳۶،۳۵)

معارفِ جہاد

گھٹ گھٹ کر مرنا

میرے بھائیو! اور بہنو! کتنا بڑا عذاب ہے کہ ہم دوسروں کی نعمتیں دیکھ کر خواہ مخواہ گھٹ گھٹ کر مرتے رہیں اور وہ ان نعمتوں کے مزے لوٹتے رہیں...... یاد رکھو! اگر ہمارے دل سے حسد نکل گیا تو پھر ان شاء اللہ ہم دنیا وآخرت کی نعمتوں کے مزے لوٹیں گے (رنگ ونور جلد ۵: ص ۴۳۲)

مجاہدین سے خاص گزارش

مجاہدین سے خاص طور پر درخواست ہے کہ نمازوں کا معاملہ بہت ٹھیک کریں...... باجماعت، لمبی لمبی، خشوع خضوع والی نمازیں...... تب آپ کے جہاد میں عجیب برکت ہوگی اور اس برکت سے پوری اُمتِ مسلمہ کو فائدہ ملے گا...... نمازوں میں غفلت اور سستی کرنے والے مجاہدین زیادہ عرصہ ’’مخلص جہادی قافلے‘‘ کے ساتھ نہیں چل سکتے...... وہ یا تو دنیاداری کی مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا پھر کسی اور فتنے کا شکار ہو جاتے ہیں...... العیاذ باللہ، العیاذ باللہ...... (رنگ ونور جلد ۵: ص ۳۷۲)

عہدِ زریں

تیونس میں عیسائیت کے آثار

عثمان بن عفان

تیونس میں نصرانیت وعیسائیت کی تاریخ کافی قدیم ہے، عہد قیصری کے آغاز میں اس علاقہ میں نصرانیت وعیسائیت کا نفوذ اور تخم ریزی ہوئی۔

اس وقت عیسائیت کی اکثریت اپنے اصل دین اور اس کی تعلیمات سے روگردانی کرکے بت پرستی میں مبتلا ہو چکی تھی فرق اتنا تھا کہ عام مشرکین قسما قسم کے بتوں کو پوجتے تھے جبکہ یہ لوگ اپنے انبیاء اور صالح لوگوں کی مورتیاں بنا کر ان کے لئے عظیم الشان عمارتیں تعمیر کرتے اور انہیں عبادت گاہ بنالیتے۔

تیونس اور اس کے اردگرد کا علاقہ جو زیادہ تر حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح ہوا وہاں ایسے تاریخی نقوش اور عمارتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔

ذیل میں نصرانیوں اور عیسائیوں کے ایسے ہی عبادت خانوں اور ان کے کچھ نقوش وآثار دکھائے گئے ہیں جو اب بھی تیونس کے شہروں سبطیلہ اور قرطاج میں موجود ہیں۔

كنيسة نصرانية من قرطاج . عدسة المؤلف

تابندہ ستارے

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

43

ابوحفصہ

دمشق پر عیسائیوں کا حملہ

۵۵۵ھ میں کچھ ایسے واقعات پیش آئے کہ قلیج ارسلان ثانی والی قونیہ اور سلطان نورالدین کے درمیان لڑائی چھڑ گئی، نورالدین نے قلیج ارسلان کو شکست دے کر ماراش اور کریسن کے مقامات اس سے چھین لیے۔ دو مسلم حکمرانوں کی اس چپقلش کو بالڈون شاہ یروشلم نے غنیمت جانا اور کئی ہزار فوج کے ساتھ دمشق پر چڑھ دوڑا۔ اسد الدین شیر کوہ جو اس خطرہ کو تاڑ کر پہلے سے راستہ میں فوج لیے پڑا تھا بجلی کی سی تیزی کے ساتھ عیسائیوں کے مقابلے کے لیے بڑھا اور دو تین کاری ضربیں لگا کر بالڈون کے سارے عزائم خاک میں ملا دیے اور وہ یروشلم واپس جانے پر مجبور ہو گیا۔

ایک دوسری روایت کے مطابق بالڈون کے حملہ کے وقت نجم الدین ایوب دمشق میں سلطان کی نیابت کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ اس نے کچھ ایسی حکمت عملی سے کام لیا کہ بالڈون نے ناکام ونامراد یروشلم کو لوٹ جانے ہی میں عافیت سمجھی۔ بہر صورت عیسائیوں نے دمشق کی فتح کا جو خواب دیکھا تھا وہ شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ اسی سال دمشق کے قاضی علامہ زکی الدین ابوالحسن علی بن محمد یحییٰ قریشی ضعیف العمری کی وجہ سے عہدۂ قضا سے مستعفی ہو گئے۔ ان کی جگہ سلطان نے قاضی کمال الدین شہرزور کو دمشق کا قاضی مقرر کیا۔

نورالدین کی عالی ظرفی

اس واقعہ کے تقریباً ایک سال بعد نومبر ۱۱۶۱ء میں بالڈون شاہ یروشلم نے وفات پائی۔ عیسائیوں کے نزدیک وہ ایک نہایت اچھا بادشاہ تھا اس لیے ان کو قدرتی طور پر اس کی موت سے سخت دھچکا لگا اور یروشلم کے نظم ونسق میں زبردست خلا پیدا ہو گیا۔ اس موقع پر بعض لوگوں نے سلطان کو رائے دی کہ عیسائیوں کے ضعف سے فائدہ اٹھا کر یروشلم پر حملہ کر دینا چاہیے۔ اگر سلطان ان لوگوں کا مشورہ قبول کر لیتا تو اس وقت یروشلم پر قبضہ کر لینا چنداں مشکل نہ تھا لیکن بلند حوصلہ اور عالی ظرف سلطان نے یہ کہہ کر اس مشورہ کو رد کر دیا:

’’ہم کو غمزدہ عیسائیوں پر رحم کھانا چاہیے۔ بالڈون ان کے نزدیک ایک بہت اچھا بادشاہ تھا۔ اس وقت جبکہ وہ اس کا سوگ منا رہے ہیں، ان پر حملہ کرنا مردانگی سے بعید ہے۔ ان کے ہوش وحواس بجا ہو لینے دو، میں ان سے ہر وقت لڑ سکتا ہوں۔‘‘

بالڈون کے بعد عیسائیوں نے اس کے بھائی اموری (یا امالرک) حاکم یافہ وعسقلان کو یروشلم کا بادشاہ منتخب کیا۔ اس کمینہ صفت انسان نے نورالدین کے اس احسان کا بدلہ اس طرح چکایا کہ چند سال بعد جب سلطان نے وفات پائی تو اس نے فوراً بانیاس پر حملہ کر دیا اور سلطان کی بیوہ سے ایک کثیر رقم لے کر محاصرہ اُٹھانے پر رضامند ہوا۔

اہل حارم کی سرکوبی

۵۵۷ھ میں حارم کے عیسائیوں نے شاہ فرانس کی شہ پر پھر سلطان کے خلاف سر اٹھایا اور نواحی علاقے کے مسلمانوں کو ستانا شروع کر دیا۔ سلطان ان کی سرکوبی کے لیے فوراً حارم پہنچا اور نہایت سختی سے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس جنگ میں مشہور مجاہد امیر مؤید الدولہ اسامہ بن مرشد بن منقذ بھی سلطان کے ہمراہ تھا۔ اہل حارم کی مدد کے لیے اطراف وجوانب کے کئی عیسائی امراء اپنے جتھے لے کر آئے لیکن سلطان کی زبردست قوت سے سر پھوڑ کر رہ گئے۔ آخر تنگ آ کر اہل حارم نے پچاس ہزار دینار سرخ تاوان جنگ دے کر سلطان سے اپنا پیچھا چھڑایا اور سلطان مظفر ومنصور حلب کی طرف چلا گیا۔

ایک عظیم سعادت

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

۵۵۷ھ/۱۱۶۲ء میں جب سلطان نورالدین کا آفتابِ اقبال نصف النہار پر چمک رہا تھا، اسے ایک عظیم سعادت نصیب ہوئی۔ اس واقعہ کو جسے فی الحقیقت ایک تاریخی معجزہ قرار دیا جا سکتا ہے علامہ سمہودیؒ نے اپنی تاریخ ’’خلاصۃ الوفا‘‘ کے باب ’’بنا گنبد خضرا روضۂ مقدس سید الوریٰ ﷺ‘‘ میں جمال اسوی قدس سرہ کے رسالہ ’’منع الولاۃ عن استعمال النصاریٰ‘‘ کے حوالہ سے بالتفصیل درج کیا ہے۔ کئی دوسرے مسلم مؤرخین نے بھی اس واقعہ کو بادنیٰ تغیر بیان کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:

سلطان نورالدین ایک عابد شب بیدار تھا اور رات کا بیشتر حصہ عبادت ومناجات میں گزارتا تھا۔ اس کا معمول تھا کہ نماز عشاء کے بعد بکثرت نوافل پڑھتا اور پھر رسول اکرم ﷺ پر سینکڑوں مرتبہ درود بھیج کر تھوڑی دیر کے لیے بستر پر لیٹ جاتا۔

چند ساعتوں کے بعد پھر نماز تہجد کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا اور صبح تک نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ عبادت میں مشغول رہتا۔ ۵۵۷ھ/۱۱۶۲ء کی ایک شب وہ اوراد ووظائف سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹا تو خواب میں تین بار رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ ہر مرتبہ دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا: ’’نورالدین یہ آدمی مجھے ستا رہے ہیں، ان کے شر کا استیصال کر۔‘‘

نورالدین یہ خواب دیکھ کر سخت مضطرب ہوا۔ بار بار استغفار پڑھتا اور رو رو کر کہتا ’’میرے آقا ومولا کو میرے جیتے جی کوئی ستائے، یہ نہیں ہو سکتا، میری جان، آل اولاد سب آقائے مدنی ﷺ پر نثار ہے، خدا اس دن کے لیے نورالدین کو زندہ نہ رکھے کہ حضور ﷺ غلام کو یاد فرمائیں اور وہ دمشق میں آرام سے بیٹھا رہے۔‘‘

روشن ماضی

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

5

ابومحمد

انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے کہا: میں اپنے پہلے نظریہ پر قائم ہوں میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

اس مایوس کن جواب سے وہ غصہ سے کانپ اُٹھا، اس نے حکم دیا کہ اس کے پاؤں میں اور زیادہ بوجھل بیڑیاں پہنادی جائیں۔

امام صاحب کا بیان ہے:

’’مجھے جیل سے ابو اسحاق کے گھر تک پیدل چلنے کا حکم دیا گیا میں نے چلنے کی پوری کوشش کی لیکن بیڑیاں اس قدر وزنی تھیں کہ میرے لئے پاؤں اُٹھانا مشکل تھا، جب میں پاؤں اُٹھانے کی کوشش کرتا تھا تو پاؤں سخت درد کرتے تھے۔ آخر مجبور ہو کر میں نے اپنے پائجامہ سے ازار بند نکالا۔ اس کو گدی بنا کر بیڑیوں کے نیچے رکھا تاکہ چلا جا سکے اور پائجامہ بلا ازار بند کے ایسے ہی اڑس لیا۔ لیکن یہ ترکیب بھی کارگر ثابت نہیں ہوئی اس لئے کہ وزن کی وجہ سے پاؤں اُٹھانا محال تھا، جب انہیں یقین ہو گیا کہ میرا پیدل چلنا ناممکن ہے تو مجھے ایک سواری پر بٹھایا گیا، پاؤں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں۔ کسی دوسرے کے سہارے کے بغیر سواری پر بیٹھنا آسان نہ تھا چنانچہ قریب تھا کہ میں سواری سے زمین پر منہ کے بل گر پڑتا، لیکن اللہ نے محفوظ رکھا اور ابو اسحاق کے گھر آدھی رات کے وقت پہنچ گیا، مجھے ایک تاریک کمرے میں بند کر کے تالہ لگا دیا گیا۔ نماز پڑھنے کے لئے قبلہ کی سمت معلوم کرنا بھی مشکل تھا۔ میں نے اجتہاد سے کام لیتے ہوئے نماز پڑھی، صبح ہونے پر مجھے خلیفہ معتصم کی کچہری میں پیش کیا گیا۔

وہاں احمد بن ابی داؤد اور اس کے ساتھی بھی موجود تھے، میں ان کے بالکل نزدیک کھڑا کیا گیا، اس نے مجھے آگے بڑھنے کا موقع دیا۔

وہاں کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے خلیفہ معتصم نے مجھے اپنے قریب بیٹھنے کو کہا میں بیٹھ گیا، لیکن بیڑیاں اتنی بوجھل تھیں کہ میں ان کا بوجھ برداشت نہیں کر سکا۔

یہ ایسا موقع تھا جب معتزلہ کے لیڈر چاہتے تھے کہ امام کو قتل کرا کر اہل سنت والجماعت کے اس بلند مینارہ کو منہدم کر دیا جائے۔ اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابی داؤد، عبدالرحمٰن بن عرعرہ، برغوث، شعیب وغیرہ ایسے لوگ تھے جو امام صاحب کی شمع حیات کو بجھانے پر تلے ہوئے تھے۔ امام احمدؒ اس بات کو محسوس کر رہے تھے۔ لیکن موت کا خوف ان کو جادۂ حق سے متزلزل نہ کر سکا۔ معتصم کی کچہری میں پیش ہوئے تو انہوں نے نہایت بے نیازی سے معتصم سے کہا:

’’امیر المومنین! آپ کے خاندانی بھائی (رسول اللہ ﷺ) لوگوں کو کس چیز کی دعوت دیتے ہیں؟‘‘

اس نے جواب دیا: ’’توحید کی‘‘

امام صاحب نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ واحد ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے گویا میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو پوری طرح تسلیم کرتا ہوں، پھر آپ لوگ مجھے مجرم کیوں سمجھتے ہیں؟

آپ کے جدامجد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وفد عبدالقیس کی حدیث روایت کی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ...... میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں، اول یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور یہ گواہی دو کہ اللہ ہی عبادت کے لائق ہے، دوسرے نماز قائم کرو تیسرے زکوٰۃ ادا کرو اور چوتھے مال غنیمت سے پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کراؤ۔

’’امیر المومنین! میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث بھی سناتا ہوں جس کو حبیب صحابی نے اس طرح روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ صحابہ کی محفل میں پہنچے تو فرمایا ’’اے لوگو! خوش ہو جاؤ۔ اس لئے کہ تم اللہ کے واحد معبود ہونے کی گواہی دیتے ہو اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہو، نیز تم یہ تسلیم کرتے ہو کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اللہ کی جانب سے ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں ہے، تم اس کو مضبوطی سے پکڑ لو، پھر نہ تو تم گمراہی کے گڑھے میں گرو گے اور نہ عذاب الٰہی میں پکڑے جاؤ گے۔‘‘

’’اے امیر المومنین! قرآن پاک اللہ کا علم ہے اور جو شخص اللہ کے علم کو مخلوق سمجھتا ہے وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔‘‘

☆......☆......☆

خواتینِ اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

یا یہ پڑھے:

یاحی یا قیوم برحمتک استغیث (مستدرک حاکم)

اے زندہ اور اے قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے واسطہ سے فریاد کرتا ہوں۔

یا یہ پڑھے:

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں (گناہ کر کے) اپنی جان پر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

قرآن شریف میں ہے کہ ان الفاظ کے ذریعے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا۔ (سورۃ الانبیاء: ع ۶)

اور حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کبھی کوئی مسلمان ان الفاظ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعاء قبول فرمائیں گے۔ (ترمذی)

جس کے پاس صدقہ کرنے کو مال نہ ہو یہ درود پڑھا کرے:

اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک وصل علی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات (الترغیب عن ابن حبان)

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور تمام مومنین ومومنات، مسلمین ومسلمات پر (بھی) رحمت نازل فرما۔

شب قدر کی یہ دعاء ہے:

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (ترمذی)

اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے، معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے لہٰذا تو مجھے معاف فرمادے۔

اپنے ساتھ احسان کرنے والے کو یہ دعاء دے:

جزاک اللہ خیرا (مشکوٰۃ)

تجھے اللہ (اس) کی جزائے خیر دے۔

جب قرضہ ادا کر دے تو اس کو یوں دعاء دے:

اوفیتنی اوفی اللہ بک (حصن)

تو نے میرا قرضہ ادا کر دیا۔ اللہ تجھے (دنیا و آخرت) میں بہت دے۔

جب اپنی کوئی محبوب چیز دیکھے تو یہ پڑھے:

الحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات (حصن)

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔

اور جب کبھی دل برا کر دینے والی چیز پیش آئے تو یوں کہے:

الحمد للہ علی کل حال

ہر حال میں اللہ تعریف کا مستحق ہے۔ (حصن)

جب کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ پڑھے:

اللھم راد الضالہ وھادی الضالۃ انت تھدی من الضلالۃ اردد علی ضالتی بقدرتک وسلطانک فانھا من عطائک وفضلک (حصن حصین)

اے اللہ! اے گم شدہ کو واپس کرنے والے اور راہ بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے تو ہی گمشدہ کو راہ دکھاتا ہے۔ اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعہ میری گم شدہ چیز کو واپس فرما دے کیونکہ بے شک تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے ملی تھی۔

جب نیا پھل پاس آئے تو یہ پڑھے:

اللھم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا

اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور غلہ ناپنے کے پیمانوں میں برکت دے۔

اس کے بعد اس پھل کو اپنے سب سے چھوٹے بچے کو دے دے۔ (مسلم)

یا اس وقت اس مجلس میں جو سب سے چھوٹا بچہ ہو اس کو دے دے۔ (حصن)

بارش کے لیے تین بار یہ دعاء پڑھے:

اللھم اغثنا (مسلم)

اے اللہ! ہماری فریادرسی فرما۔

عجائبِ قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون: ۱۴)

حکایت:

کہتے ہیں کہ ایک شیر نے لنگرگاہ میں آکر دیکھا کہ کشتی کی رسی ایک درخت سے بندھی ہے اور وہ وقت شب کا تھا پس یہ سمجھا کہ کوئی نہ کوئی شخص اس رسی کے کھولنے کے واسطے ضرور آئے گا پس شیر اپنی آنکھیں بند کیے چپکے اس درخت کے نیچے لیٹ رہا اور آنکھوں کو اس واسطے بند کیا کہ شب کو مثل شعلہ کے چمکیں گی تو لوگ پہچان جائیں گے پس وہی ہوا کہ جو شخص اس رسی کے کھولنے کے واسطے آتا تھا اس کو مار ڈالتا تھا بعد کئی آدمیوں کے مرنے کے معلوم ہوا۔

خواص:

اگر اس کا دماغ روغن زیتون میں ملا کر عضو رعشہ دار پھڑکتے ہوئے پر ملیں مفید ہے اگر اس کے دانت لڑکے کے گلے میں آویزاں کریں بلا درد وتکلیف کے دانت نکلیں جو کوئی اس کے دانت اپنے پاس رکھے درد دندان سے بے خوف ہو اگر اس کا زہرہ نوش کرے دلیری ہو اور مرگی اور فیل پا کا عارضہ دور ہو، اس کا آنکھ میں لگانا روانی خون کو بند کرتا ہے اگر خنازیر یعنی کنٹھ مالا پر ملیں مفید ہے اور چربی اس کی بواسیر اور آماس گرم کو بھی نافع ہے تیز جھائیں اور پھوڑوں کو، اگر اپنے چہرہ پر ملیں بے خوف ہو جائے اور کوئی درندہ اس کے پاس نہ آئے اگر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کی چربی روغن گل کے ہمراہ چہرہ پر غازہ کریں جو کوئی اس کو دیکھے خوف کھائے اس کا گوشت فالج اور استرخا والے کو نافع ہے اس کے خون کی مالش سے سرطان جو ایک عارضہ ہوتا ہے دور ہو جاتا ہے اگر ہینگ میں ملا کر برص پر لگائیں زائل ہو جائے، اس کا پنجہ جس آدمی کے پاس ہو اس کے گرد کوئی درندہ نہ آئے اگر اس کا پنجہ جس پانی میں گرے اور اس کا پانی جو جو چارپایہ پئے ایسا لاغر ہو کہ کبھی فربہی نہ آئے اس کے پوست پر بیٹھنے سے صاحب بواسیر کو منفعت ہے اس کی آواز جس گھوڑے کے کان میں پہنچے بیمار ہو جو کوئی اس کی پیشانی کا چمڑا پگڑی یا ٹوپی کے نیچے پیشانی کے پاس چھپائے تو لوگ اس سے ہیبت کھائیں اور بادشاہوں کی نظر میں عزیز ہو اگر اس کا چمڑہ دوسرے درندوں کی کھال میں پیچیدہ کریں اس کا رویاں آپ سے آپ جھڑ جائے اور اگر بال اس کے جلا کر اس کی خاکستر موم روغن میں ملا کر آبلہ پر لگائیں فوراً اچھا ہو جائے اگر اس کے سرگین کو شراب میں ملا کر کسی شرابی کو پلائیں دوبارہ اس کو خواہش شراب کی نہ ہوگی بلکہ شراب کا دشمن ہو جائے گا۔

☆......☆......☆

طب نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ

158

اس کی وجہ یہ ہے کہ کتے کا زہر اس کے لعاب میں سرایت کیے ہوتا ہے تو جب وہ برتن میں منہ ڈالتا ہے تو وہ لعاب اس میں سرایت کر جاتا ہے، جیسے کاٹنے سے اس عضو میں وہ زہر سرایت کرتا ہے اور ایسے کتے کا جھوٹا پانی پینے والے میں بھی وہی اثر کرتا ہے جو کاٹے ہوئے انسان میں اس کا کاٹنا اثر کرتا ہے۔

یہی سبب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پیش بندی اور امت پر شفقت فرماتے ہوئے ایسے کتے کے برتن میں منہ ڈالنے پر برتن کو دھونے کا حکم دیا ہے۔

کبھی کتے کا کاٹا ہوا انسان فوری طور پر پانی سے نہیں گھبراتا بلکہ ایک ہفتہ یا دو ہفتے کے بعد بھی چھ ماہ کی مدت تک گھبرا سکتا ہے۔

اگر دیوانے کتے کی علامت مشتبہ ہو جائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے اس خون سے لتھیڑ دیا جائے جو کاٹنے سے نکلا ہے اور اس ٹکڑے کو کسی دوسرے کتے کی طرف پھینک دیا جائے، اگر وہ اسے کھالے تو جس کتے نے کاٹا ہے وہ دیوانہ نہیں ہے اور اگر نہ کھائے تو وہ دیوانہ ہے۔

علاج اس کا یہ ہے: کاٹی ہوئی جگہ کو شق کر کے اس پر نشتر لگایا جائے اور زوردار طریقہ سے اسے منہ سے کھینچا جائے اور کوشش کی جائے کہ زخم کھلا رہے تاکہ فاسد مادہ اس سے خارج ہو جائے اور اس علاج میں آب جو، بکری کے بچہ کا گوشت اور راحہ استعمال کیا جائے۔

ایسے کتے کا کاٹا ہوا شخص بعض اوقات پیشاب میں عجیب لحمی اشیاء خارج کرتا ہے جیسے چھوٹے چھوٹے کتے ہوں، چوسنے والے کو چاہیے چوستے وقت اپنے منہ کو روغن گلاب لگالے۔

کاٹے ہوئے شخص کا علاج نیند ترک کرنے سے ہوتا ہے، اس لیے کہ سونے سے زہر کا اثر جسم کے اعماق تک سرایت کرتا ہے اور مقام گزیدہ پر نشتر لگایا جائے اور حسب سابق اس کو منہ سے چوس لیا جائے۔ فصد کرنا بھی بدن میں زہر سرایت کر جانے کے بعد مفید ہوتا ہے لیکن شروع میں مفید نہیں ہے۔ باقی سانپ کے ڈسنے کی دو حالتیں ہیں: ایک وقت میں سرد اور دوسرے وقت میں گرم۔

☆......☆......☆

الادب والادیب

فخر اولین ﷺ

وہ آئے ہیں جہاں میں رحمۃ للعالمیں ہو کر
پناہِ بیکساں بن کر، شفیع المذنبیں ہو کر
خرد کیا کر سکے گی رفعتوں کا اُن کی اندازہ
فلک بھی رہ گیا جن کے لیے فرش زمیں ہو کر
انہوں نے اس طرح سے گلشنِ ہستی سنوارا ہے
کہ دنیا رہ گئی ہے رشکِ فردوس بریں ہو کر
ضمیر آدمیت میں اُن ہی کا نور شامل ہے
وہ سب نبیوں کے بعد آئے ہیں فخر اولیں ہو کر
قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذروں کو
ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہو کر
یتیم وبے نوا سمجھا تھا جن کو اہل نخوت نے
جہاں پر چھا گئے وہ سرورِ دنیا ودیں ہو کر
نگاہِ اولیں کیفی کی جب روضہ پہ ہو یارب
تمنا ہے کہ رہ جائے نگاہ واپسیں ہو کر

(محمد زکی کیفی)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ خیریت سے ہونگے اور القلم کی ترقی کے لیے کوشاں ہونگے۔

ماشاء اللہ القلم اخبار بہت ہی خوب جا رہا ہے۔ آج جبکہ میڈیا ملعون اور دوسرے دنیاوی اخبار مسلمانوں کو کفر کا غلام بنانا چاہ رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو کم کرنے کے درپے ہیں تو وہاں القلم جیسا دینی اخبار مسلمانوں کو آزادی کی زندگی اور کفر سے نفرت سکھا رہا ہے اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا رہا ہے بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اور القلم اخبار کو جاری وساری رکھے۔

والسلام

(محمد عبدالرشید، بہاولپور)

فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَة

السلام علیکم
طلحہ السیف
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

برہان مظفر وانی نے بتا دیا کہ کشمیر میں نوجوان تحریکِ جہاد سے نہ دور ہوئے ہیں اور نہ کسی اور حل کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔

شہید کے والد نے واضح پیغام دے دیا ہے کہ شہداء کے وارث قربانیاں دینے سے تھکے نہیں۔

کشمیری قوم نے واشگاف اعلان کر دیا ہے کہ وہ مجاہدین کے ساتھ ہے اور تحریکِ جہاد سے نہ تھکی ہے، نہ مایوس ہوئی ہے۔

جنازے کا جم غفیر دکھا رہا ہے کہ انڈیا ناکام ہوگیا اور اس کا خاموش ساتھ دینے والے پاکستانی حکمران بھی۔

افضل گورو شہید کا مسکراتا چہرہ سامنے آتا ہے تو ان کی مسکراہٹ مزید گہری نظر آتی ہے ایک احساس فتح لئے ہوئے کہ

''میں کامیاب ہوگیا، رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا''......

برہان مظفر وانی اور اس جیسے تعلیم یافتہ نوجوان جنہوں نے ہندوستانی استعمار کے خلاف ہتھیار اُٹھا رکھے ہیں اور تحریکِ جہاد سے وابستہ ہیں، کشمیری قوم کی چوتھی نسل کے نمائندے ہیں اور یہ نسل شاید اب تک کی سب سے باشعور نسل ہے۔ یہ تعلیم یافتہ ہیں، انہوں نے ایک زمانہ تحریک جہاد سے تنفر اور دوری کا گذارہ ہے، یہ جن تعلیمی اداروں میں پروان چڑھے ہیں انہیں وہاں دن رات یہ پڑھایا اور سمجھایا گیا کہ تحریک آزادی اور خصوصاً مسلح جہاد کشمیری قوم کے مفاد میں نہیں، یہ بیرونی ایجنڈا ہے، آزادی کی بات کرنے والے قوم کے دشمن ہیں، پاکستان سے آنے والے جہادی ہی وادی اور اہل وادی کے تمام مسائل کے ذمہ دار ہیں۔ ہندوستان کشمیری قوم کا محسن ہے۔ حکومت اس قوم کو خاص مراعات اور تعلیمی کوٹے دے رہی ہے۔ کشمیری قوم کی بقاء ہندوستان کے ساتھ رہنے میں ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ نسل ایسے ایام میں جوانی اور عملیت کی عمر کو پہنچی ہے جس میں پاکستان کی بے رُخی اور بے وفائی کے سبب تحریکِ جہاد کمزوری پکڑ چکی تھی اور اس کا وہ زور باقی نہیں رہا تھا جو نوے کی دہائی میں تھا۔ مجاہدین سخت حالات سے دوچار تھے اور تحریک کو بچانے کے لئے تگ و دو کر رہے تھے۔ انہیں ہندوستان کی طرف سے تو مزاحمت تھی ہی اب پاکستان سے بھی چھپنا پڑ رہا تھا۔ پرویز مشرف ملعون کی پالیسی کے سبب ناقابل عبور خونی باڑ مجاہدین کا راستہ روکے کھڑے تھی۔ مجاہدین کی وہ قیادت شہید ہو چکی تھی جس نے کشمیری قوم کی ایک پوری نسل کو درسِ جہاد دیا تھا اور اسلحہ تھما کر میدان میں اتارا تھا۔ اب کشمیر میں جہاد اپنی بقاء کی تگ و دو میں تھا اور دعوت جہاد بند تھی جبکہ تحریک مخالف سرگرمیاں عروج پر تھیں۔ ایسے حالات میں اور اس ماحول میں پروان چڑھنے والے نوجوان کے بارے میں ہندوستانی سرکار کو اور اس کی ہم نوا پاکستانی حکومتوں کو کافی حد تک اطمینان تھا کہ یہ نسل غلامی کو بشکریہ قبول کر لے گی۔ مراعات اور تعلیم کے لالی پاپ پر راضی ہو جائے گی۔ خصوصی فنڈ سے بہل جائے گی اور بالی ووڈ کی رنگینیوں میں کھو کر آزادی کا نعرہ بھول جائے گی، لیکن یہ سب کچھ محض خام خیال ثابت ہوا اور نتائج اندازوں سے بالکل برعکس آئے۔ اس وقت اسی تعلیم یافتہ نوجوان کے ہاتھ میں اسلحہ ہے اور زبان پر آزادی کا نعرہ۔ اسے کلاشن کوف میسر آ جائے تو لے کر جنگلوں کو مسکن بنالیتا ہے اور وہ نہ ملے تو پتھر اور غلیل ہاتھ میں لئے گلیوں بازاروں میں آزادی اور جہاد کے نعرے بلند کرتا پھرتا ہے۔

جہادِ کشمیر کا علم تھامے یہ نسل پچھلی نسلوں سے زیادہ باشعور ہے اور زیادہ جذباتی۔ یہ سکے کے دونوں رُخ دیکھ کر اپنے شعور اور تجربہ کی بناء پر اس فیصلے کو پہنچی ہے کہ جہاد کے سوا کوئی حل نہیں، آزادی کے علاوہ کوئی آپشن نہیں۔ یہ محض سنی سنائی پر چلنے والی نہیں، دلیل و منطق کی بناء پر فیصلے کرنے والی قوم ہے۔ یہ اس زمانے کے فرد ہیں جہاں روایت پسندی سے زیادہ عقلیت پسندی کا غلغلہ ہے۔ لہٰذا قوم کے اس طبقے کو اس فیصلے سے ہٹانا بہت مشکل ہے۔ فلسطین کی مثال دنیا کے سامنے ہے۔ نسلِ نو کا جدید تعلیم یافتہ فلسطینی جذبہ ایمانی، جذبہ جہاد اور جذبہ حریت اور یہود دشمنی میں قدیم فلسطینی سے بڑھ کر ثابت ہوا ہے۔ اس کے ہاتھ میں آنے کے بعد مزاحمت جوان ہوئی ہے، توانا ہوئی ہے اور پہلے سے بڑھ کر تباہ کن ہوگئی ہے۔ وہ اب اتنی بات سننے کرنے کا بھی روادار نہیں جو پہلے والے کر اور سن لیا کرتے تھے۔ اس نوجوان کا ظاہری حلیہ اگرچہ روایت سے ہٹ کر ہے، اس کی دینی معلومات بھی پہلوں سے کم تر ہیں اور عمل میں بھی ان سے کمزور ہوسکتا ہے لیکن اس میدان میں وہ پہلوں کو پیچھے چھوڑ چکا ہے۔ یہی صورتحال اس وقت کشمیر میں برپا ہے اور اس کا منظر عام پر آنا چھوٹے سے بہانے کا منتظر رہتا ہے۔ پُرسکون موجوں کو اضطراب میں آنے کے لئے تحریک سی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ [illegible] کی یہ مسکراہٹ نہ چھین سکا بلکہ اسے دوام بخش گیا۔

اور پھر ان کی یہ دعوت اور درد دل جونہی کشمیری نوجوان تک پہنچا ایک انقلاب برپا ہوا اور تحریک سے مایوس ہو رہا نوجوان واپس ایمان و عزیمت کے اسی راستے پر لوٹ آیا۔ انہی کی طرح تعلیمی میدانوں میں ہمیشہ ٹاپ کرنے والا نوجوان ''شوکت لون'' وادی میں فکر افضل گورو کا ترجمان بن کر ابھرا اور اس نئے دور کا اعلان کرنے والا بنا۔ لون جیسے جانبازوں کے ہتھیار اٹھانے کی خبر انڈین ایوانوں میں زلزلوں کی طرح گونجی اور کشمیر کے مرغزاروں میں گویا ''صور جہاد'' ثابت ہوئی۔

بقیہ صفحہ ۵ پر

شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر — ۱ — 16 جولائی

دورہ اساسیہ — ۲ — 30 جولائی

دورہ تربیہ — ۱ — 22 جولائی

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ — ۱ — 15 جولائی تا 21 جولائی

بمقام: [illegible]

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ — ۱ — 29 جولائی تا 04 اگست

بمقام: مدرسہ شان بن سلمہ، گاؤں جوگیان، فقیری اسلم شاپ، علاقہ کرتاب فارم، پشاور

0315-9324524

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوب خادم (28.06.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، جس نے "قید" سے رہائی عطاء فرمائی.. آج 22 رمضان ہے...... وہ بھی 22 رمضان تھا مگر جمعہ کا دن.. رمضان اور جمعہ کا عجیب جوڑ ہے.. غزوہ بدر سے فتح مکہ تک.. اور پھر قیامت تک.. رمضان میں جمعہ کے دن فتح ملے یا شہادت.. دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں.. اس دن قندھار ائرپورٹ پر.. انڈیا کی وہ ذلت لکھی گئی جسے وہ کبھی نہیں بھولے گا.. ذلت، رسوائی اور شکست کی کالک منہ پر ملے جو بھارتی قندھار سے دہلی جارہے تھے.. ان کی قیادت جسونت سنگھ اور اجیت دوول کر رہے تھے".. اجیت دوول "آج کل "مودی" کا سلامتی مشیر ہے.. سترہ سال ہو چکے.. انڈیا اپنی اس شکست کو دھونے کیلئے اربوں ڈالر خرچ کر چکا.. اب اسے کامیابی کی کچھ امید بندھی ہے تو.. ایران، افغانستان اور پاکستان میں.. اس نے اپنے ایجنٹوں کے لئے اپنے خزانے کا منہ کھول دیا ہے.. کئی سیاستدان، کئی صحافی مرد، عورتیں.. اور کئی دانشور تیزی سے سرگرم ہو چکے ہیں.. مگر اللہ ایک ہے.. وہ غالب ہے، وہ قادر ہے.. وہ دیکھو! پھر بائیس رمضان المبارک مسکرایا ہے.. بڑی آن سے، بڑی شان سے.. کوئی نہ بھولے.. ہم رہیں یا نہ رہیں.. غزوہ ہند رہے گا.. اور آگے بڑھے گا.. اور بڑھتا ہی چلا جائے گا ان شاء اللہ.. سلام بابری مسجد، سلام افضل گورو..

والسلام

مکتوب خادم (29.06.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم سے بچائے.. حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہم پر ایک بڑا احسان کہ.. ان کی برکت سے یہ انمول اور قیمتی دعاء ہم تک پہنچی.. اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا.. یا اللہ! آپ بہت معاف فرمانے والے، معافی کو پسند فرمانے والے تو پھر ہمیں معاف فرما دیجئے نا!.. سبحان اللہ عجیب دعاء ہے.. تین بڑے روحانی امراض کا علاج ہے اور بہترین استغفار ہے.. آج کل کی راتیں اگر اس دعاء سے معطر ہوں تو مزہ آجائے.. سجدے میں بھی یہی دعاء، رکوع میں بھی یہی دعاء.. اٹھتے، بیٹھتے بھی یہی دعاء.. رمضان المبارک مہم میں صرف "پنجاب " کمزور جارہا ہے.. وہاں حکومتی جبر بہت زیادہ ہے.. حالانکہ پنجاب کا وزیر اعلیٰ ایک کشمیری ہے.. اچھا اس بات کو چھوڑیں.. ایک اور بات سنیں.. کشمیر کے ہندو.. کشمیری پنڈت کہلاتے ہیں.. یہ دنیا کی بدترین، جھوٹی ترین اور مکار ترین قوم ہے.. اس کی تین خصوصیات ہیں.. زیادہ کھانا، بہت جھوٹ بولنا اور خود کو مسلمانوں کا دوست یا مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانا.. آج کل محبوبہ مفتی کی حکومت ان کشمیری پنڈتوں کو واپس کشمیر لا رہی ہے.. اچھا یہ بھی چھوڑیں.. رمضان المبارک مہم کا اہم ترین مقابلہ " 27 رمضان بروز اتوار ہے " .. بابری مسجد مقابلہ.. "محنت شروع.. اللہ اکبر..

والسلام

مکتوب خادم (30.06.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ..

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے "..لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر..

(انمول نکتہ) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد آسمانوں کا نظام تبدیل فرما دیا گیا.. شیاطین کیلئے چوکیاں قائم ہوئیں.. اور آسمانوں کے دروازوں پر نیا کوڈ لگ گیا.. اب آسمانوں پر وہی عمل جاسکتا ہے جس کے ساتھ "لا الہ الا اللہ " بھی ہو اور "محمد رسول اللہ " بھی ہو.. اور آسمانوں پر وہی انسانی روح جاسکتی ہے جو لا الہ الا اللہ کے ساتھ "محمد رسول اللہ " پر بھی ایمان رکھتی ہو..

(سخت محرومی) پس جو "محمد رسول اللہ" پر ایمان نہیں رکھتے نہ ان کا کوئی عمل اوپر قبولیت کے لئے جاسکتا ہے اور نہ ان کی روح اوپر جاسکتی ہے.. وہ اور ان کے اعمال نیچے قید خانے "سجین" میں جاتے ہیں.. خواہ وہ بلین ڈالرز خیرات کر دیں

(آگے پیچھے انجن) اسی لئے ہر دعاء کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھا جاتا ہے.. یہ درود شریف آسمانوں کے دروازے کھلواتا ہے

(ایک دلیل) معراج کی رات جب جبرئیل امین نے آسمانوں کے دروازوں پر داخلے کی اجازت مانگی تو پوچھا گیا.. ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دروازے کھلتے گئے.. جبرئیل امین کو تو ہر وقت اجازت ہے مگر انسانوں کے لئے.. اب یہ اجازت "محمد صلی اللہ علیہ وسلم " کے ساتھ مشروط ہے

(مقابلہ حسن) درود و سلام میں قبولیت کا راز ہے اسے سعادت سمجھیں، کبھی نہ چھوڑیں آج مغرب سے جمعہ شریف اور مقابلہ حسن مرحبا.. (شاندار) اتوار کو مہم کا "بابری مسجد مقابلہ" ہے.. دل اور جان سے محنت کریں..

والسلام

مکتوب خادم (01.07.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ اکبر کبیرا.. (خوشی) دو دن پہلے دیکھا.. بعض لوگ افطار کے وقت شربت لئے اپنے گھروں کے باہر کھڑے تھے تاکہ.. راہ گزرتے روزہ داروں کو افطار کرا سکیں.. یہ منظر دل کو خوشی دے گیا.. بڑی باصفات امت ہے حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی.. یا اللہ! اس امت کو اس کی عزت، شوکت اور اس کے اخلاق واپس عطاء فرما

(صلوٰۃ التسبیح) یہ نماز امت کو حضرت چچا جی محترم سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی برکت سے ملی.. میں جب بھی حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا نام لیتا ہوں یا ان کو یاد کرتا ہوں تو دل میں ایک عجیب سی مٹھاس آجاتی ہے".. صلوٰۃ التسبیح "جن روایات میں آئی ہے ان کی سند کمزور ہے.. مگر حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی توثیق بڑی اہم ہے.. آخری عشرے کے لئے یہ نماز بڑی نعمت ہے.. پنجاب کے رفقاء اگر اس کے ذریعہ دعاء مانگیں تو ان شاء اللہ مہم میں سب سے آگے نکل جائیں گے..

(بابری مسجد شہید مقابلہ) بابری مسجد کا معاملہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں.. لوگ کم عقلی یا جذبات میں کہہ جاتے ہیں کہ تمہیں بابری مسجد تو یاد ہے فلاں مسجد کے لئے تم نے کیا کیا؟.. ہر مسجد سر آنکھوں پر.. اور ہم نے الحمد للہ ہر مسجد کے مسئلہ پر آواز اٹھائی، قربانی پیش کی مگر بابری مسجد برصغیر کے ساتھ کروڑ مسلمانوں کے مستقبل کا امتحان ہے.. بابری مسجد کو نہیں بھلایا جاسکتا.. بابری مسجد ضرور بنے گی ان شاء اللہ.. ستائیس رمضان "بابری مسجد شہید مقابلہ "یاد رہے، یادگار رہے..

والسلام

مکتوب خادم (02.07.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ شہداء بابری مسجد کے درجات بلند فرمائے

(یادوں کا طوفان) آج اچانک یادوں کا طوفان آیا.. لکھنؤ سے فیض آباد کا سفر.. فیض آباد سے ایودھیا.. پھر بابری مسجد شہید کے قدموں میں حاضری.. پولیس کا گھیراؤ.. اللہ تعالیٰ کی نصرت.. میں خود گاڑی چلا کر نکل گیا.. دل کا زخم مزید گہرا ہوا.. سب مناظر ابھی تک آنکھوں میں ہیں..

(شہید ماں کے شہید بیٹے) پھر "جیش " بن گئی تو شہید بابری مسجد نے ماں کی طرح بیٹوں کو پکارا.. حذیفہ سائیں تڑپ اٹھے.. ساتھ استاذ ابوطلحہ اور پہلوان پاملا.. شہید ماں اکیلی لیٹی تھی.. اب اسی کے شہید بیٹے اس کی گود میں جمع ہونا شروع ہوئے اور انڈین سامراج لرز کر رہ گیا

(زہریلا خطرہ) برصغیر کے مسلمانوں کے لئے "آر ایس ایس" سب سے بڑا خطرہ ہے.. ہندو نظریاتی تنظیم جو انگریزوں کے تعاون سے قائم ہوئی.. باقی جو نام آپ سنتے ہیں شیو سینا ہو یا بجرنگ دل یہ اس "آر ایس ایس" کی اولاد ہیں.. آر ایس ایس کے نقشے میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے کوئی جگہ نہیں.. مودی اسی تنظیم کا رکن ہے.. بابری مسجد کی شہادت ایک بڑے منصوبے کا آغاز تھی.. مگر شہداء کی برکت سے وہ منصوبہ ابھی تک رکا ہوا ہے.. برصغیر میں "جیش محمد" ہی "آر ایس ایس" کا توڑ ہے.. دشمن یہ سمجھ چکے کاش دوست بھی سمجھ جائیں.. کل کے مقابلے میں.. بابری مسجد کے پتھروں کو امنگوں سے بھر دیں.. بابری مسجد شہید مقابلہ شروع..

والسلام

مکتوب خادم (03.07.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا محمد

(جھگڑے ختم) خاندانی جھگڑے بڑی خطرناک چیز ہے.. یعنی اپنے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کے ساتھ جھگڑے.. یہ جھگڑے انسان کی عزت پامال کرتے ہیں.. اس کے رزق کو تنگ کرواتے ہیں.. ان جھگڑوں میں فتح پانا حقیقت میں شکست ہے.. جی ہاں ظاہر میں جو جیت جاتا ہے حقیقت میں وہ ہارتا ہے.. خاندانی جھگڑوں میں کامیاب وہ ہے جو معاف کرے، ہار جائے اور صبر سے کام لے.. قرآن مجید کی "سورہ الکوثر" میں بڑی تاثیر ہے.. یہ سورت جھگڑوں کو مٹاتی ہے اور ان میں کامیابی دلاتی ہے.. والدین، میاں بیوی، بھائی، بہن اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ جھگڑا ہو تو.. یہ سورۃ روز چالیس بار یا سات بار پڑھ کر دعاء کریں.. ان شاء اللہ دل جڑ جائیں گے جھگڑے جھاگ بن کر اڑ جائیں گے.. اسی طرح عدالتی مقدمات میں کامیابی کے لئے بھی.. بشرطیکہ آپ حق پر ہوں.. یہ سورت مجرب ہے..

(کئی گنا برکت) جب بھی کسی سے اپنے پیسے لیں تو لیتے وقت پڑھیں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.. "یا "بسم اللہ.. "تو ان پیسوں میں کئی گنا برکت آجاتی ہے.. یعنی اگر ہزار روپے لیتے ہوئے "بسم اللہ" پڑھ لی تو ان ہزار روپوں سے اتنے کام ہوجائیں گے جو پانچ، دس ہزار میں ہوتے ہیں ان شاء اللہ.. آج آپ سب "بابری مسجد مقابلے" میں پسینہ بہا رہے ہیں تو اس خوشی میں یہ دو قیمتی تحفے.. بطور ہدیہ پیش کر دیے.. اللہ تعالیٰ نافع بنائے..

والسلام

مکتوب خادم (04.07.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ سے "مغفرت" کا سوال ہے

(تبریک) مبارکباد اور دعائیں صوبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور صوبہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے.. یہ جوڑی بابری مسجد مقابلہ بھی جیت گئی.. مبارکباد اور دعائیں مہم میں شریک تمام افراد کے لئے.. آپ سب بڑا مقابلہ جیت گئے ..

(قیمتی نکتہ) اللہ تعالیٰ کے اولیاء.. یعنی اللہ والوں کی زندگی کا آخری حصہ بڑا خاص ہوتا ہے.. اس حصے میں جو ان سے فیض اٹھالے یا ان کی خدمت کرلے تو وہ تھوڑے وقت میں بہت کچھ پالیتا ہے.. آپ بتائیں "رمضان المبارک " سے بڑھ کر "اللہ والا " کون ہوگا.. اب "رمضان المبارک" جارہا ہے یہ آخری دن ہیں.. اے عقلمندو! ان دنوں میں بھرپور محنت کر کے پچھلی کسر بھی پوری کر دو.. اخلاص بھری محنت، اخلاص بھری عبادت..

(پکا عزم) جو چاہتا ہے کہ اس کے لئے توبہ آسان ہو.. موت آسان ہو، قبر آسان ہو وہ "رزق حلال" کا سخت اہتمام کرے.. حرام مال جب پیٹ میں جاتا ہے تو وہ دل کے نظریات اور دماغ کی سوچیں تک بدل دیتا ہے.. حرام مال، جسم میں حرام خون اور ناپاک گوشت بناتا ہے.. حرام مال انسان کو توبہ کے راستے سے ہٹا دیتا ہے اور آہستہ آہستہ اس میں سے ندامت اور توبہ کا جذبہ ختم کر دیتا ہے.. حرام میں سب سے خطرناک "سود " ہے.. سود لینا، دینا، لکھنا.. اور پھر اجتماعی مال میں خیانت.. جہادی اموال میں خیانت کرنے والا مسلمانوں کے خلاف کافروں کا مددگار ہوتا ہے.. رمضان کے آخر میں "حلال " کا پکا عزم کریں..

والسلام

مکتوب خادم (05.07.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ "حرمین شریفین " کی حفاظت فرمائے

(المناک) مدینہ منورہ، حرم نبوی، حضرت محبوب آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سرزمین.. امن، حرمت اور عظمت کا گھر.. وہاں خودکش دھماکہ.. ناقابل قبول، قابل نفرت، المناک، دردناک.. یا اللہ رحم.. امت مسلمہ کی کروڑوں جانیں حرمین شریفین کی حفاظت کے لئے حاضر ہیں..

(مثالی ہمت) بڑے صوبوں میں سے صرف صوبہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا "ہدف" عبور کیا ہے.. باقی چار پیچھے ہیں.. ایسے موقعوں پر ہی مثالی ہمت دکھائی جاتی ہے، دیکھیں کون دکھاتا ہے؟

(روشنی کی بارش) الحمد للہ اس رمضان المبارک میں تین مساجد کی تعمیر کا انتظام ہوگیا.. کوٹری حیدر آباد.. کوٹلی آزاد کشمیر اور چشتیاں.. ان پلاٹوں اور ان کے لئے مساجد کے انتظام کی کہانی "ایمان افروز " ہے دن بھی کم ہیں اور مکتوب میں جگہ بھی نہیں.. بس دعاء کر دیں جنہوں نے اجر کا یہ خزانہ پایا.. اور جو ذریعہ بنے.. سب کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مالا مال فرما دے.. انسان حالات کا رونا رو کر محروم بیٹھا رہے تو نہ زندگی بڑھتی ہے، نہ حالات ٹھیک ہوتے ہیں.. مگر جو ہمت کر کے قدم بڑھائے تو جنت کے محلات بنا ڈالے..

(علامت) رمضان میں مغفرت ہوئی ہے یا نہیں.. اس کا اندازہ عید کے دن ہوتا ہے.. اگر عید کے دن.. دل ایمان اور شکر سے لبریز ہو تو یہ مغفرت کی علامت ہے.. اور اگر دل ایمان سے آزادی لے کر گناہوں کی طرف دوڑ رہا ہو تو.. شیطان بھی آزاد، دل بھی آزاد..

والسلام

مکتوب خادم (06.07.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الہ الا اللہ.. واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد..

(مبارکباد) الحمد للہ شوال کا چاند نظر آگیا ہے کل بروز بدھ "عید الفطر " ہے.. چاند رات کے معمولات کی یاددہانی ہے.. اور آپ سب کو دل کی گہرائی سے "عید مبارک "تقبل اللہ منا و منکم.. دل کی خوشی سے "صدقۃ الفطر" ادا کریں.. رمضان المبارک پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں .. اور عید کا دن بھرپور خوشیوں سے گزاریں.. بھرپور خوشیاں یعنی ہر نماز باجماعت.. عید کی تکبیرات اور نماز.. قرآن مجید کی تلاوت.. صلہ رحمی اور اللہ تعالیٰ کا بہت شکر.. نہ غفلت، نہ گناہ، نہ ناشکری اور نہ غم.. اہل اعتکاف کو مبارکباد.. آپ سب کو اگلے سال کی پیشگی دعوت ہے.. اگلے سال اعتکاف ان شاء اللہ جامع مسجد سبحان اللہ میں ہوگا.. ہر معتکف نیت کرے کہ وہ اگلے سال ان شاء اللہ اپنے ساتھ مزید پانچ افراد لائے گا.. رمضان مہم "عید الفطر " کے دن مغرب کی اذان کے وقت مکمل ہو جائے گی.. اہل محنت کو مبارکباد.. یہ اس مہم کا آخری مکتوب ہے.. بہت سی اہم باتیں دل میں تھیں جو نہ آسکیں.. جو ہو گیا اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر.. ضروری گزارش ہے کہ.. بندہ کو عید مبارک یا دعاؤں کے پیغامات عید کے موقع پر نہ بھیجیں.. صرف دعاء فرمادیں آپ کی مبارکباد پہنچ جائے گی.. ان شاء اللہ..

والسلام

مکتوب خادم (07.07.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ "غفلت" سے بچائے.. مغرب سے جمعہ شریف مرحبا.. مقابلہ حسن شاندار..

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

مقبوضہ کشمیر سے بیس کیمپ تک

قلم تلوار
نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

اِس پار (آزاد کشمیر) میں بھی لاشیں اور اُس پار (مقبوضہ کشمیر) میں بھی لاشیں... میں، مقبوضہ کشمیر ضلع پلوامہ کے علاقے ترال کے گاؤں ''دادسارا'' کے رہائشی مظفر وانی کے آنگن کے خوبصورت پھول برہان وانیؒ کی شہادت پر نوحہ نہیں لکھوں گا... ماتم نہیں کروں گا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ کمانڈر برہان وانیؒ ''لیلائے شہادت'' سے ہم آغوش ہوا ہے... اور قرآن کا فرمان یہ ہے کہ ''بل احیاء ولکن لا تشعرون '' بلکہ وہ زندہ ہیں اور تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے... کمانڈر برہان وانیؒ کی شہادت اسی جہاد کشمیر کا حصہ ہے کہ جس جہاد کشمیر کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے... میرے دوست اور جان جگر کمانڈر سجاد افغانیؒ، کمانڈر عابد انجمؒ، کمانڈر آفاقؒ، کمانڈر عامرؒ، کمانڈر عارفؒ، سمیت اسلام کے ہزاروں جانبازوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے...

صرف 21 برس کی عمر میں شہادت کا جام نوش کرنے والا... برہان وانیؒ جنازے میں شریک لاکھوں کشمیریوں کا ہی نہیں بلکہ پاکستان کے 20 کروڑ عوام کا بھی ہیرو تھا، اس نے قابض بھارتی فوج کے درندوں کے خلاف 15 سال کی عمر سے جو جہادی کارروائیاں شروع کی تھیں وہ 21 سال کی عمر تک جاری رہیں... اپنی ''جہادی عمر'' کا یہ مختصر عرصہ گزار کر شہادت سے ہمکنار ہو کر برہان وانی ہمیشہ ہمیشہ کی لمبی ''عمر'' پا گیا

آزاد کشمیر میں لاڑکانہ کے مجاور وزیراعظم، ان کی کابینہ، پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن کے قائدین اور کارکنوں کو کمانڈر برہان وانیؒ کے خاندان اور مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہئے، مگر کیوں؟ اس لئے کہ جب برہان وانیؒ کی شہادت کے بعد مقبوضہ کشمیر کے مسلمان بھارتی فوج کی درندگی کا نشانہ بن رہے تھے... مقبوضہ کشمیر میں کرفیو لگا کر وہاں بے گناہ عوام پر لاٹھیاں، آنسو گیس اور گولیاں برسائی جارہی تھیں... صرف تین دنوں میں بھارتی فوج نے وحشت و درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 32 کشمیری شہید اور ساڑھے چار سو کے لگ بھگ زخمی کر دیے تھے... بجائے اس کے کہ ''لاڑکانہ'' اور جاتی امراء ''رائے ونڈ'' کے مجاور ان مظلوم کشمیریوں کے حق میں آواز بلند کرتے... ان کیلئے جلسے، جلوس اور مظاہرے ارینج کرتے... یہ ضلع حویلی میں آپس میں لڑ پڑے... آپس کی سیاسی دہشت گردی میں کئی افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے... ضلع حویلی میں درجنوں دوکانوں کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا...

کہا جاتا ہے کہ اس سارے فساد کی بنیاد لاڑکانہ کے مجاور وزیراعظم کی کابینہ کے ایک رکن فیصل راٹھور اور پی پی امیدوار طارق سعید کے ساتھیوں نے رکھی تھی... مقدمے کا اندراج بھی فیصل راٹھور اور طارق سعید سمیت 44 افراد کے خلاف کیا گیا ہے.... مجھے ضلع حویلی سے ایک ''قاری'' نے فون کر کے بتایا کہ جس وقت سیاسی دہشت گردوں نے مارکیٹ کی دوکانوں کو آگ لگائی... تو صرف دوکانوں کے مالکان یا علاقے کے عوام ہی نہیں بلکہ مقامی انتظامیہ کے افسران بھی بے بس اور حیران و پریشان جلتی ہوئی دوکانوں سے اٹھنے والے شعلے دیکھتے رہے کیونکہ ضلع حویلی میں سرے سے فائر بریگیڈ کا محکمہ ہی قائم نہیں کیا گیا... جس کا نقصان یہ ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے 25 سے زائد دوکانیں جل کر خاکستر ہوگئیں...

اندازہ لگایئے، آزاد کشمیر کے حکمرانوں کی کارکردگی کا؟ انہوں نے زلزلے کے دوران گرنے والے سکولوں کی بلڈنگوں کو تو کیا تعمیر کرنا تھا؟ ضلع حویلی میں فائر بریگیڈ کا محکمہ تک نہ قائم کر سکے...

ضلع حویلی کا صدر مقام فارورڈ کہوٹہ میرا دیکھا، بھالا ہوا ہے... فارورڈ کہوٹہ کے خوبصورت پہاڑی علاقہ میں اس خاکسار نے اپنی زندگی کے بڑے سنہری دن گزارے ہیں، مجھے وہ اپنا عظیم دوست کبھی نہیں بھول سکتا جس کا نام خالدؒ لاہوری تھا... اور وہ فارورڈ کہوٹہ ہی کے ٹیڑھے میڑھے سخت جان پہاڑی راستوں کو کراس کرتے اور چٹانوں کو عبور کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر جا پہنچا تھا... اور پھر وہاں بھارتی درندوں سے لڑتے ہوئے شہادت کا جام نوش کر کے قبرستان شہیداں کا باسی بن گیا...

اس پار ضلع حویلی میں جس وقت حکمران پیپلز پارٹی

بقیہ صفحہ ۵ پر

اور کتنا لہو؟

نقش جمال ...... مدثر جمال تونسوی
naqshejamal@gmail.com

اے میری قوم!
اہل کشمیر کا ساتھ نہیں دینا تو نہ دو
ان کے حق کی آواز نہیں اٹھا سکتے تو نہ اُٹھاؤ
ان کے لیے تگ و دو نہیں کر سکتے تو نہ کرو
انہیں ظالموں اور مشرکوں سے چھٹکارا نہیں دلوا سکتے
تو بھی رہنے دو
تم ان کے لیے حمایت
کے دو بول نہیں بول سکتے تو نہ
بولو
مگر اللہ تعالیٰ کا واسطہ
ان کے موقف کو سمجھ تو لو
ان کے درد کو محسوس تو کر لو
غلط تبصرے کر کے ان کے
زخموں پر نمک تو نہ چھڑکو
ان کی قربانیوں کا مذاق تو مت اُڑاؤ

کیا اب ایک بار پھر واضح نہیں ہوگیا کہ وہ لوگ اپنے حق اور اپنے دین و ایمان کو مشرکین سے بچانے کے لیے ہی سب قربانیاں دے رہے ہیں؟ ان کی تحریک کا اصل منبع ان کے اپنے جذبات اور ان کا اپنا خون ہی ہے؟ وہ بیرونی امداد سے خوش ضرور ہوتے ہیں اور مہاجر مجاہدین کو سینے بھی لگاتے ہیں مگر اس سب کی قیمت وہ اپنے خون اور عزتوں سے ہی چکاتے ہیں!

پندرہ سال ہوگئے پرویز مشرف کے یوٹرن کے بعد جب جہادی جماعتوں کو کالعدم قرار دے کر ان کی زندگی اجیرن کر دی گئی، راستے بند کر دیے گئے، معاونین کو ڈرا اور دھمکا دیا گیا، دعوت جہاد جرم بنادی گئی، ادھر کشمیر سرحد پر ناقابل عبور باڑ لگادی گئی

تب آپ نے سوچا کہ ہر کچھ عرصے بعد یہ لاکھوں کشمیری کسی بھی مجاہد کی شہادت پر دیوانہ وار کیوں گھروں سے نکل کر بھارتی افواج سے بھڑ جاتے ہیں؟ شہید ایک مجاہد ہوتا ہے اور اس سے محبت وعقیدت کے اظہار اور بھارتی افواج سے نفرت کے اظہار میں یہ اپنے درجنوں بچے قربان کروا دیتے ہیں تو کیوں؟ کاش ہم ان کے درد کو سمجھتے اور ان کی تحریک کی اصل بنیادوں اور حقائق کو قبول کرتے!

ابھی حال ہی میں کشمیر ایک بار پھر جس طرح آزادی کے نعروں سے گونج اٹھا ہے اور جس طرح وہاں کا نوجوان نہتا ہونے کے باوجود بھارتی افواج کے ساتھ بھڑ چکا اس نے ایک بار پھر ان تمام قوتوں کو کے خواب چکنا چور کر دیے ہیں جو اس تحریک کو قریب المرگ قرار دے کر خوشی سے پھولنے لگے تھے۔ ان حالات نے اُن قوتوں کے تمام اندازوں کو غلط ثابت کر دیا جو وہ کشمیری نڈر قوم کے بارے میں لگا بیٹھے تھے اور سمجھ رہے تھے کہ وہ غلامی پر راضی ہو چکے ہیں۔ چنانچہ میڈیا ذرائع ابلاغ کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں نوجوان مجاہد کمانڈر برہان وانی کی شہادت کے بعد جمعے کی شام سے شروع ہونے والی احتجاجی لہر کے دوران مزید شہید والوں کی تعداد 30 ہو گئی ہے اور عجیب تر بات یہ ہے کہ یہ سب وہ نوجوان اور عام افراد ہیں جو بھارتی افواج کے مظالم کے خلاف احتجاج کرنے نکلے تھے۔ حکومت نے واقعات پر قابو پانے کے لیے پُرامن پالیسی اپنانے کے بجائے وادی میں مزید فوج تعینات کر دی ہے اور کرفیو نافذ کیا ہوا ہے جبکہ موبائل اور انٹرنیٹ سروس بھی بند کر دی گئی ہے۔ شری مہاراجہ ہری سنگھ ہسپتال کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ان کے پاس ایسے 20 نوجوان داخل ہیں جو چھرّے لگنے کی وجہ سے بینائی سے محروم ہو سکتے ہیں۔

دوسری جانب حکام نے حریت پسند رہنماؤں کو بھی بدستور نظر بند کیا ہوا ہے۔ جموں کشمیر لبریشن فرنٹ کے رہنما یاسین ملک سینٹرل جیل میں قید ہیں جبکہ میر واعظ عمر فاروق، شبیر شاہ اور سید علی گیلانی سمیت درجنوں علیحدگی پسندوں کو ان کے گھروں میں نظر بند کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ ہسپتالوں میں

بقیہ صفحہ ۵ پر